ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت
ملتان

06 جون 2026ء | ذی الحجہ محرم الحرام 1447-48ھ

مجلس احرار اسلام پاکستان
احرار ۱۹۲۹ء
عزم وہمت اور صبر و استقامت کے
96 سال

خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نبوی بشارت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔ (ترمذی)

سیدین حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے گرتے پڑتے چلے آرہے تھے، آپ نے منبر سے اتر کر ان دونوں کو اٹھالیا۔ (ترمذی)

- شہادت امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ اور عید غدیر
- سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما
- زلان مومند کی رسوائی اور پس پردہ حقائق
- نبیل منیر قادیانی کو سول اعزاز ''ستارۂ امتیاز''
- جنگ بندی معاہدہ، ٹرمپ کی نئی شرائط اور پاکستان کی صورتحال

برحقِ علیؓ

اللہ اکبر

محمد ﷺ پیمبر

صحابہؓ رہبر

خلافتِ صحابہؓ زندہ باد

ختمِ نبوۃ زندہ باد

اسلامی شورائی نظام پائندہ باد

برحقِ معاویہؓ

سیدنا محمد ﷺ

مومنین اہلِ سُنّت کو اسلامی سالِ نو سنہ ۱۴۴۸ھ مبارک

بیاد

حسین ابنِ علی سلام اللہ و رضوانہ علیہما

صِبغۃُ اللہ سیدنا ابو عبداللہ

قتیلِ سازشِ ابنِ سباء، مظلومِ کربلا، شہیدِ جور و جفا

صاحب صدق وصفا پیکرِ حلم وحیاء، مجسّمۂ ایثار و وفا، نواسۂ

مصطفےٰ زعیمِ حق وغیرت، فخرِ اہلبیت، سبطِ رسول، سوار دوشِ

رسول، جگر گوشۂ بتول، ریحانۃ النبی، ولی ابنِ ولی، شہید ابنِ شہید

۵۳ ویں قدیمی سالانہ

مجلسِ ذکرِ حسین رضی اللہ عنہ

۱۰ محرم ۱۴۴۸ھ

۱۰ بجے تا نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

خطیب بنی ہاشم

آلِ نبی اولادِ علی

نواسہ امیر شریعت

حضرت مولانا

سید محمد کفیل بخاری

سیدنا ابوبکر صدیق خلیفہ اول

سیدنا عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم

سیدنا عثمانِ غنی خلیفہ سوم

سیدنا علی المرتضیٰ خلیفہ چہارم

سیدنا حسن مجتبیٰ خلیفہ پنجم

سیدنا امیر معاویہ خلیفہ ششم

صلوات اللہ وسلام اللہ ورضوانہ علیہم

علماء اور دانشور بارگاہ حسینی میں ہدیۂ عقیدت ومحبّت تاریخ وسیرت کی روشنی میں تذکارِ واقعاتِ حسین، مصائب وحقائق اور حقیقتِ حادثہ کربلا بیان کریں گے

نوٹ مجلسِ ختم قرآن: ہدیہ برائے ایصال ثواب شہدائے کربلا ۹ تا ۱۰ بجے صبح

مجلسِ خدامِ صحابہؓ مُلتان پاکستان

بیاد

حضرۃ امیرِ شریعت، سید الاحرار

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی و امیر اوّل مجلس احرار اسلام

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

بانی

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ

مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 37 شمارہ 06 Regd.M.NO.32

جون 2026ء ذی الحجہ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ

بفیضانِ نظر

جانشینِ امیرِ شریعت، امام الاحرار حضرۃ مولانا

سیّد ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ مولانا سیّد عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ پیرجی سیّد عطاء المہیمنؒ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ

(مسند نشین خانقاہ سراجیہ)

سرپرست شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب

جناب ملک محمدؐ یوسف صاحب

مدیر مسئول : سیّد محمد کفیل بخاری

رفقاءِ فکر

عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، میاں محمد اویس

سیّد عطاء المنان بخاری، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا تنویر الحسن احرار

منتظم ترسیلات : محمد فیصل اشفاق، احمد علی

رابطہ 0304-2265485

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک —— =/600 روپے

بیرونِ ملک —— =/9000 روپے

فی شمارہ —— =/50 روپے

رابطہ : دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

www.ahrar.org.pk kafeel.bukhari@gmail.com

majlisahrar@hotmail.com majlisahrar@yahoo.com

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوۃ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت : دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

ناشر : سیّد محمد کفیل بخاری

طابع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان

ترسیل زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان اکاؤنٹ نمبر یو بی ایل 0278-1005278 ایم ڈی اے چوک ملتان

تشکیل

اداریہ	جنگ بندی معاہدہ، ٹرمپ کی نئی شرائط اور پاکستان کی صورتحال	سید محمد کفیل بخاری	3
شذرہ	زلان مومند کی رسوائی اور پس پردہ حقائق	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	5
رُوداد	نبیل منیر قادیانی کو سول اعزاز ''ستارۂ امتیاز'' پاکستان میں قادیانیت کو پروموٹ کرنے کا منصوبہ	سید عطاء المنان بخاری	6
افکار	ڈونلڈ ٹرمپ بیجنگ سے کیا لے کر پلٹا ہے	ڈاکٹر فاروق عادل	12
دین و دانش	فاتح اعظم، مراد پیغمبر ﷺ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	محمد عمر فاروق تونسوی	14
,,	شہادت امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ اور عید غدیر	ابو مروان معاویہ واجد علی ہاشمی	18
,,	سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما	محمد فہد حارث	21
خطاب	اصحاب رسول علیہم الرضوان و خلافت راشدہ (قسط نمبر:4)	سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ	26
,,	الحاد فی الدین کے طرق (آخری قسط)	سید عطاء المحسن بخاری	34
آپ بیتی	محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں (قسط نمبر:15)	مولانا محمد مغیرہ	42
مطالعہ قادیانیت	قادیانیت کیا ہے؟ کیا ''قادیانیوں'' (احمدیوں) کے عقائد کفریہ نہیں؟ (تیسری و آخری قسط)	حافظ عبید اللہ	48
یاد رفتگاں	محبِ احرار شیخ عبدالجلیل گوریجہ رحمہ اللہ، کی کچھ یادیں	حافظ عتیق الرحمان گورچانی	53
رپورٹ	شہداء بالاکوٹ کانفرنس	میاں محمود الحسن بالاکوٹ	56
قبول اسلام	من الظلمات الی النور	ابو مروان	59
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	60
ترحیم	مسافران آخرت	ادارہ	63

★......★......★

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

جنگ بندی معاہدہ، ٹرمپ کی نئی شرائط اور پاکستان کی صورتحال

ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکہ و ایران جنگ بندی معاہدے کو آبنائے ہرمز کھولنے اور ابراہیمی معاہدے میں شامل ہونے کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ گویا اسرائیل کو تسلیم کر لیا جائے۔ پاکستان اور سعودی عرب نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں ابراہیمی معاہدے میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ سعودی حکومت نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام کے بغیر کوئی بات نہیں سنی جا سکتی۔ پاکستان اور سعودی عرب کا انکار قابلِ تحسین اور مسلم اُمہ کے متفقہ مؤقف کی ترجمانی ہے۔ ٹرمپ کا مقصود امن نہیں صرف اسرائیل کا تحفظ ہے۔ ابراہیمی معاہدہ مسلم اُمہ کے خلاف ایک سازشی دستاویز ہے۔ اسے تسلیم کرنا اور اس میں شامل ہونا اپنے مؤقف اور خودمختاری سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ کے بدلتے مؤقف، یوٹرن، دھمکیوں اور غیر سنجیدہ بیانات و حرکات نے جہاں ان کی شخصیت و حیثیت کو ہلکا کیا ہے وہاں خود امریکی حکمران اور حزبِ اختلاف دونوں حلقوں کی طرف سے شدید تنقید کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ تازہ ترین صورتحال کے مطابق ٹرمپ نے نیتن یاہو کو فون پر پاگل اور ناشکرا کہا ہے۔ یہ بھی کہا کہ تم کیا احمقانہ کام کر رہے ہو۔ میں نہ ہوتا تو تم جیل میں ہوتے۔ میں تمہاری چمڑی بچا رہا ہوں۔ لیکن پھر اسی پاگل، ناشکرے اور ظالم و سفاک کے ساتھ ہی کھڑا ہے۔ ’’ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ ‘‘

قرآن کی بات دائمی سچائی کی صورت میں پوری آب و تاب کے ساتھ ہماری رہنمائی کے لیے موجود ہے

’’اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں‘‘۔ (المائدہ: 51)

ابھی تک امریکہ اور ایران جنگ بندی معاہدہ معلق ہے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کب اور کن شرائط پر یہ معاہدہ ہوگا لیکن یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ ایران کا اس خطے میں طاقتور ہونا بھی ایک بڑا خطرہ ہے۔ ایک کٹر اور متعصب مذہبی ریاست کی چودھراہٹ سے خطے میں طاقت کا توازن بگڑ جائے گا اور امن متاثر ہوگا۔

ممتاز صحافی اور تجزیہ نگار حامد میر نے اپنے ایک ٹویٹ میں کہا ہے کہ:۔

''پاکستان کو اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں ہوشیار رہنا ہوگا۔نیتن یاہو صرف ایران نہیں پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو بھی ختم کرنا چاہتا ہے۔ایران امریکہ معاہدے کے بعد پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف سازشوں کا نیا دور شروع ہونے والا ہے''

امریکہ و ایران میں جنگ بندی اور قیامِ امن کے لیے پاکستانی سفارت کاری اور انتھک کوششیں قابلِ تحسین ہیں۔لیکن منزل تک پہنچنے میں خود امریکی و ایرانی دونوں قیادتیں بڑی رکاوٹ ہیں۔اسرائیل کے توسیع پسندانہ اقدامات تسلسل سے جاری ہیں۔غزہ جنگ بندی معاہدہ دنیا کا سب سے بڑا دھوکا اور جھوٹ ثابت ہو چکا ہے۔غزہ کے مظلوم فلسطینیوں پر روزانہ بمباری، قتل عام،نسل کشی جاری ہے اور علاقے پر ناجائز قبضے میں اضافہ ہو رہا ہے۔لبنان میں اسرائیلی مداخلت پر ٹرمپ کی طرف سے جنگ بندی کی باتیں بدترین مذاق ہیں۔ مسلم دنیا کی بے حسی نے عالمی طاغوت کو ظلم کا حوصلہ دیا ہے۔امریکہ و ایران جنگ بندی معاہدے کے شور میں مسئلہ فلسطین کا ذکر دبا کر دیا گیا ہے۔چین نئی معاشی صف بندی کرنے میں مصروف ہے۔ڈونلڈ ٹرمپ چین آیا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔ پھر پیوٹن چین پہنچے، ساتھ ہی ایرانی نمائندے بھی پہنچ گئے۔ وہ گئے تو وزیر اعظم پاکستان جناب شہباز شریف اپنا وفد لے کر چین پہنچ گئے، ساتھ ہی فیلڈ مارشل عاصم منیر بھی جا پہنچے۔کیا کھچڑی پک رہی ہے، کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی، پاک افغان کشیدگی کے دوران ہی روس اور افغانستان میں فضائی، دفاعی معاہدہ ہو گیا ہے۔اگرچہ پاکستان کی سفارتی و دفاعی محنت سے بھارت کی حیثیت بری طرح مجروح ہوئی ہے لیکن وہ ایک زخمی سانپ کی طرح پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہتا ہے۔

بلوچستان اور خیبر پختون خوا میں مستقل دہشت گردی اور بدامنی کے ڈانڈے بھارتی پراکسی وار سے ہی ملتے ہیں۔عید الاضحیٰ سے قبل بلوچستان میں ٹرین دھماکہ حکومتی رٹ کو کھلا چیلنج ہے۔امن و امان کی صورت حال افسوس ناک ہے۔کمر توڑ مہنگائی سے معاشی مسائل بڑھ رہے ہیں اور عوام کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ پٹرول کی قیمتوں میں جس تیزی سے اضافہ کیا گیا اس تناسب سے کمی نہیں کی گئی۔ ہمارے حکمرانوں کو امریکہ و ایران کے مسائل سے زیادہ اپنی فکر کرنی چاہیے۔ملک میں امن و امان، عوام کے جان و مال کے تحفظ، معاشی بہتری اور دفاع کو مضبوط تر بنانے پر توجہ دینی چاہیے۔اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی حفاظت فرمائے۔آمین

ڈاکٹر عمر فاروق احرار (مرکزی سیکرٹری اطلاعات مجلس احرار اسلام پاکستان)

زلان مومند کی رسوائی اور پس پردہ حقائق

ایمل ولی خان نے زلان مومند کو اپنے پوڈ کاسٹ کے فیکٹس آر فیکٹس سیریز کی سپر وائزری سے ہٹا دیا، اچھا کیا، زلان ایک سکہ بند کادیانی قلندر مومند کا بیٹا ہے۔

بڑی عمر کے لوگوں کو یاد ہوگا کہ جب اَسّی کی دہائی میں خان عبدالولی خان نے ایک کتاب ''فیکٹس آر فیکٹس'' لکھی تھی تو اس میں انہوں نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا تھا کہ 23/مارچ 1940ء کی قراردادِ پاکستان کو برطانوی مہرے سر ظفر اللہ خان کادیانی نے مرتب کیا تھا، جس پر انہیں مسلم لیگی حلقوں میں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ خان عبدالولی خان کے اس مؤقف کے جواب میں بڑے طویل مقالے لکھے گئے تھے۔ کادیانیوں نے سر ظفر اللہ کے قراردادِ پاکستان میں بنیادی کردار کے حوالے سے خوب بغلیں بجائی تھیں اور وہ اب تک اس پر اتراتے ہیں۔

اب ولی خان کی کتاب کے نام پر قائم پراجیکٹ ''فیکٹس آر فیکٹس'' کی سپر وائزری زلان کادیانی سے واپس لے لی گئی ہے۔ ایمل ولی خان نے زلان کادیانی کو بیشتر حلقوں بالخصوص پارٹی کے اندرونی دباؤ پر ہٹا کر جرآت مندانہ اقدام کیا ہے۔

جس پر لنڈے کے سیکولر اور ان کے سرپرست کادیانیوں کے گھروں میں تل ابیب سے لے کر کادیان اور واشنگٹن سے چناب نگر تک صف ماتم بچھ گئی ہے اور آہ و بکا ہے کہ تھمنے میں نہیں آرہی۔ ماتم ہے کہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔

اس واقعہ نے سو حقیقتوں کی یہ ایک حقیقت واضح کر دی ہے کہ جو بھی کادیانی گماشتے یا ان کے دائمی سہولت کار، جو لبرل ہوں یا سیکولر، وہ جب بھی وطن عزیز کے اسلامی تشخص، آئین کی بالادستی اور اس کی سلامتی کے منہ آئیں گے، اسی طرح منہ کی کھائیں گے۔

★......★......★

سید عطاء المنان بخاری

نبیل منیر قادیانی کو سول اعزاز ’’ستارۂ امتیاز‘‘
پاکستان میں قادیانیت کو پروموٹ کرنے کا منصوبہ
مجلس احرار اسلام پاکستان کی میزبانی میں آل پارٹیز کانفرنس

13 مئی 2026 بروز بدھ، ایوان صدر اسلام آباد میں اور صوبوں کے گورنر ہاوسز میں ملک کی مختلف شخصیات کو ان کی خدمات کے صلے میں قومی اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں نبیل منیر نامی سکہ بند قادیانی کو بھی شامل کیا گیا اور ایوان صدر میں منعقدہ تقریب میں اسے صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب کے ہاتھوں ستارۂ امتیاز کا اعلیٰ سول اعزاز دیا گیا۔ جس پر ملک کے طول وعرض میں محبّ وطن پاکستانیوں، دینی ومذہبی جماعتوں کے ذمہ داران نے شدید تشویش کا اظہار کیا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ جناب سید محمد کفیل بخاری کی جانب سے اس امر پر غور وفکر اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے لیے فوری طور پر 18 مئی 2026 کو ’’آل پارٹیز کانفرنس‘‘ ایوان احرار نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں طلب کی گئی۔ جس میں تمام مکاتب فکر، دینی ومذہبی جماعتوں کے ذمہ داران، سیاسی رہنماؤں، وکلاء حضرات، میڈیا پرسنز سمیت سول سوسائٹی کے ارکان کو دعوت دی گئی۔

اجلاس کی صدارت قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کی۔ جبکہ اجلاس میں شریک پاکستان شریعت کونسل کے امیر مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالروف فاروقی، جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، حافظ غضنفر عزیز، جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر لیاقت بلوچ، مجلس احرار کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ، نائب امیر میاں محمد اویس، جناب ملک محمد یوسف، راقم سید عطاء المنان بخاری، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے رہنما مولانا ظہیر احمد ظہیر، تنظیم اسلامی پاکستان کے قائم مقام ناظم تربیت سجاد سرور، ختم نبوت لائرز فورم کے چیئر مین ملک محمد ذیشان ایڈووکیٹ، کے ٹی وی کے چیئر مین رانا محمد حسن، حقوق الناس فاؤنڈیشن کے عبدالوارث گل، جمعیت اتحاد العلماء کے مفتی محمد عمر، سرپرست لجنۃ العلماء حافظ نعمان حامد، پاکستان مسلم لیگ ن علماء ونگ کے مولانا محمد اسلم ندیم، جمعیت اہل حدیث کے رہنما شیخ محمد فیاض، تحریک امتناع قادیانیت آرڈیننس کے علامہ یونس حسن،

جامعہ اشرفیہ لاہور سے مولانا مجیب الرحمٰن، اہل سنت والجماعت کے مولانا اکرم عثمانی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسؤل مولانا عبداللہ مدنی، ایم ایس او پاکستان کے عمیر احمد مکی، اہل حدیث یوتھ فورس کے حافظ عبید الرحمٰن، ورلڈ پاسبان ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف حقانی، مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالنعیم کی جانب سے متفقہ طور پر اعلامیہ جاری کیا گیا کہ

''نبیل منیر قادیانی کو حکومت کی طرف سے ستارۂ امتیاز کا اعزاز دینا پاکستان کے اسلامی تشخص، آئین پاکستان کے خلاف ہے یہ اعزاز واپس لیا جائے۔ قادیانیوں کو دستور پاکستان سے انحراف اور بغاوت کے باوجود مختلف مناصب پر فائز کرنے کی کوشش ان کے بارے میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی مؤقف اور پاکستانی قوم کے متفقہ فیصلہ کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ جسے کسی صورت میں قبول نہیں کیا جاسکتا۔

دستور کی وفاداری کا حلف اٹھانے والوں کو دستور کی بالادستی اور رٹ قائم کرنی چاہیے نہ کہ آئین کے باغیوں قادیانیوں کے لیے سہولت کاری کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ پاکستان کا دستور ہی ملک کی وحدت اور خودمختاری اور نظریاتی شناخت کا ضامن ہے جسے برقرار رکھنا ہر طبقہ کی ذمہ داری اور اس کی طرف توجہ دلاتے رہنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ 22 مئی 2026 کو جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت کی منفی سرگرمیوں سے عوام کو آگاہ کرنے کے لیے علماء کرام بیانات کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ نبیل منیر قادیانی سے یہ اعزاز واپس لیا جائے۔ اس سلسلہ میں بیداری کا ماحول قائم رکھنے کے لیے دینی جماعتوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اسی طرح 29 مئی 1974 کو قادیانیوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء پر جو تشدد کیا تھا جو بعد میں تحریک ختم نبوت 1974ء کا سبب بنا۔ اس موقع پر 29 مئی 2026ء کے اجتماعات جمعہ میں علماء و خطباء کرام اس حوالے سے عوام الناس کو آگاہی دیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے باغیوں قادیانیوں کو سرکاری عہدوں سے ہٹایا جائے اور ان کو سرکاری کلیدی عہدوں تک پہنچنے سے روکا جائے۔ اعلیٰ سول قومی اعزاز آئین کے منکروں اور باغیوں کو دینا آئین سے کھلواڑ ہے۔ جن لوگوں نے قادیانیوں کے نام اس لسٹ میں شامل کیے ہیں ان کو بھی منظر عام پر لایا جائے اور ان کا محاسبہ کیا جائے۔ اور نبیل منیر سے ستارہ ٔامتیاز کا اعزاز واپس لیا جائے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ملک بھر میں نماز عیدالاضحیٰ ادا کرنے اور قربانی جیسے اہم فریضہ جو کہ شعائر اسلام میں سے ہے روکا جائے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مطالبہ کیا گیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو عملاً نافذ کیا جائے۔

اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی کہ ’’اسلامی طرزِ حیات‘‘ آرٹیکل ’’31‘‘ آئین پاکستان جو آئین کے باب نمبر 2 حصہ نمبر 2 میں ریاست کے رہنما اصولوں میں شامل ہے کو باب نمبر اول ’’بنیادی حقوق‘‘ میں درج کیا جائے تاکہ ’’اسلامی طرزِ حیات‘‘ پاکستانی شہریوں کا بنیادی حق قرار پائے۔ اور قادیانیوں کو جو چور راستے دیے گئے ہیں ان کا خاتمہ کیا جاسکے۔

اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس ترنگزئی کی مظلومانہ شہادت کی پرزور مذمت کی گئی اور آئندہ جمعہ میں ملک گیر احتجاج کی کال دی گئی۔‘‘

مجلس احرار اسلام پاکستان کی جانب سے تمام ماتحت مجالس احرار کے امراء و نظماء کو 22 مئی 2026 جمعہ کو ’’یوم مذمت‘‘ کے طور پر منانے کا کہا گیا۔ جبکہ ائمہ کرام، خطباء عظام اور تمام علماء کرام سے اپیل کی گئی کہ اس دن کو ’’یوم مذمت‘‘ کے طور پر منائیں اور خطبات جمعہ میں عوام الناس کو اس سنگین معاملہ سے آگاہ کریں اور حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ آئین کے باغی قادیانیوں کو جنہیں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ حکومت میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا انہی کے داماد کے ہاتھوں سول اعزاز دیا جانا سوالیہ نشان ہے۔ مجلس احرار اسلام نے ملک بھر کے علماء و خطباء کرام کو جمعہ کے بیانات کے لیے مختصر اور جامع تحریر پی ڈی ایف کی صورت میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے مہیا کی جس سے ساری صورت حال ہوگئی۔ یہ تحریر کے ٹی وی کے چیئرمین ’’محترم جناب ڈاکٹر حسن رانا صاحب‘‘ کی مشاورت سے تیار کی گئی جو ریکارڈ کے لیے درج کی جاتی ہے۔

’’کون نہیں جانتا کہ قادیانیت کیا ہے لیکن ان کے عزائم اور منصوبے کیا ہیں اور وہ اسلام اور مسلمانوں کو کس طرح نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں یہ عام طور پر سادہ مسلمانوں کے علم میں نہیں ہے۔

یاد رہے کہ قادیانی جماعت روزِ اول سے مسلمانوں کی دشمن ہے ان کی سرشت میں اسلام اور مسلمان دشمنی شامل ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ انگریزی سرکار یا اس کے جانشینوں کی خوشامد کر کے ان کی آشیرباد حاصل کریں اور پھر اپنے مفادات سمیٹیں۔

قیام پاکستان سے پہلے انہوں نے کشمیر جنت نظیر کو قادیانی ریاست بنانے کی ناکام کوشش کی جسے مجلس احرار اسلام نے ناکام بنایا اور ان کو منہ کی کھانی پڑی۔

جب پاکستان بن رہا تھا تو مرزا بشیر الدین آنجہانی نے پاکستان کو ’’لنگڑا پاکستان‘‘ اور ’’پلیدستان‘‘ کہا اور یہاں نہ آنے کا اعلان کیا جبکہ بعد میں اسی منہ سے پاکستان بھی آیا اور اپنی عیاریوں سے ملک کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں بھی مصروف ہوگیا۔

قادیانی جماعت اور اسکے اراکین کا ہمیشہ سے یہ خواب رہا کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح قادیانی ریاست بنایا جائے۔ اپنے اسی خواب کو پورا کرنے کے لیے قادیانی جماعت اور اسکے اراکین ہمیشہ سے ہی اپنے مغربی آقاؤں اور

پاکستان دشمن قوتوں سے مل کر منصوبہ سازی کرنے کے ساتھ ساتھ تخریبانہ کارروایاں کرتے آئے ہیں۔

پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کی منظّم سازشوں کے کلیدی کرداروں پر اگر نظر ڈالی جائے تو ان میں سے ایک نہایت اہم کرادر پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کا بھی نظر آتا ہے۔ ظفر اللہ قادیانی ایک انتہا پسند قادیانی ہونے کے ساتھ ساتھ صیہونی برطانوی اسٹیبلشمنٹ کا ایک نہایت اہم مہرہ تھا جس کو برطانوی صیہونی قوتوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے نہایت چالاکی سے استعمال کیا۔

ظفر اللہ قادیانی وہ شخص تھا جس نے پاکستان کی تقسیم کے وقت حد بندی کمیشن کے سامنے مسلمانوں سے غداری کرتے ہوئے مسلم لیگ کے موقف سے ہٹ کر قادیانی نیٹ ورک کے اس وقت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کے موقف کو پیش کیا۔ جس کی وجہ سے گورداسپور کا علاقہ جو کہ پاکستان میں شامل ہونا تھا ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ اسی سازش کے نتیجے میں ہندوستان کو کشمیر پر بھی قبضہ کرنے کا موقع مل گیا۔

قیام پاکستان کے بعد مبینہ طور پر برطانوی صیہونی اسٹیبلشمنٹ کے دباو پر صیہونی ایجنٹ ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اس شخص نے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے پوری دنیا میں پاکستان کے سفارتخانوں کو قادیانیت کے تبلیغی اڈوں میں تبدیل کر دیا۔ اس شخص نے اپنے اثر ورسوخ کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے سرکاری اداروں میں بڑی تعداد میں منظّم سازش کے تحت قادیانیوں کو بھرتی کروایا جس کی وجہ سے اس وقت کے سرکاری اداروں میں قادیانیوں کو زبردست اثر ورسوخ حاصل ہوگیا۔ اہم بات یہ ہے کہ آج بھی کسی نہ کسی حد تک ان سرکاری اداروں خاص طور پر محکمہ خارجہ میں قادیانی اور انکے سہولت کاروں کا اثر رسوخ دکھائی دیتا ہے۔

جس کی ایک مثال نبیل منیر قادیانی ہے۔ نبیل منیر ایک انتہا پسند قادیانی ہے جو کہ اس وقت پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ میں بطور اسپیشل سیکرٹری کام کر رہا ہے اور اس سے پہلے یہ شخص پاکستان کی جانب سے کوریا میں بطور سفیر کام کرنے کے علاوہ محکمہ خارجہ میں کئی کلیدی عہدوں پر فائز رہ چکا ہے۔

نبیل منیر قادیانی، قادیانی جماعت لاہور کے سابق سربراہ منیر احمد شیخ کا بیٹا ہے۔ اس کے دو بھائی اسامہ اور عبد المقیت اس وقت قادیانی جماعت میں اہم عہدوں پر کام بھی کر رہے ہیں۔ نبیل منیر قادیانی کا باپ بھی نہایت متعصب اور شدت پسند قادیانی تھا یہ شخص ایک وکیل تھا مگر بعد ازاں سول اور سیشن کورٹ میں بطور جج بھی تعینات رہا اور اس شخص نے بھی اپنے تعلقات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نا صرف لاہور میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانی بنایا بلکہ پاکستان کے آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتوں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے سن 2007 اور 2008 میں لاہور کے علاقہ ماڈل ٹاون میں کھلے عام مسلمانوں کی طرز پر قادیانی جماعت کے عید کے اجتماعات منعقد کروائے اور جب مسلمانوں کی جانب سے انتظامیہ و پولیس کو اس غیر قانونی عمل سے متعلق اطلاع دی گئی اور منیر شیخ قادیانی کی سرپرستی میں کیے جانے والے اس غیر قانونی عمل کو روکنے کا مطالبہ کیا گیا تو، اس شخص نے اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے الٹا

مسلمانوں پر جھوٹا مقدمہ درج کروا دیا۔

پاکستان کے سرکاری یا کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی غیر آئینی و غیر قانونی سرگرمیوں سے متعلق حقائق صرف یہاں تک ہی محدود نہیں ہیں۔ آذربائیجان میں پاکستان کی جانب سے تعینات سابقہ سفیر عبدالحی بھی قادیانی تھا جس کا آبائی تعلق ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ اس شخص نے بھی آذربائیجان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے نا صرف حکومتی وسائل کا ناجائز استعمال کیا بلکہ یہ شخص مبینہ طور پر آذربائیجان میں لاہور سے تعلق رکھنے والے شخص یاسر نامی قادیانی کے ذریعے قادیانی جماعت کا انسانی اسمگلنگ کا نیٹ ورک بھی چلاتا رہا۔

تقریباً دو سال قبل گجرات اور لاہور کے نوجوان روزگار کے سلسلہ میں آذربائیجان گئے۔ جن کو نا صرف آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں قادیانی سینٹر لے جایا گیا بلکہ انکو قادیانی ہونے پر بھی مجبور کیا گیا حتیٰ کہ ایک نوجوان کو اس حد تک قادیانی ہونے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنا تمام تر سامان اور دیگر اشیا باکو میں چھوڑ کر پاکستان واپس آ گیا لیکن اس نے قادیانی ہونے سے انکار کر دیا۔

قادیانی جماعت کے اراکین کا پاکستان کے سرکاری یا حکومتی کلیدی عہدوں پر فائز رہنا نا صرف پاکستان کے سلامتی کے لئے شدید خطرہ ہے بلکہ قادیانی جماعت کے اراکین کا پاکستان کے آئین میں درج اپنی حیثیت بطور غیر مسلم اقلیت کو تسلیم نہ کرنا اور پاکستان کی اسلامی شناخت کو ختم کرنے کی منظم سازشیں کرنا بھی پاکستان کے لئے کسی بڑے خطرہ سے کم نہیں ہے۔

اسکے علاوہ قادیانی جماعت کا پاکستان کے خلاف بھارتی اور اسرائیلی نیٹ ورکس کے ساتھ ملکر عالمی سطح پر کیا جانے والا پروپیگنڈہ اور سازشیں بھی اب کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

قادیانی جماعت یورپ کے اراکین افتخار احمد، فرید احمد، ملک نسیم اور انور محمود الرحمان قادیانی بھارتی نیٹ ورکس کے ساتھ ملکر مسلسل پاکستان کے خلاف عالمی سازشیں کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان پر معاشی پابندیاں لگوانے کی سازشوں میں بھی مصروف ہیں جس کی حالیہ مثال انور محمود الرحمان قادیانی کی جانب سے پاکستان کے جی ایس پی پلس اسٹیٹس کو ختم کرنے کے لئے جنیوا میں کی جانے والی سازشیں ہیں۔

قادیانی جماعت کی جانب سے اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف بھارتی و اسرائیلی نیٹ ورکس کے اشتراک سے کی جانے والی ان سازشوں کو روکنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے وزارت خارجہ اور دیگر سرکاری و حکومتی کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری برطرف کرنے کی اشد اور فوری ضرورت ہے تاکہ قادیانی جماعت کی جانب سے جاری اسلام و پاکستان کے خلاف ان سازشوں کو فوری روکا جا سکے۔

مزید برآں حال ہی میں سکہ بند قادیانی وقاص حسن نتھوکہ (جس کا ماموں ابوبکر خدا بخش نتھوکہ تھا جو گزشتہ حکومتی ادوار میں مختلف اہم پوسٹوں پر رہا اور قادیانیت کی ترویج اور ان کو مضبوط کرنے، زمینیں دلوانے اور ان کے مراکز قائم کروانے میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ حتیٰ کہ خوشاب اور جوہر آباد کے اٹامک کے حوالے سے حساس ترین علاقوں میں قادیانی نیٹ

ورک کو مضبوط کرنے والا بھی یہی شخص تھا) کو سی سی ڈی جیسے اہم محکمے میں ڈی آئی جی تعینات کیا گیا ہے جو کہ انتہائی تشویشناک امر ہے۔

جب تک ان آئین کے باغی اور منکر قادیانیوں سے اعزازات کو واپس نہیں لیا جائے گا ان کو عہدوں سے ہٹایا نہیں جائے گا اوران کے راستے کو روکا نہیں جائے گا ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدات کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ وقت کی اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ حکومت، پاکستان کے امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے داخلی سطح پر نہ صرف قادیانی جماعت اور اسکے اراکین کو پاکستان کے آئین وقانون کا مکمل پابند بنائے بلکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے قوانین کا نفاذ سختی سے کروایا جائے (عیدالاضحیٰ کے موقع پر قادیانی نماز عیدالاضحیٰ اور قربانی جیسی اہم عبادت کا اہتمام کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں جسے روکنا ریاست پاکستان کی ذمہ داری ہے) اور آئین میں ایسے مجرموں کے لیے جو سزائیں طے ہیں ان پر بھی سختی سے عمل درآمد کروایا جائے تاکہ قادیانیوں کی آئین وقانون شکنی کو فوری روکا جاسکے۔‘‘

علاوہ ازیں 29 مئی 2026ء جمعۃ المبارک کو ملک بھر میں مجلس احرار اسلام کی کال پر 29 مئی 1974 چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں کی طرف سے مسلمان طلباء پر ہونے والے ظلم وتشدد اور اس کے نتیجہ میں ملک میں برپا ہونیوالی تحریک ختم نبوت کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہی دی گئی اور عہد کیا گیا کہ جب تک ہم زندہ ہیں پاکستان کے اسلامی تشخص پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور اس حوالے سے ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔

★......★......★

خوشخبری

الجزاء الاوفیٰ فی ذکر اسماء المصطفیٰ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

مصنف: مولانا غلام یسین صاحب

★ امریکہ وسعودیہ کی لائبریریوں سے مآخذ تلاش کر کے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کیے گئے
★ ہر نام کے ساتھ اول وآخر درود شریف کا التزام　★ درود شریف کے آداب وفضائل
★ پڑھنے میں سہولت کے لیے ہفتہ وار منزل کی ترتیب　★ لاعلاج امراض کی شفاء
★ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ　★ دینی ودنیاوی اغراض ومقاصد کے حل کے لیے نسخۂ کیمیا

ملنے کا پتا: خانقاہ صدیقہ جامع مسجد ابوبکر صدیق، آرے واھن، تحصیل میلسی ضلع وہاڑی، 03027457824
مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان، 03006345306

ڈاکٹر فاروق عادل

ڈونلڈ ٹرمپ بیجنگ سے کیا لے کر پلٹا ہے

امریکی صدر کے تاریخی دورہ کے تعلق سے اس سوال کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ امریکا ایران جنگ نے دنیا کا ناطقہ بند کر رکھا ہے، اس لیے سب سے پہلے ذہن میں یہی سوال آتا ہے کہ کیا دنیا کے دو طاقت ور ترین ملکوں کے صدور کی ملاقات اس جنگ کے خاتمے کا باعث بنے گی؟ دنیا کی ایک پریشانی اور بھی ہے۔ اسے خوف ہے کہ تائیوان کے مسئلے پر کہیں ان دو طاقتوں کے درمیان جنگ کا بگل تو نہیں بج جائے گا؟ اچھا اگر جنگ نہیں ہوتی تو دنیا ستر اور اسی کی دہائی میں تو نہیں پلٹ جائے گی یعنی یہ دورہ سرد جنگ کا باعث تو نہیں بنے گا؟ سوالات کی بھیڑ تو کافی ہے لیکن یہ چند بڑے سوالات ہیں جن کے درست جواب سمجھ میں آجائیں تو دنیا کم از کم یہ سمجھ لے گی کہ آنے والے دن کیسے ہوں گے؟

معاملات چھوٹے ہوں یا بڑے، اپنے پس منظر سے سمجھ میں آتے ہیں۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ صدر ٹرمپ پہلی 2017 میں چین گیے تھے۔ اس وقت امریکا کو چین پر اقتصادی بالادستی حاصل تھی۔ اس موقع پر چین کی جی ڈی پی 12,2 ٹریلین ڈالر تھی جب کہ امریکی جی ڈی پی 19،5 ٹریلین ڈالر تھی گویا چین امریکا کے مقابلے میں 7,2 ٹریلین ڈالر خسارے میں تھا۔ اب یہ فرق تقریباً 4 ٹریلین ڈالر بڑھ کر 11 ٹریلین ڈالر ہو چکا ہے۔ یوں کہہ لیجیے کہ چین کے مقابلے میں امریکا کا پلہ بھاری ہے۔ یہ اعداد و شمار آئی ایم ایف کے ہیں۔ اس موازنے کو ایک اور زاویے سے دیکھیں تو صورت حال بالکل بدل جاتی ہے۔

2017 میں چین کی پرچیزنگ پاور پیریٹی یعنی پی پی پی 23,3 ٹریلین ڈالر تھی جب کہ امریکی قوت خرید 19,5 تھی۔ 2026ء میں یہ فرق مزید بڑھ گیا ہے۔ اس وقت امریکی قوت 29.2 ٹریلین ڈالر ہے جب کہ چین اس میدان میں کہیں آگے جا چکا ہے یعنی 38,2 ٹریلین ڈالر۔ اس میدان میں امریکا کے مقابلے میں امریکا پر چین کا پلہ 9 ٹریلین ڈالر کے ساتھ بھاری ہے۔ گویا امریکا کے مقابلے میں چین کہیں زیادہ خوش حال ہے۔ یہ موازنہ کیا ظاہر کرتا ہے؟ اس کا اندازہ امریکی وفد کی نوعیت جان کر ہوتا ہے۔ صدر ٹرمپ اپنے ساتھ 20 ٹریلین ڈالر کا سرمایہ رکھنے والے صنعت کار لے کر گئے تھے۔ سیاسی زبان کہہ سکتے ہیں کہ صدر ٹرمپ نے اپنا تمام اسباب بلکہ تمام تر پونجی صدر شی جن پنگ کے سامنے ڈھیر کر دی تھی۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اس دورے کے موقع پر امریکا نے چین کی بالادستی تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ٹھیک ہے، یہ بھی ہوا لیکن امریکا نے اس کے ذریعے کیا حاصل کرنے کی کوشش کی؟ اس کا اندازہ ان وعدوں سے ہوتا ہے جو چین نے امریکا سے کیے ہیں۔ اب تک کی معلومات کے مطابق چین نے امریکا سے گوشت، سویابین اور دیگر زرعی اجناس کے علاوہ دو سو جہاز خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ اندازہ ہے کہ آئندہ دو تین برسوں کے دوران میں چین امریکا سے 30 سے 50 بلین ڈالر تک کی خریداری کرے گا۔ اس کے علاوہ چین امریکا صنعتوں

کے قیام کی صورت میں سرمایہ کاری کرے گا جس میں چینیوں ہی نہیں امریکیوں کو بھی روزگار کے بے شمار مواقع دست یاب ہوں گے۔ یہ سوچ کیا ظاہر کرتی ہیں؟ اس تجزیے میں ایک اور اہم سوال یہ ہے۔ چین اور امریکا کے درمیان اس ڈیل کا مطلب یہ ہے کہ صدر شی جن پنگ نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو بیل آؤٹ کر دیا ہے۔ کیسے؟ صدر شی نے صدر ٹرمپ کو ایسے بیل آؤٹ کیا کہ اس وقت امریکی معیشت کی حالت پتلی ہے۔ صدر ٹرمپ نے اس بات اقتدار میں آنے کے بعد عاجلانہ انداز میں جو اقدامات کیے، ان کی وجہ سے امریکا میں کساد بازاری کی سی کیفیت پیدا ہو چکی تھی پھر جنگ شروع ہوگئی، اس کے اثرات نے معاشی بحران کو مزید گہرا کر دیا۔ اس بحران کی شدت کا اندازہ امریکی سیاست سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ آئندہ چند مہینوں کے دوران میں امریکا میں جو سب سے بڑا واقعہ رونما ہونے جا رہا ہے، وہ ہے وسط مدتی انتخاب۔ عمومی تاثر یہی ہے کہ صدر ٹرمپ نے گزشتہ ڈیڑھ دو برسوں میں جو اکھاڑ پچھاڑ کی ہے، اس کے نتیجے میں وہ غیر مقبول ہو چکے ہیں۔ ہوں وہ وسط مدتی انتخابات ہی ہارتے دکھائی نہیں دیتے بلکہ انھیں مواخذے کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ چین کے ساتھ یہ ڈیل صدر ٹرمپ کو سہارا دے سکتی ہے۔ یہ سہارا معمولی نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنے سب کچھ کے جواب میں ٹرمپ نے شی جن پنگ کو کیا پیش کیا ہے؟ یہ اس جائزے کا ایک اور اہم سوال یہ ہے۔

اس ڈیل میں چین کو ایک اہم سبقت یہ حاصل ہوئی کہ امریکا نے معیشت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں چین کی بالادستی بڑی حد تک تسلیم کر لی۔ ٹیسلا سمیت بہت بڑے ٹیکنالوجی جوائنٹس اور تجارتی اداروں کے سربراہوں کو صدر شی کے سامنے پیش کرنے کا مطلب یہی ہے۔ چین کو اس موقع پر جو دوسرا فائدہ حاصل ہوا ہے، یہ ہے کہ امریکا نے تائیوان کے معاملے میں چینی مؤقف کو تسلیم کر لیا ہے۔ کیسے؟ یہ بھی دل چسپ ماجرا ہے۔ چینی ترجمان نے اپنے بیانات میں واضح کر دیا کہ تائیوان اس کی ریڈ لائن ہے جب کہ صدر ٹرمپ نے اس معاملے میں مکمل خاموشی اختیار کی۔ فریق مخالف کا مؤقف تسلیم کرنے کا یہی سفارتی انداز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تائیوان کے معاملے میں جنگ یا سرد جنگ کے خدشات اب نہیں رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایران پر مسلط کی گئی جنگ کا مستقبل کیا ہے؟

اس دورے کے بعد اس جنگ کا مستقبل بھی تاریک ہو چکا۔ چین نے اس موقع پر کھل کر ایک بات کہی۔ چین نے کہا کہ آبنائے ہرمز کھلنی چاہیے اور اس جگہ سے گزرنے کے لیے کوئی ٹیکس نہیں ہونا چاہیے۔ یہی بنیادی نکتہ ہے۔ اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ چین اگر آبنائے ہرمز کے ضمن میں ایرانی مؤقف کی تائید نہیں کرتا تو وہ امریکی محاصرے کو بھی غلط سمجھتا ہے۔ چین کے اس مؤقف پر امریکی مؤقف امید کے دیے روشن کرتا ہے۔ اس ضمن میں مارکو روبیو کا بیان اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ امریکا اور ایران کے درمیان اسلام آباد میں غیر معمولی پیش رفت ہوئی تھی اور اسلام آباد ٹاکس کے بعد بھی بہترین پیش رفت کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان بیانات نے جنگ کا مستقبل بھی طے کر دیا ہے یعنی جنگ ختم ہو رہی ہے۔ صرف جنگ ختم نہیں ہو رہی ہے بلکہ اس معاملے میں پاکستان کو جو اہمیت ملی ہے، وہ بھی برقرار ہے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے امریکا ایران کے درمیان ثالثی کے لیے پاکستان کی جگہ کسی اور کو لانے کی سازش بھی دم توڑ چکی۔ ٹرمپ کے دورہ امریکا کے ثمرات یہی ہیں۔ ان ثمرات کو نیو ورلڈ آرڈر کہہ لینے میں بھی کوئی ہرج نہیں۔

مولانا محمد عمر فاروق تونسوی (مرکزی ناظم تحریک تنظیم اہل سنت پاکستان)

فاتح اعظم، مرادِ پیغمبر ﷺ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ کی سیرتِ مبارکہ

1 تعارف ونسب:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قریش کی شاخ ''عدی'' سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کا مکمل نسب یوں ہے:

عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی۔

کنیت: ابو حفص لقب: الفاروق (حق و باطل میں فرق کرنے والا)

2 اسلام کی طلب میں نبی اکرم ﷺ کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی تقویت کے لیے فرمایا:

''اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِأَبِي جَهْلٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ''

ترجمہ: ''اے اللہ! اسلام کو ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو، اُس کے ذریعے عزت دے: ابوجہل یا عمر بن خطاب۔'' (ترمذی: 3681، مستدرک حاکم: 4487) یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبولیت کا ثبوت ہے۔

3 قبولِ اسلام:

آپ نے چھٹے نبوی سال میں اسلام قبول کیا۔ آپ کے قبول اسلام پر مسلمانوں نے کھلے عام عبادت شروع کی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''عمر کا اسلام ہمارے لیے فتح، اس کی ہجرت نصرت، اور اس کی خلافت رحمت تھی۔'' (المستدرک: 4488)

4 نبوی ﷺ ارشادات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی فضیلت:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔'' (ترمذی: 3686)

''شیطان عمر کو دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے۔'' (بخاری: 3683)

''الحق مع عمر'' - حق ہمیشہ عمر کے ساتھ ہے۔ (ترمذی: 3682)

5 حضرت عمر کی رائے کے مطابق نزولِ وحی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کئی مواقع پر قرآن کی آیت کی صورت میں نازل ہوئی۔ اُن میں سے کچھ مقامات:

(۱) پردے کا حکم:

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ازواج مطہرات سے پردہ کروایا جائے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ'' (الاحزاب:53)

(۲) شراب کی حرمت:

عمر بار بار شراب کے بارے میں سوال کرتے رہے، یہاں تک کہ حرمت کی آیات نازل ہوئیں۔ (المائدہ:90)

(۳) اسیرانِ بدر سے متعلق مشورہ:

حضرت ابوبکرؓ نے نرمی کا مشورہ دیا، عمرؓ نے قتل کا۔

پھر اللہ کی طرف سے تنبیہ نازل ہوئی کہ نرمی کی جگہ سختی بہتر تھی۔ (الانفال:67)

(۴) مقامِ ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کی رائے:

حضرت عمر کی تجویز پر قرآن میں فرمایا گیا: ''وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى'' (البقرۃ:125)

6 خلافت وفتوحات:

حضرت ابوبکرؓ کے بعد آپ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کی خلافت کا دور 10 سال 6 ماہ پر محیط تھا۔

اہم فتوحات:

عراق وفارس: قادسیہ، مدائن، جلولا، شام: یرموک، دمشق، بیت المقدس، مصر: عمرو بن العاص کے ذریعے

کل مفتوحہ رقبہ: تقریباً 22 لاکھ مربع میل!

7 اصلاحات وعدل:

حضرت عمر کی نمایاں اصلاحات:

(۱) دیوان نظام (رجسٹریشن و وظیفہ نظام) (۲) عدالت کا قیام وقاضیوں کی تقرری

(۳) نیا تقویم: ہجری سال کا آغاز (۴) بیت المال کا نظام

(۵) فوجی چھاؤنیاں، سرحدی چوکیوں کا قیام

عدل کے واقعات:

قاضی شریح نے آپ کے خلاف فیصلہ دیا، اور حضرت عمر نے تسلیم کیا۔

ایک عام آدمی آپ کے کپڑوں پر سوال کرتا ہے، آپ جواب دہی کرتے ہیں۔

''قبطی''، کو مصر کے گورنر کے خلاف انصاف دلایا۔

8 شہادت کا واقعہ:

قاتل: فیروز ابولؤلؤ (مجوسی)، حملہ کا وقت: فجر کی نماز میں،26 ذوالحجہ 23 ہجری، شہادت: 1 محرم 24 ہجری
مدفن: روضۂ رسول ﷺ، نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پہلو میں۔

9 حضرت عمر کی شہادت پر مسلمانوں کا حال:

مدینہ میں کہرام مچ گیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''عمر کی شہادت نے امت کا دروازہ توڑ دیا۔'' (سیر اعلام النبلاء، 2/512)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ: ''اسلام کا 9/10 علم حضرت عمر کی وفات سے ختم ہو گیا۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عزت، عظمت اور شانِ جلالت پر سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سمیت دیگر صحابہ کرام، تابعین، محدثین ومؤرخین کے اقوال مستند کتب وحوالہ جات کے ساتھ یہاں پیش خدمت ہیں:

10 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال حضرت عمر کے بارے میں

(الف) جب حضرت عمر کا وصال ہوا تو حضرت علیؓ نے فرمایا:

''اللَّهُمَّ اجعل عمر مع صاحبيه، فإني كنت كثيرًا ما أسمع رسولك يقول: جئت أنا وأبو بكر وعمر، وخرجت أنا وأبو بكر وعمر، ودخلت أنا وأبو بكر وعمر، فإن كنت أسمع ذلك كثيرًا، فاجعل عمر معهما''

ترجمہ: اے اللہ! عمر کو اُن دونوں (نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ) کے ساتھ رکھ، کیونکہ میں نے بار بار رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میں آیا، ابوبکر اور عمر آئے، میں نکلا، ابوبکر اور عمر نکلے، میں داخل ہوا، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔''
(مسند احمد: 837، مستدرک حاکم: 4496، صحیح الاسناد)

(ب) حضرت علیؓ نے فرمایا: **''ما خلف أحد أحدًا أعظم عندي من عمر، كان والله، علمًا للهدى، وكهفًا للورى، ومفتاحًا للخير، ومغلاقًا للشر''**

ترجمہ: عمر جیسا خلیفہ کسی نے نہیں چھوڑا، وہ واقعی ہدایت کا چراغ، مخلوق کے لیے پناہ گاہ، خیر کا دروازہ، اور شر کا قفل تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر، جلد 3، ص 1147)

(ج) حضرت علیؓ فرمایا کرتے: **''إذا ذُكر الصالحون، فحيهلا بعمر!''**

ترجمہ: جب نیک لوگوں کا ذکر ہو، تو عمر کو خوش آمدید کہو۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/333)

11 دیگر صحابہ کرام کے تاثرات

(الف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

''كان اسلام عمر فتحاً، وكانت هجرته نصراً، وكانت امارته رحمةً، وما استطعنا أن نصلي عند

الكعبة حتى اسلم عمر"

ترجمہ: عمر کا اسلام فتح، ہجرت مدد، اور خلافت رحمت تھی۔ ہم خانہ کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے جب تک عمر ایمان نہ لائے۔ (المستدرک للحاکم 4488، صحیح)

(ب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ:

"وضع الإسلام على أربع: إيمان أبى بكر، وعدل عمر، وحياء عثمان، وعلم علی"

ترجمہ: اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر ہے: ابوبکر کا ایمان، عمر کا عدل، عثمان کی حیاء، علی کا علم۔ (تاریخ الخلفاء: ص115)

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

"ما رأيت أحدًا بعد رسول الله ﷺ من الناس أفضل من عمر".

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد عمر سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔ (سیر أعلام النبلاء: 2/512)

12 تابعین ومحدثین کے اقوال

(الف) امام شافعی رحمہ اللہ: **"الناس عيال فى الفقه علىٰ عمر".**

ترجمہ: فقہ میں تمام لوگ عمر کے زیرِ کفالت (یعنی اُن کے شاگرد) ہیں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

(ب) امام ابوزرعہ الرازی:

"إذا رأيت الرجل ينتقص أحدًا من الصحابة فاعلم أنه زنديق، ولا سيما عمر"

ترجمہ: جب کسی کو صحابہ میں سے کسی پر طعن کرتے دیکھو، خصوصاً عمر پر، تو جان لو وہ زندیق (ملحد) ہے۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ للالکائی: 1/139)

(ج) امام ذہبی رحمہ اللہ:

"عمر ثانى الخلفاء الراشدين، وأعظمهم بعد أبى بكر، وأعدل ملوك الإسلام على الإطلاق".

ترجمہ: عمر، خلیفہ راشدین میں دوسرے، اور ابوبکر کے بعد سب سے عظیم ترین ہیں، اور تمام اسلامی حکمرانوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے تھے۔ (سیر أعلام النبلاء: 2/511)

خلاصہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت پر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی نے جس طرح عقیدت کے موتی بکھیرے، وہ ان کے دل کی گواہی ہے۔ دیگر صحابہ و تابعین نے بھی عمر رضی اللہ عنہ کو عدل، علم، ہدایت، شجاعت اور فہم دین کا امام قرار دیا۔ حضرت عمر کی شخصیت اہل سنت کا سرمایہ ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ صرف اسلام کے دوسرے خلیفہ، بلکہ ایک عظیم قانون ساز، مثالی حکمران، نبی کے مشیر، اور عدل کے پیکر تھے۔ آپ کی زندگی اور شہادت، امت کے لیے رہنمائی کا مینار ہے۔

ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی

شہادت امیرالمؤمنین سیدنا عثمانؓ اور عیدغدیر

عیدغدیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خوشی میں دشمنان صحابہ واہل بیت نے 18 ذی الحجہ کو ایک ناپاک رسم ''عیدغدیر'' کے نام سے ایجاد کی اور یوں اس دن کو عید کے طور پر مناکر بغض صحابہ کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں۔ امامی مجتہد محمد حسین صدرالمحققین سابق مجلس علمائے شیعہ پاکستان لکھتا ہے

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ یہ عید جناب امیرالمؤمنین کی خلافت ظاہری کے زمانے سے منائی جاتی ہے، تقیہ کے زمانے میں عمومی طور پر ان عنوانات سے ''عیدِ نوروز'' کو ترجیح رہی۔ کیونکہ 18 ذی الحجہ کی تاریخ، ثالث کے یوم قتل کی بھی تاریخ تھی اور خلافت ظاہری کی اس خوشی کا اس دن کے حوالے سے منسوب کرنا ایک لحاظ سے خطرہ بھی تھا کہ ان پر تہمت نہ لگ جائے، یہی وجہ ہے کہ ''بنی بویہ'' کی حکومت کا دور جو شیعیت کی تشہیر کا دور تھا، اس میں یہ عید منائی جاتی تھی (رسوم الشیعہ فی میزان الشریعہ طبع اوّل صفحہ 305)

سبائی مذہب میں عیدغدیر کی اہمیت

اسلام میں شرعی و اصطلاحی صرف دو عیدیں ہیں، جن سے بچہ بچہ واقف ہے، ایک عیدالفطر اور دوسری عید الاضحیٰ۔ ان کے علاوہ کسی اور عید کا تصور نہیں۔ اس عیدغدیر کا ثبوت نہ تو قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، نہ اہل بیت عظام، نہ خلفائے راشدین، نہ ائمہ مجتہدین وفقہا کرام نے اس عید کو منایا۔

عیدغدیر کی ابتدا

اسلام کی تین صدیوں میں اس عید کا کوئی تصور نہ تھا۔ سب سے پہلے رافضی تبراء باز بادشاہ آل بویہ معزالدولہ نے اس بدعت کو 352 ہجری میں ایجاد کیا۔ چنانچہ ابن عساکر اس صدی کے حالات میں لکھتے ہیں

1۔ تاریخ دمشق جلد 7 صفحہ 280 اسی سال 18 ذی الحجہ کو معزالدولہ نے حکم دیا کہ شہر میں زینت کا اظہار کیا جائے۔ آگ جلائی جائے۔ خوشی کا اظہار کیا گیا۔ راتوں کو بازار کھول دیے گئے، جس طرح عید کی راتوں میں ہوا کرتا تھا۔ یہ سب عیدغدیر کی خوشی میں کیا گیا۔ شادیانے بجائے گئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس میں شریک ہوئی۔

2 میر آۃ الجنان مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت جلد 2 صفحہ 261 اسی واقعہ کو مقریزی نے اتعاظ الحنفاء باخبار الأئمۃ الفاطمین ج1 ص142 میں نقل کیا ہے

3 حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں 352 ہجری کے حالات میں یہ لکھا ہے

معز الدولہ رافضی کا تعارف

یہ وہ بد بخت رافضی تھا جو جلیل القدر صحابہ کرام پر تبرا کرتا تھا، سب سے پہلے یوم عاشورہ 10 محرم کا جلوس اسی نے ایجاد کیا (شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ج4، ص273 دار ابن کثیر، بیروت)

252 ہجری کے عاشورہ کے دن معز الدولہ نے اہل بغداد کو ماتم حسین اور نوحہ کرنے اور بازار بند کرنے کا حکم دیا۔ عورتیں بکھرے بالوں اور آلودہ چہروں کے ساتھ اپنا منہ پیٹتی ہوئی اور لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی ہوئی نکل آئیں، یہ پہلا موقع تھا جب حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ پر نوحہ اور ماتم کیا گیا۔

عید غدیر کا پس منظر

رافضی حضرات کہتے ہیں کہ ہم عید غدیر دراصل حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے اعلان کی خوشی میں مناتے ہیں۔ حج سے واپسی پر چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ ”من کنت مولاہ فعلی مولاہٗ جس کا میں مولا، اس کا علی مولا، تو اس سے آپ کی ولایت یعنی خلافت ثابت ہوئی۔ یہ واقعہ 18 ذی الحجہ کا ہے۔ اس لیے ہم اس دن عید مناتے ہیں۔

اس حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلافصل پر استدلال جہالت وحماقت کے سوا کچھ نہیں۔

خطبہ غدیر کا وقت اور موقع محل

فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق دینِ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ دین اسلام کی تکمیل ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ حجۃ الوداع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری اور اہم سفر تھا، 9 ذی الحجہ کو آیت ”الیوم اکملت لکم دینکم“ نازل ہوئی۔ اس سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دین اسلام کے بنیادی اصولوں، امت کو پیش آنے والی گمراہیوں سے بچانے والی نصیحتوں اور ارشادات سے نوازا تا کہ امت باہمی اختلافات سے محفوظ رہ کر صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ حجۃ الوداع سے واپسی پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جحفہ کے قریب ایک تالاب کے کنارے درختوں کے سائے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا۔ یہ جگہ وادی خم اور غدیر خم کے نام سے معروف ہے۔ نماز کا اعلان کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی، اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، یہی

خطبہ حدیث غدیر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اتوار کا دن تھا۔ اور ذی الحجہ کی 18 تاریخ تھی۔ (السیرۃ النبویہ ابن کثیر جلد 4، ص 414)

خطبہ دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر 4 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں تشریف لائے، حرم مکہ پہنچ کر عمرہ کے ارکان ادا فرمائے اور پھر چار دن مکہ میں قیام فرمایا، انہی چار دنوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ 10 رمضان سے یمن میں تشریف لے گئے ہوئے تھے واپس مکہ مکرمہ پہنچے اور وہ خمس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، جسے لانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن روانہ کیا تھا۔ اس سفر میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بعض ساتھیوں کو آپ سے چند شکایتیں ہو گئی تھیں، جن کا تذکرہ ان ساتھیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شکایات کے ازالہ کے لیے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

روافض نے اس روایت میں لفظ مولا سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت پر استدلال کیا ہے۔ حالانکہ اس لفظ کو خلافت کے معنی میں قطعی طور پر لینا جہالت ہے اور لغت کے امام اثیر نے مولا کے کئی معنی لکھے ہیں۔

1 پروردگار۔ 2 مالک۔ 3 سردار۔ 4 محسن۔ 5 آزاد کرنے والا۔ 6 مددگار۔ 7 آزاد کیا ہوا۔ 8 محنت کرنے والا۔ 9 فرمانبردار۔ 10 پڑوسی۔ 11 چچا زاد بھائی۔ 12 عہد و پیمان کرنے والا۔ 13 عقد کرنے والا۔ 14 داماد۔ 15 غلام۔ 16 احسان مند۔ 17 دوست. 18 محبوب۔ 19 کسی شے کا سب سے زیادہ حقدار۔ 20 محبت کرنے والا۔ 21 نزدیک۔ 22 سسر۔ 23 پڑاؤ ڈالنے والا۔ 24 مہمان۔ 25 شریک۔ 26 ساتھی۔ 27 حلیف۔ 28 مالک۔

نوٹ: لغت کی کسی کتاب میں مولا کے معنی خلیفہ نہیں لیے گئے۔

★......★......★

محمد فہد حارث

سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما تاریخ کی ان چند مظلوم شخصیات میں سے ہیں جو کہ ایک حادثۂ فاجعہ سے دوچار ہوکر نہ صرف مظلومانہ شہید ہوئے بلکہ ان کی پوری کی پوری شخصیت کو اس حادثۂ فاجعہ کے تناظر میں ہی دیکھا جانے لگا اور ان کی شخصیت کے دوسرے نمایاں خدوخال اور کارنامے محو ہوکر رہ گئے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حسینؓ کی زندگی کے کئی دوسرے گوشے بھی ایسے ہیں جو کہ ان کی جلالتِ قدری اور عظمت پر دلالت کرتے ہیں۔ سو ہماری آج کی یہ تحریر سیدنا حسینؓ کے انہیں کارناموں اور شخصیت کے دوسرے خدوخال کی طرف رہنمائی کریگی جو کہ ان کی جناب میں ہماری طرف سے ایک ناتمام سا خراجِ تحسین ہے۔

مؤرخین کی تصریح کے مطابق سیدنا حسین بن علیؓ کی ولادت ہجرت کے چوتھے سال ۵ شعبان والے روز ہوئی (سیر اعلام النبلاء) جبکہ محدثین کی تصریحات کے مطابق سیدنا حسینؓ فتح مکہ کے موقع پر شیر خوار بچے کی حیثیت رکھتے تھے جیسا کہ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ

سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنا کپڑا مجھے دیجئے اور خود کوئی اور کپڑا پہن لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’لڑکے کے پیشاب سے تو چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کے پیشاب کی وجہ سے (کپڑا) دھویا جاتا ہے۔ (**كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا. بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يُطْعَمْ،** حدیث نمبر ۵۲۲) یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

سیدہ لبابہ بنت الحارثؓ سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ کی زوجہ تھیں اور یہ جوڑا فتح مکہ کے موقع پر مدینہ ہجرت کر کے آیا تھا۔ سو سیدہ لبابہؓ کا یہ واقعہ ہر حال میں فتح مکہ کے بعد کا ہی ہوگا جس میں تصریح ہے کہ سیدنا حسینؓ شیر خوار بچے تھے گویا دو سال یا اس سے چھوٹی عمر کے۔ الغرض مؤرخین کی تصریح کے حساب سے نبی ﷺ کی وفات کے وقت سیدنا حسینؓ کی عمر ۷ سال بنتی ہے جبکہ محدثین کی تصریح کے مطابق وفات نبوی ﷺ کے وقت سیدنا حسینؓ کی عمر زیادہ سے زیادہ ۵ سال اور کم سے کم ۳ سال بنتی ہے۔

اس تفصیل کا مقصد صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ ان تمام تصریحات کے تحت سیدنا حسین بن علیؓ کی صحابیت ثابت

ہوتی ہے، سو جو لوگ سیدنا حسینؓ کو صحابی نہیں تابعی باور کرواتے ہیں، ان کا موقف درست معلوم نہیں ہوتا۔ سیدنا حسینؓ کا شمار صغار صحابہؓ میں ہوتا تھا جنہوں نے نبی ﷺ کی گود میں پرورش پائی اور نبی ﷺ کی زندگی میں اتنے بڑے تھے کہ بھاگتے دوڑتے تھے جیسا کہ امام ابن ماجہ کِتَابُ الْأَدَبِ بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ میں حدیث نمبر ۳۶۶۶ لیکر آئے ہیں:

''یعلی (بن مرہ) عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دوڑے دوڑے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا: اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔ سندہ صحیح''

سیدنا حسن وحسینؓ کے پیدا ہونے پر نبی ﷺ نے ساتویں دن ان کا عقیقہ کیا اور سیدہ فاطمہؓ نے ان کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی۔ (موطا امام مالک، کتاب العقیقہ) سیدنا حسن وحسینؓ کا زیادہ وقت نبی ﷺ کے پاس ہی گزرتا تھا جیسا کہ صحیح احادیث میں تصریح ہے کہ نبی ﷺ جب سجدے کی حالت میں جاتے تو حسنؓ وحسینؓ آپ ﷺ کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے تھے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ جو کہ سیدنا حسینؓ کے ہم عمر اور چچازاد تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم (بچے) بھی آپ ﷺ کا استقبال کرتے، چنانچہ (ایک بار) میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو (سواری پر) اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (ابن ماجہ)۔

آپ ﷺ کو اپنے دوسرے نواسوں کی طرح سیدنا حسینؓ سے بھی از حد محبت تھی۔

صحیح بخاری کی روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسن وحسینؓ میرے دو پھول ہیں۔

اسی طرح امام ابن حبان اپنی صحیح میں ایک حدیث لائے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی جنتی کو دیکھنا ہو وہ حسینؓ کو دیکھ لے۔

اسی طرح سے سنن نسائی کی روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ صلوٰۃ میں حسنؓ وحسینؓ نبی ﷺ کی پیٹھ پر چڑھ گئے، گھر والوں نے اتارنا چاہا تو آپ ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا اور صلوٰۃ سے فارغ ہونے کے بعد دونوں کو اپنی گود میں بٹھا کر پیار کیا اور فرمایا کہ جسے مجھ سے محبت ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

مستدرک میں حاکم حدیث لے کر آئے ہیں جس کو امام ذہبی نے اپنی تلخیص میں صحیح قرار دیا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سیدنا حسینؓ کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں

کہ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔

الغرض سیدنا حسینؓ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی ان سے محبت پر کئی احادیث موجود ہیں جن میں سے ہم نے چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ سو ہمارا بھی یہی دینی فریضہ بنتا ہے کہ ہم سیدنا حسینؓ سے صدق دل سے محبت کریں اور مابعد کے کسی انسان یا تابعی سے ان کی فضیلت کا مقابلہ نہ کریں کہ اس سے سیدنا حسینؓ کا تو کچھ نہیں بگڑتا لیکن ہماری عاقبت کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور یوم قیامت پرسش کا سبب بھی۔

ہمیں سخت حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف تو ہمارا وہ طبقہ ہے جو کہ شیعیت سے متاثر ہے کہ اس کو سیدنا حسینؓ کی زندگی میں واقعہ کربلا کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر بات نظر نہیں آتی اور وہ اسی کا پرچار کرتا رہتا ہے جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ ایک دوسری انتہا پر جا کر انتہائی گستاخانہ لہجے میں دعویٰ کرتا ہے کہ سیدنا حسینؓ کی زندگی میں کربلا کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر بات تھی ہی نہ۔ استغفر اللہ۔ یہ دونوں گروہ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔

جبکہ سیدنا حسینؓ کی پوری زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لئے جدوجہد سے معمور تھی اور اپنے عہد جوانی سے ہی سیدنا حسینؓ مختلف غزوات میں شامل رہے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ کے دور میں تو سیدنا حسینؓ عہد طفولیت میں تھے لیکن سیدنا عثمانؓ کے دور میں عہد جوانی میں قدم رکھتے ہی سیدنا حسینؓ تمام نمایاں جہادی مہموں میں شامل رہے۔ چنانچہ خلافت عثمانی کے دور میں سیدنا حسینؓ نے غزوہ طبرستان میں شرکت کی جس کی امارت سعید بن العاصؓ کے ہاتھ میں تھی جو اس وقت کوفہ کے گورنر تھے۔ اسی طرح سیدنا عثمانؓ نے جو فوج افریقہ روانہ فرمائی، سیدنا حسینؓ اس میں بھی شامل تھے اور افریقہ فتح ہونے تک دشمنوں سے لڑتے رہے۔ طرابلس میں رومیوں کے خلاف برسرپیکار رہے جبکہ سبطلہ کے حاکم جرجیر کی ڈیڑھ لاکھ فوج سے جہاد کیا اور فتح مند ہوئے۔ قفصہ کی جنگ میں بھی تلوار کے جوہر دکھائے اور کامران رہے، بعد ازاں قلعہ اجم کے محاصرہ میں بھی سیدنا حسینؓ کا برابر حصہ تھا۔

ابن خلدون کے مطابق سیدنا حسینؓ بہت سی مغربی جنگوں میں شامل رہے جیسا کہ اوپر جہاد طبرستان کا ذکر گزر چکا ہے جو کہ سن ۳۰ ہجری میں ہوا تھا۔ علاوہ بریں خراسان، قومس، نہاوند، جرجان، طمیسہ، بجیرہ، دہستان اور ایسی متعدد جنگوں میں سیدنا حسینؓ نے شرکت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام جنگوں میں مسلمانوں کو فتح ونصرت سے ہمکنار کیا۔ یہ تمام فتوحات سیدنا عثمانؓ کے عہد مبارک میں ہوئیں۔ سیدنا عثمانؓ کے آخری دور میں آپ ان حضرات میں شامل تھے جو کہ پہرہ دار کی حیثیت سے سیدنا عثمانؓ کے دروازے پر تعینات تھے اور بلوائیوں سے سیدنا عثمانؓ کی حفاظت کرتے ہوئے شدید زخمی بھی ہوئے۔ سیدنا حسینؓ کی طرح سیدنا حسنؓ اور سیدنا مروانؒ بھی بلوائیوں سے سیدنا عثمانؓ کی حفاظت کرتے ہوئے زخمی ہوئے تھے۔

سیدنا علیؓ کے دور میں مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی کی وجہ سے کفار کے خلاف جہاد نہ ہوسکا، سو اس عہد میں دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کا کسی جہاد میں شامل ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ البتہ سیدنا معاویہؓ کے دور میں جب فتوحات اسلامی اور جہاد کا پھر سے آغاز ہوتا ہے تو سیدنا حسینؓ کی پوری حمایت وموجودگی ان فتوحات وجہاد میں شامل رہتی ہے۔

سیدنا معاویہؓ کے دورِ حکومت میں عقبہ بن نافع الفہری کی سرکردگی میں دوبارہ جہاد افریقہ شروع ہوتا ہے تو سیدنا حسینؓ ایک دفعہ پھر اس میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اسکے بعد جب سیدنا معاویہؓ کی اسلامی فوجیں بلاد روم میں داخل ہوتی ہیں تو سیدنا حسینؓ ان میں بھی شریک نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ قسطنطنیہ میں حملہ آور ہونے والا پہلا لشکر جس کا سپہ سالار یزید بن معاویہ تھا اور جس میں سیدنا عبداللہ بن عمرؓ، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ، سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ اور میزبانِ رسول سیدنا ابوایوب انصاریؓ بھی شامل تھے، ان سب حضرات کے ساتھ سیدنا حسینؓ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ یاد رہے کہ یہ وہی لشکر ہے جس کے مغفور لھم ہونے کی شہادت لسان نبوت ﷺ نے دی تھی اور اسی وجہ سے اس لشکر میں صحابہ نے دور دراز سے شرکت کی اور سیدنا ابوایوب انصاریؓ اپنی کبرسنی اور ضعف کے باوجود اس لشکر میں شامل ہوکر لڑنے آئے اور قسطنطنیہ کے محاصرے کے دوران ہی آپؓ کا انتقال ہوا تھا۔

اسی مبارک لشکر کے بارے میں امام ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۱ میں لکھتے ہیں کہ:

''سیدنا حسینؓ ہر سال سیدنا معاویہؓ کے پاس جایا کرتے تھے اور سیدنا معاویہؓ ان کو انعام واکرام سے نوازتے تھے اور حسینؓ اس لشکر میں شامل تھے، جس نے قسطنطنیہ میں یزید بن معاویہ کی معیت میں حملہ کیا تھا۔''

سید امیر علی اس بابت اپنی تالیف ہسٹری آف سیریسنس صفحہ ۸۴ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ نے قسطنطنیہ کے محاصرے میں عیسائیوں کے خلاف بڑی شاندار خدمات سرانجام دیں۔

المختصر سیدنا حسینؓ کی پوری زندگی قتال فی سبیل اللہ میں گزری اور واقعہ کربلا کے علاوہ ان کی زندگی کے اور بھی بہت سے نمایاں پہلو ہیں اور وہ کسی طور سے جہاد وغزوات میں دوسرے مسلمانوں سے پیچھے نہیں رہے تھے۔ سو جو لوگ سیدنا حسینؓ پر اس طرح کی لغو پھبتی کستے ہیں کہ واقعہ کربلا کے علاوہ سیدنا حسینؓ کی زندگی کا کوئی نمایاں پہلو اور کارنامے نہیں تھے، ان کو اپنی اس کوتاہ فہمی اور کم علمی پر استغفار کرنا چاہیئے اور اپنی کم علمی پر سیدنا حسینؓ کی بابت اس طرح کی خامہ فرسائی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

سیدنا حسینؓ نے متعدد نکاح کئے اور سب عرب کے ممتاز گھرانوں اور جید صحابہ کی آل اولاد سے کئے۔ یہاں سب کا ذکر کرنا تو طوالت کا باعث ہوگا کہ یہ مضمون پہلے ہی کافی طویل ہوا چاہتا ہے سو سردست ان کی چند ازواج کے نام یہاں بیان کردیئے جاتے ہیں۔

سیدنا حسینؓ کا ایک نکاح سیدہ رباب کلبیہ سے ہوا تھا جو کہ عرب کے معزز عیسائی قبیلہ بنوکلب سے تعلق رکھتی تھیں اور سیدنا معاویہؓ کی زوجہ اور ام یزید سیدہ میسونؓ کی چچازاد تھیں۔ اس لحاظ سے سیدنا حسینؓ اور سیدنا معاویہؓ ہم زلف ٹھہرتے ہیں۔ اسی طرح سے سیدنا حسینؓ کا ایک اور نکاح سیدہ لیلیٰ بنت ابی مرہ سے ہوا تھا جن سے سیدہ سکینہؓ اور جناب علی اصغرؓ پیدا ہوئے تھے۔ یہ سیدہ لیلیٰ سیدنا معاویہؓ کی حقیقی بہن سیدہ میمونہ بنت ابوسفیانؓ کی بیٹی تھیں، گویا سیدنا معاویہؓ کی حقیقی بھانجی سیدنا حسینؓ کی زوجیت میں تھیں سو اس رشتہ سے سیدنا حسینؓ سیدنا معاویہؓ کے بھانجہ داماد تھے۔ سیدنا حسینؓ نے ایک نکاح سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی پوتی حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بھی کیا تھا۔ سیدنا حسینؓ کی ایک زوجہ کا نام شہربانو بھی بتایا جاتا ہے جس کو ایران کے بادشاہ یزدگرد کی بیٹی باور کروایا جاتا ہے لیکن یہ سخت لغو بات ہے اور تمام جید مؤرخین نے اسکا انکار کیا ہے۔ الفاروق میں علامہ شبلی نعمانی نے سیدنا حسینؓ کے شہربانو سے نکاح کے باطل ہونے پر مفصل بحث کی ہے اور اس کے وقوع کا مطلق انکار کیا ہے۔

سیدنا حسینؓ کی مظلومانہ شہادت واقعہ کربلا کے حادثہ فاجعہ کے نتیجے میں ہوئی جس پر مفصل کلام ہم کئی بار کر چکے ہیں سو اس کے اعادہ کی ضرورت کا یہ مضمون محتمل نہیں۔ ہمارے اس مضمون کا مقصد ان تاریخی حقائق اور سیدنا حسینؓ کی شخصیت وکردار کے ان پہلوؤں کو سامنے لانا تھا جس پر واقعہ کربلا کے تحت ہونے والے افراط وتفریط پر مبنی مباحث نے دبیز پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ قارئین کو نواسہ رسول ﷺ سیدنا حسینؓ کی زندگی کے دوسرے پہلوؤں سے بھی آگاہی حاصل ہو اور یہ پتہ چل سکے کہ یہ نواسہ رسول ﷺ ایک عظیم مجاہد بھی تھے جن کی پوری زندگی جہاد اسلامی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی میں گزری۔ اللہ سیدنا حسینؓ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہم مسلمانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور درست معنوں میں ان کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

★......★......★

Saleem&Company

Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.

SINCE 1968

Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers

سلیم اینڈ کمپنی

0302-8630028
061 -4552446

فون نمبر:

بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان

Email:saleemco1@gmail,com

جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ (ناقل: فیصل اشفاق) (قسط نمبر:4)

اصحاب رسول علیہم الرضوان وخلافت راشدہ

مقام: جامعہ خیر المدارس، ملتان **تاریخ: 13/اپریل 1983**

مسئلہ خلافت پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت

امام دار قطنیؒ محدث بھی ہیں اور مؤرخ بھی ہیں۔ امام دار قطنیؒ اور ابن عساکرؒ محدث شام فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں، کیا فرمایا؟ غور سے سنو! پہلے یہ حدیث نہ سنی ہوگی، حالانکہ کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ اور میری تمنا ہوتی ہے کہ ہمارے اس جلسے پر کسی نے کسی وقت میں سیر الصحابہؓ پر، خلافت راشدہ پر بزرگ بولا کریں۔ ہڑتال تو ہمارے بزرگوں نے کر دی، اور ہم کچھ کہتے ہیں تو ''جناب آپ نے یہ کیا کہہ دیا ہے؟ ہاں جی کیا فرماتے ہیں سیدنا علی ابن ابی طالب!: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ''، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ خود راوی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا سیدنا علیؓ کو بن پوچھے؟ کہ ''سَأَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّقَدِّمَکَ ثَلَاثًا فَاَبیٰ عَلَیَّ اِلَّا تَقْدِیْمَ اَبِیْ بَکْرٍ'' اے علیؓ یہ نہیں سمجھنا کہ مجھے تم پیارے نہیں۔ میں نے تین دفعہ اللہ میاں سے راز و نیاز کی بات کی کہ مولا! میرے بعد ابوبکر نہ ہو، عمر نہ ہو، عثمان نہ ہو، بلکہ علی کو خلیفہ بنا دیجیے! امام دار قطنی اور ابن عساکرؒ روایت کرتے ہیں، جھوٹی حدیث نہیں!۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ چاہے وہ صحابہؓ کا دشمن ہو یا رسول اللہ کا دشمن ہو یا خدا کے کلام کا دشمن ہو، سب پر خدا کی لعنت ہو۔ فرماتے ہیں ''قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ'' مجھے خود حضور پاک نے فرمایا، ''سَأَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّقَدِّمَکَ ثَلَاثًا'' میں نے تین دفعہ کہا، اللہ میاں (علیؓ) میرا عزیز ہے، بہادر ہے، شریف ہے، میرا دستِ راست ہے، مصیبتوں میں کون آیا ہے؟ میرا داماد ہے، میرا رازدار ہے، بچپن سے میرا وفادار ہے، اس کو خلیفہ بنا دیجیے۔ جواب آیا کہ میں تقدیر میں جو لکھ چکا ہوں۔ ''مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ، وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ'' (سورہ، ق:۲۹) نہ میں ظالم ہوں، نہ میری تقریر بدلے گی۔ تقدیر کی کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ ''فَاَبیٰ عَلَیَّ اِلَّا تَقْدِیْمَ اَبِیْ بَکْرٍ'' تینوں دفعہ خدا نے جواب دیا کہ نہیں! تم میرے پیارے ہو، علیؓ تمہارا پیار ہے، لیکن خلیفہ پہلا ابوبکر ہوگا، دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ (وقفہ برائے نماز)

مسئلہ خلافت میں ایک قدرتی ترتیب ہے، جس کے متعلق امت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ ترتیب کسی کی بنائی ہوئی نہیں، بلکہ الہامی ہے۔ تو حدیث شریف آپ نے سن لی کہ سیدنا علی مرتضیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ فرمایا کہ ''سَأَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّقَدِّمَکَ ثَلَاثًا'' میں نے اللہ سے تین دفعہ درخواست کی کہ علیؓ کو سب سے پہلے خلیفہ بنانے کی

اجازت دی جائے۔تو جواب دیا ” فَاَبیٰ عَلَیَّ اِلاَّ تَقْدِیْمَ اَبِیْ بَکْرٍ “ اللہ تعالی نے انکار کیا کہ نہیں،خلیفہ اگر پہلا ہوگا تو ابوبکر ہو، دوسرا کوئی شخص نہیں آسکتا۔تو یہ صدیق اکبر کی خلافت کا قصہ آ گیا۔اس کے بعد تو اختلاف ہی نہیں ہوا۔

فاروق اعظمؓ کو خلیفہ نامزد کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے۔اور علی ابن ابی طالب سمیت مدینہ منورہ کے 35 ہزار کی آبادی میں سے اکثر صحابہؓ نے صدیق اکبرؓ کے مکان کے نیچے کھڑے ہوکر، جو نجد کی جانب مدینہ منورہ کی چڑھائی پر پہاڑی طرف مکان تھا،شہر سے دور بھی تھا مدینے کی اکثر آبادی وہاں اکٹھی ہوئی ہے جا کر صحابہ کرام کی۔اس وقت میں تقریبا 40 ہزار کی آبادی تھی تو 25،30 ہزار 35 ہزار صحابہ نے حضرت امیر المومنین صدیق اکبر سلام اللہ علیہ کے مکان کے نیچے کھڑے ہوکر فاروق اعظم کے متعلق صدیق اکبر کی نامزدگی پر ووٹ دیا۔اس ریفرنڈم میں مکمل تائید کی کہ ہمیں حضرت عمر بن خطابؓ منظور ہیں۔اس لیے ان کی خلافت کی بحث نہیں۔

امیر المؤمنین عثمان غنیؓ کے وقت میں جا کر لوگوں کی دو رائے ہوئیں کہ اب یا سیدنا عثمانؓ (خلیفہ) بنے گیں یا سیدنا علیؓ بنیں گے۔کیونکہ دونوں ٹکر کے آدمی تھے۔دونوں داماد رسول تھے۔دونوں عالم تھے۔دونوں مجاہد تھے۔دونوں اسلام میں مخلص تھے۔حضرت علیؓ اپنے بچپن میں مسلمان ہوئے تو عثمان غنیؓ عنفوان شباب میں مسلمان ہوئے۔تو اب ان کی مقبولیت بھی اللہ تعالی کی طرف سے ایسا کوئی مسئلہ ہے کہ مشترکہ سی عوام میں ہر دوسرا آدمی سیدنا علیؓ کا معتقد تھا تو ہر پہلا آدمی سیدنا عثمان کا معتقد۔

امام ابن حاکم کا تعارف

تو ان کے متعلق امام احمد بن حنبل، امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم ......ان میں سے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ یہ تو تینوں اہل سنت والجماعت کے متفقہ مسلمہ امام ہیں۔امام حاکم جن کی کتاب مستدرک ہے، ......ابن حجر عسقلانی اور دوسرے محدثین نے تسلیم کیا ہے کہ ”فَاَمَّا الْحَاکِمُ فَفِیْہِ تَشَیُّعٌ“ کہ حاکم جو تھے یہ خالص سنی نہیں تھے،ان میں حضرت علیؓ کی طرف تفضیلی شیعیت کا میلان موجود تھا،لیکن ابن حجر عسقلانی بڑے نرم بزرگ ہیں فرماتے ہیں ”فِیْہِ تَشَیُّعٌ فَلَا یَضُرُّ“ کہ حاکم شیعہ تو ہیں لیکن ان کی شیعیت ہمیں ضرر نہیں پہنچا سکتی۔حالانکہ ان کی کتاب کی بعض باتوں سے ضرر تو پہنچا ہے۔امیر معاویہؓ کے متعلق، جناب مروانؓ کے متعلق جو باتیں امام حاکم نے نقل کیں،ان کو بطور محدث پڑھ کر کوئی شخص ان تینوں کو اچھا نہیں سمجھ سکتا۔معصوم عن الخطا اللہ کے بندوں میں سے رسول ہیں اور یا پھر وہ صحابہ ہیں جو مقام عصمت کے قریب کہ جن کو اللہ تعالی نے جیتے جی مغفرت کا سٹرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔جن کے دلوں کا امتحان لے کر پیشگی تصدیق فرما دی کہ ان کے دلوں کو میں نے جانچ لیا ہے، دیکھ لیا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھیوں میں سے کسی کے دل میں منافقت نہیں ہے۔”اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی“ (الحجرات:۳) اللہ نے صحابہ کے دلوں کا باقاعدہ امتحان لیا۔آج کوئی سخت قسم کا ماسٹر آ جائے، پروفیسر آ جائے، مولوی

آجائے تو بیچارے طالب علموں کا پیشاب نکل جاتا ہے۔ اللہ میاں امتحان لینے والے ہوں اور کلاس روم میں نبی کے شاگرد بیٹھے ہوئے ہوں، اس سے بڑا امتحان کوئی لے سکتا ہے؟ اللہ نے قرآن میں ان کے متعلق نمبروں کا اعلان کر دیا ہے۔ نبیوں کے بعد اگر کسی کو نمبر ہیں میری کائنات میں تو وہ رسول اللہ کے دوستوں کو ہیں۔ میں نے ان کے دلوں کو دیکھ لیا ہے، جانچ لیا ہے۔ اس میں کوئی شرک نہیں، کوئی بدعت نہیں، کوئی منافقت نہیں، کوئی کفر نہیں، کوئی غلط نیت نہیں، کوئی غلط تصور نہیں۔ ’’ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی‘‘ بلکہ خالی ایمان بھی نہیں، ایمان وہ ہے جو تقوی سے مزین ہے۔ ’’لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَاَجْرٌ عَظِیْمٌ‘‘ ان کو صرف بخشش نہیں، بہت بڑی بخشش، وہ عنایات......وہ ان کو ہدیے، تحفے ملیں گے کہ دنیا میں کسی کو نہیں ملیں گے۔ ان کا مسئلہ یوں حل ہوا۔

تو امام حاکم کے اندر محدثین اہل سنت والجماعت نے تشیع کو تسلیم کیا ہے۔ یہ میری بات نہیں کہ کل کو کوئی کہہ دے کہ اتنے بڑے محدث کو چودھویں صدی میں بیٹھ کر فتویٰ دے دیا۔ میں مفتی نہیں، مفتی محمد شفیع تھے، مفتی محمود تھے اور ہمارے خیر المدارس میں مفتی عبدالستار ہیں، مفتی محمد انور صاحب ہیں، میں تو مفتی نہیں، ہاں مفتیوں کے پاس آنے جانے کی مجھے الحمدللہ عادت ہے۔ فتوے میں پوچھتا رہتا ہوں مفتیوں سے۔ تو تھوڑا سا جاہلوں میں مفتی میں بھی ہوں۔ علماء کے سامنے تو جاہل ہوں اور جاہلوں کا میں حضرت علامہ ہوں۔ کہتے ہیں ناں کہ اندھوں میں کانا راجا، تو چلو ٹھیک ہے، بڑوں کے سامنے نابینا ہی سہی، کانے ہی سہی لیکن راجے تو ہیں ناں! ایسی بات بھی نہیں۔ ہاں ان شاء اللہ سبی، سبائی، تبرائی، رافضی کو ان شاء اللہ تعالی بغدادی قاعدے سے بخاری تک ان شاء اللہ سب کچھ پڑھا سکتا ہوں۔ ہاں ایسا کانا راجہ بھی نہیں ہوں۔ بہت کچھ نظر آتا ہے مجھے۔ تو حضرت امام احمد بن حنبل......مسلکِ حنبلی کے بانی، امام ترمذی، امام بخاری کے بعد ان کا دوسرا درجہ تسلیم کیا، امام مسلم کو چھوڑ کر، شاگردوں میں ہیں ان کے۔ ابن ماجہ......صحاح ستہ میں ان کی کتاب شامل ہے، اور امام حاکم جن کی کتاب ہے مستدرک! صحاح ستہ میں جو حدیثیں نہیں آئیں، بہت سی حدیثیں انہوں نے استدلال کر کے تلاش کر کے اپنی کتاب مستدرک میں شائع کر دیں، وہ مستدرک ...... یہ کتابوں کے نام ہیں، کوئی مسند ہے۔ کوئی جامع ہے۔ کوئی صحیح ہے۔ کوئی سنن میں سے ہے۔ کوئی مستدرک ہے۔ یہ کتابوں کے درجے ہیں۔ جس قسم کا مواد ہو اس کے مطابق نام ہے۔ مسند میں ہر صحابی کی سند کے بعد اس صحابی کی جتنی روایات، جتنی سندوں کے ساتھ امام احمد نے ہر صحابی کے نام پر جمع کر دیں وہ مسند ہو گیا۔ مسند احمد ہے، مسند ابی عوانہ ہے، مسلم ابی داؤد طیالسی ہے، اور کئی کتابیں ہیں خیر بہر کیف۔

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب خلفاء راشدین میں نقل کیا ہے۔ لیکن ہم کیا کریں ہمارے بیان کرنے والے فردوس آسیہ وہ پڑھ کے بیان کرتے ہیں۔ یا حسن نظامی کا روزنامچۂ کربلا یہ اس قسم کی کتابیں پڑھ کے بیان نہ کیا کرو پہلا ایمان بھی ڈوب جائے گا۔ وعظ کرنا ہے تو کتاب وسنت اور سیرت رسول صلی

اللہ علیہ وسلم اور تاریخ وہ جو مسلمانوں کے جید اماموں نے لکھی ہوتی ہے اس کی روشنی میں بیان کرو۔ میں اس سے باہر نہیں جاتا۔ پڑھتا بہت کچھ ہوں بیان وہ کرتا ہوں جس پر علماء کی تصدیق ہو۔ ایمان بچانا ہے کہ نہیں؟ بولیے ایمان بچانا ہے نا۔ تو نہ افراط ہو، نہ تفریط ہو۔ کسی کا حق نہ چھوڑیں۔ ہر ایک کو حق دے کر جائیں۔ درجہ اپنا اپنا ہے۔

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا کیے جاؤ میخوارو کام اپنا اپنا۔

خلافت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنیؓ کے متعلق نبوی پیشگوئی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للخلیفة عثمان! حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان کو کیا فرمایا؟ یَا عُثْمَان اِنَّ اللّٰہَ مُقَمِّصُکَ قَمِیْصاً فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ “ (ترمذی) حضرت عثمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کر کے فرمایا۔ اللہ کی طرف سے اطلاع ملی۔ یہ تیسری خلافت کی اطلاع ہے۔ صدیق اکبر نمبر اوّل، صدیق کا پہلا نمبر۔ دمادم مست قلندر۔ اگر کوئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر کہہ دے تو یہ کوئی بخاری کی حدیث ہے؟ سیدنا علی مرتضیٰؓ کا نمبر تو ہے لیکن چوتھا نمبر۔ صدیقؓ کا پہلا نمبر۔ فاروقؓ کا دوسرا نمبر۔ عثمانؓ کا نمبر تیسرا نمبر۔ علیؓ کا چوتھا نمبر۔ دمادم مست قلندر۔ کیا فرق پڑتا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ” اِنَّ اللّٰہَ مُقَمِّصُکَ قَمِیْصاً فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ “ (ترمذی) ”. دوسری روایت میں ہے ” لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا“ ہے۔ ایک میں اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، شروع میں ''ان'' تاکید کا ہے۔ دوسری روایت میں ''لعل'' ہے۔ امید کا حرف ہے اور صیغہ مضارع کا استعمال ہوا ہے۔'' اِنَّ اللّٰہَ مُقَمِّصُکَ قَمِیْصاً فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ “ (ترمذی)” اللہ تجھے اقتدار اسلامی کی، خلافت حقہ راشدہ کی قمیص پہنائے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سامنے بیٹھا کر فرمایا۔” فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ “ اگر تجھ کو خلافت کا نااہل سمجھ کر، ناجائز رشتہ داری کا پاس کرنے والا سمجھ کر تہمت کے طور پر بیت المال میں خیانت کی الزام تلاشی کر کے، کسی بھی حیثیت سے تجھ کو کوئی مطعون کر کے، تیرے خلاف فوجی بغاوت کر کے، اڑھائی ہزار سبی تبرائیوں سبائیوں فوج لا کر، تاریخ اسلام میں سب سے پہلا مارشل لا نافذ کر کے، تیری کوئی بوٹیاں کر دے، تجھے قتل کر دے، تیری گردن اتر جائے، خلافت نہ چھوڑنا۔ کسی خلیفے کو یہ نہیں فرمایا۔ نہ صدیقؓ کو، نہ عمرؓ کو، نہ علیؓ کو۔ کیونکہ خلافت کی وجہ سے کسی پر وہ آفت آنے والی نہیں تھی جو عثمانؓ کے لیے مقدر تھی۔ جو آفت ان کے لیے آنے والی تھی اس کے پیش نظر۔

سیدنا عثمانؓ حق پر ہوں گے

ایک دفعہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ ابو ہریرہ وغیرہ بیٹھے تھے رضی اللہ عنہم، حضرت عثمان منہ لپیٹ کر کے گزرے کسی کام کے لیے، مسجد میں اس وقت تشریف نہیں لائے، پہلے آئے ہوں گے، حاضری دے گئے ہوں گے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ دنوں کے بعد ”تکونُ فتنة“ عنقریب ایک فتنہ پیدا ہوگا۔ ”و فیھا قتلُ ھذا“

اور یہ جو گھونگٹ نکال کر جا رہا ہے، یہ اس میں مارا جائے گا۔ ”وھو یومئذ علی الحق“ اور یہ اس دن حق پر ہوگا۔ اس کی خلافت کا منکر، اس کیخلاف سازشیں، غداریاں کرنے والا ٹولہ، اس کے خلاف تاریخ اسلام میں پہلی بار مارشل لاء لگا کر، پورے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے دروازوں پر پہرہ دے کر، چالیس دن امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ پر پانی دانہ بند کر کے، اس کی بیوی کی انگلیاں کاٹ کر، ان کے بال نوچ کر، اس کا ہاتھ توڑ کر، اس کو دھکا دے کر، اس کے اوپر 10-12 آدمی پِل پڑیں گے۔ کوئی سیدنا عثمانؓ کے گلے میں چاقو مارے گا۔ کوئی قینچی کا پھل مارے گا، کوئی سر میں لوہے کی لٹھ اور سریا مارے گا۔ کوئی اس کی گردن کاٹے گا۔ جب گر جائے تو پھر کوئی اس کی پسلیاں توڑے گا۔

تو حمار مصری، بشر ابن کنانہ، غافقی بن حرب، عمرو ابن حمق، یہ وہ شیطان ٹولہ ہے جس نے امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ سارا سلوک کیا۔ عمرو ابن حمق ظاہراً نیک آدمی تھا۔ لیکن بغض عثمانؓ میں مبتلا ہو گئے۔ ایک نیک آدمی غلطی کر سکتا ہے کہ نہیں؟ کر سکتا ہے۔ ایک نیک آدمی جو نبی نہ ہو، صحابی نہ ہو، کسی وقت میں شیطان سے دھوکہ کھا سکتا ہے کہ نہیں، بولو؟ عمرو ابن حمق کے متعلق لوگ لکھتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ ہم نہیں مانتے۔ ”ولو فرضنا“ اور اگر ہم مان بھی لیں تو صحابہ کرام میں بعض سے لغزشیں ہوئی ہیں کہ نہیں؟ ہوئی ہے ناں؟ ماعز مرجوم سے بدکاری کا فعل سرزد ہوا، اُن کو سنگسار کیا گیا کہ نہیں؟ فاطمہ اسدیہ نے چوری کی تو ہاتھ کاٹا گیا کہ نہیں؟ جانب مشرق میں بنو غامد کی لڑکی فاطمہ غامدیہ سے بدکاری کا فعل سرزد ہوا اُس کو سنگسار کیا گیا کہ نہیں، بولیے؟ ابو دُجانہ مِحجن ثقفی نے شراب پی تو پھر حد لگائی گئی کہ نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے رشتے میں ماموں، حضرت قدامہ بن مظعون نے ایک آیت کا مطلب سمجھنے میں مغالطہ کھا کر شراب پی لی، تو دوسری طرف سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اب قرآن کی کوئی نئی تفسیر کی اور تم نے گھونٹ بھرا ”لَحَدَدْتُ عَلَيْكَ“ تو میں تم پر حد نافذ کر کے جڑی ادھیڑ دوں گا۔ اب اگر عمرو ابن حمق نے نیک ہو کر نہیں،...... چلو جو چھوٹے بچوں میں سے جو صحابہ کہلاتے تھے بچے، جیسے سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ ہیں، عقبہ بن عامرؓ، مروان بن الحکمؒ، انس بن مالکؓ، کچھ عمر میں بڑے تھے، یہ جو بچے صحابی ہیں اگر ان میں (عمرو بن حمق کو) شامل مان بھی لیا جائے اور ان سے غلطی ہو جائے، گناہ کا فعل سرزد ہو تو سزا ملے گی کہ نہیں؟ یہ اور بات ہے کہ خدا نے صحابہ سے وعدہ یہ کر رکھا ہے کہ دنیا میں گناہ ہو گیا تو معافی مل جائے گی۔ اور قیامت کے دن صحابہ کو یہ شرف حاصل ہے جو تم میں سے کسی جماعت کو حاصل نہیں، کہ ان کو بے حساب و کتاب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اوّل تو ہم (عمرو بن حمق کو) صحابی نہیں مانتے اور اگر مان لیں کہ بچوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو گا بچپن میں، مان لیتے ہیں۔ مروانؒ نے دیکھا تو کوئی نہیں مانتا۔ کہتے ہیں کہ گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ مروان قبول نہیں اور عمرو بن حمق قبول ہے۔ آٹھ سال کا مروان نہیں پچتا اور آٹھ، نو سال کا عمرو ابن حمق کیسے پچ گیا؟ جو دلیل اس کے (عمرو بن حمق) صحابی ہونے کی ہو گئی، وہی سیدنا

مروان کے صحابی ہونے کی دلیل ہے۔ایک دلیل سے دونوں صحابی ہو سکتے ہیں۔یا دونوں کا انکار کرو یا دونوں کا اقرار کرو۔یہ یہودیوں کا کام چھوڑو کہ ”نؤمن ببعض و نکفر ببعض“حدیث ایک، ضابطہ ایک، پیغمبر کا چہرہ ایک، دیکھنے والی آنکھ ایک جیسی، ایک صحابی ہو دوسرا نہ ہو، ہم نہیں مانتے۔مروان بچوں میں صحابی ہیں۔

علماء نے (علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ) لکھا ہے کہ ”لہ رؤیۃ“،حضرت مروان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ابا کے ساتھ، انگلی پکڑی ہوئی مکہ مکرمہ میں اور والد نے عرض کیا کہ ”انی تاجرٌ“، کہ میرا کام ہے تجارت کا۔ایک جھوٹی روایت بھی ہے اس وقت بیان نہیں کر سکتا کہ ان کے باپ کو کس نے نکالا۔حضرت مروان مکہ مکرمہ سے اپنے ابا کی انگلی پکڑ کر آئے۔ان کے والد نے ایمان قبول کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غنیمت کے مال سے ہدیہ دیا۔حضرت مروان بچے تھے، وہ ساتھ آئے۔انہوں نے عرض کیا کہ میرا کاروبار طائف میں ہے۔”وانا شیخٌ کبیرٌ“، میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔”فَرُدَّنِیْ اِلٰی طَائِفٍ“ مجھے مکے سے طائف کی طرف جانے کی اجازت دی جائے۔”فردتہ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجبوری کی وجہ سے اجازت دی تھی، نکالا نہیں تھا۔جھوٹی روایت بیان نہ کرو۔جھوٹ کا پل بن جاتا ہے۔پل بن گیا کہ ابوبکرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے سو میل دور کر دیا۔عمرؓ آئے تو انہوں نے دور کر دیا۔عثمانؓ کی باری آئی انہوں نے واپس بلا لیا۔جھوٹ بولنے کے لیے بھی بہت بڑی عقل چاہیے۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا الزام حضرت عثمانؓ پر ہے تو یہ کہنے والا بدترین سبائی، رافضی معلوم ہوتا ہے شیطان کہ جو حضرت عثمان پر الزام دینے کی خاطر سیدین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا نام تو نہیں لیتا لیکن شیخین پر حضرت عثمان سے بھی بدترین الزام لگا رہا ہے۔اگر حضرت عثمانؓ نے مثال کے طور پر ایک جلا وطن کو واپس بلا کر غلطی کی تو جس جلا وطن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سو میل دور رکھا تھا اس سے 30 میل اور آگے پہنچانے کا حق حضرت ابوبکر کو کس نے دیا، یہ حکم کی خلاف ورزی نہیں؟ حضرت عمر کو کیا حق تھا کہ وہ مزید اس کو دور کرتے؟ یہ کہنا جھوٹ ہے بکواس کرنے کے لیے بھی بڑا سلیقہ چاہیے۔

حضرت عثمانؓ کے خاندان کا سارا کاروبار طائف کے ساتھ تھا۔باپ بوڑھا تھا حضرت عثمان غنی کا معمر چچا 80 برس سے زیادہ عمر تھی، اس کا حق نہیں تھا کہ مجھے مکہ اور طائف واپس جانے دیں، میں یہاں نہیں رہ سکتا۔مروان ساتھ چلے گئے اور جب جوانی کا وقت آیا تو واپس آ گئے۔ایک روایت میں 72 اور دوسری روایت میں 75 سال کی عمر میں حضرت مروان رضی اللہ عنہ کا ملک شام میں انتقال ہوا۔

آج اگر چودھویں صدی میں کسی فاسق، فاجر اور منافق کو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت کہا جا سکتا ہے تو نبی کا منہ دیکھنے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا بھی کوئی حرام نہیں ہے۔

اسلام میں سب سے پہلا مارشل لاء قتلِ عثمانؓ کے لیے لگایا

یاد رکھیں کہ ہمارے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد مالک جو حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے کہیں بیان دے دیا کہ اسلام میں سب سے پہلا مارشل لاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا۔ میں ادب سے عرض کروں گا کہ یہ حضرت کو مغالطہ ہوا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مارشل لاء نہیں لگایا، ایمرجنسی حالات میں فوری جہاد کا حکم دیا اور کچھ بھی نہیں تھا۔ حضرت کو، علماء کو، اور طلباء کو، بزرگان دین کو، مخاطبین کو عرض کرتا ہوں کہ تاریخ اسلام میں سب سے پہلا مارشل لاء یہودیوں نے، سبائیوں نے، رافضیوں نے سبی تبرائیوں نے قتل عثمان کے لیے لگایا تھا۔ مارشل لا وہ قانون ہے کہ جس کے تحت عام قوانین معطل ہو جاتے ہیں۔ آج کل کے مارشل لا میں بنیادی حقوق بھی معطل ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں معطل نہیں ہوتے۔ لیکن رافضی خبیثوں نے جو مارشل لا لگایا تھا اس میں حضرت عثمان غنی کے بنیادی حقوق بھی معطل کر دیے گئے تھے۔ تین دن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو پانی نہیں ملا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چالیس دن پانی نہیں ملا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ستو کھائے ہوں گے کربلا میں، روٹی کے سوکھے ٹکڑے کھائے ہوں گے۔ حضرت عثمان غنی جن کی دولت ۔۔۔۔ وہ خود فرماتے تھے ’’کُنْتُ اَکْثَرُهُمْ شَاةً وَبَعِيْراً وَّمَالًا‘‘ میں تم میں سب سے زیادہ رئیس تھا اور آج سب سے زیادہ فقیر ہوں۔ میرے پاس اونٹوں کی قطاریں ہوتی تھیں۔ ’’وَالْيَوْمَ لِیْ رَاحِلَةٌ لِلرُّكُوْبِ وَرَاحِلَةٌ لِلسَّاعَةِ‘‘ آج میرے پاس دو مریل اونٹنیاں ہیں۔ ایک پر چڑھ کر سفر (حج وغیرہ) کرتا ہوں اور دوسری پر سامان لادتا ہوں۔ ’’وَيَقُوْلُوْنَ يُؤْتِيْهِمْ مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْن‘‘ یہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں اپنے رشتہ داروں کو مال دیتا ہوں۔ نعم، ہاں! میں مال دیتا ہوں، لیکن کہاں سے؟ مِنْ مَّالِیْ. اپنے پیسے سے، اپنی کمائی سے دیتا ہوں۔ لَا مِنْ مَّالِ بَيْتِ الْمُسْلِمِيْن. مسلمانوں کے بیت المال میں سے، حقدار ہونے کے باوجود میں نے اپنے کسی رشتہ دار پر کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا۔ تو کیا یہ غریبوں کی مدد کرنا جائز نہیں؟ جائز ہے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جب ان سے کہا گیا کہ آپ اپنے رشتہ داروں کو پیسے دیتے ہیں تو فرماتے ہیں۔ ’’فَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُرَيْشٍ عَلَى النَّاسِ‘‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جدی رشتہ داروں قریشیوں کو سب سے زیادہ دیا۔ اس میں سے ’’قَدَّمَ بَنِیْ هَاشِمٍ عَلَى الْقُرَيْش‘‘ پھر اپنے ہاشمی رشتہ داروں کو ان سے مقدم دیا اور وہ بیت المال سے دیا۔ میں اپنا مال رشتہ داروں کو دوں تو وہ کیسے جرم ہو گیا؟ لیکن نگاہ بد بین بغض کی آنکھ ہر خوبی کو بھی عیب دار بنا دیتی ہے۔ ’’يَقُوْلُوْنَ يُؤْتِيْهِمْ مِّنْ مَّالِ بَيْتِ الْمُسْلِمِيْنَ‘‘ فرمایا! وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَسْتَحِلُّ مِنْ مَّالِ بَيْتِ الْمُسْلِمِيْن‘‘ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں بیت المال سے ایک پیسہ بھی رشتہ دار کو دینا حرام سمجھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ بھی دیا ’’اُوْتِيْهِمْ مِنْ مَالِیْ‘‘ وہ میرا ذاتی مال ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بنیادی حقوق معطل کر دیے گئے اور یہاں جمہوریت پسند لیڈر اور جتنے بھی ’’بزرغان دین‘‘ ہیں، ایک ہوتے ہیں بزرگان دین اور ایک ہوتے ہیں

بزرغان دین۔ جن کا نام لیتے ہی محسوس ہوتا ہے کہ بھیڑیے کا نام لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلام میں ایسے مارشل لاء کی گنجائش ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ مارشل لاء کا وجود ہی اسلام میں کوئی نہیں۔ اسلام میں خاندانی اور مستقل قوانین کا ایسا مجموعہ موجود ہے کہ کسی مارشل لاء کا نام لینے کی ضرورت ہی نہیں اور یہ بھی ہے کہ کسی کافر اور مسلمان کے حقوق اسلام میں مارشل لاء لگا کر چھینے نہیں جاتے۔ لیکن اگر کوئی مارشل لاء لگاتا ہے تو اطلاعاً عرض ہے کہ تاریخ اسلام میں 35 ہجری کے اندر چالیس دن کا جو مارشل لاء لگا ہے وہ کون سا ہے؟ 10 ذی القعدہ سے لے کر 18 ذی الحجہ تک امیر المومنین عثمان غنی کا محاصرہ کر کے ان بے گناہ اور بے ضرر انسان کو مظلومانہ موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے مارشل لاء لگایا ہے۔ اس سے پہلے تاریخ اسلام میں کوئی مارشل لاء نہیں لگا۔ اور آج بھی ادھر مارشل لاء لگے تو شادی و جنازے کے لیے 70 آدمیوں کا پرمٹ مل جاتا ہے۔ یاد رکھو! 70 آدمیوں کی ہی لمٹ تھی آخری، جس کو حضرت عثمان غنی کے جنازے میں شرکت کی اجازت دی عبداللہ بن سبا کی فوج نے۔ ''یقولون سبعة''، بعض نے کہا کہ سات آدمی کو اجازت دی تھی۔ بعض نے کہا کہ 30 آدمیوں کو اجازت ملی۔ آخری روایت یہ ہے کہ 70 آدمیوں کو حضرت عثمان کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اگر یہ ملعون چیز ہے اگر یہ بری چیز ہے تو اس کی ایجاد کا سہرا بلوائیوں سبائیوں کے سر ہے۔ اسلام کا کوئی قصور نہیں۔ خلفائے راشدین میں سے کسی نے ایجاد نہیں کی۔ حضرت عثمان کے بنیادی حقوق معطل کیے گئے اور ان کو مظلومانہ ذبح کیا گیا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ''قَرَّبْتُمُوْهُ اَوَّلًا'' تم نے عثمان کو گلے لگایا، جب قریب ہوئے، ''ثُمَّ ذَبَحْتُهُ كَبْشًا''، ظالمو! پھر باری آئی تمہارے بغض وعناد کی تو تم نے اس کو بکرے کی طرح لٹا کر ذبح کر دیا۔ یہ اماں عائشہ نے حضرت عثمان کی شہادت پر تبصرہ کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تجھے قمیص خلافت پہنائے گا۔ تو حق پر ہوگا تیری گردن اتر جائے لیکن یاد رکھنا خلافت کو نہ چھوڑنا۔ میں کہا کرتا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں اس زمانے میں بھی جس نے خلافت کے لیے نااہل سمجھا عثمان کو وہ بھی منافق اور بے ایمان اور اس زمانے میں بھی جو منافق بن کر حضرت عثمان غنی کو خلافت کے لیے نااہل سمجھتا ہے چاہے سید قطب مصری ہو چاہے علامہ مودودی ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو چاہے کمیونسٹ ہو چاہے یہودیت پسند دہریہ ہو یہ بھی کہے تو منافق ہو سکتے ہیں مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے رسول فرماتے ہیں: ''اِذَا اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْن'' جب منافق یہ فیصلہ کریں کہ تجھ کو خلافت سے اتار دیں۔ ''فَلَا تَخْلَعُه'' تو اس کو نہ اتارنا۔ وَلَوْ بِقَطْعِ عُنُقِکَ اَوْ بِجَذْ رَأْسِکَ اگر تم نے خلافت چھوڑ دی تو تم ذلیل ہو جاؤ گے قیامت تک تمہیں عزت نہیں ملے گی۔ تو جو خدا کے اس پیغمبر کے محبوب تر اور دہرے داماد کو اللہ کے منتخب خلیفہ کو کہے کہ وہ خلافت کے لیے نااہل تھا وہ منافق ہوگا وہ شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔ تو بھائی یہ منافقوں کا قصہ ہے۔ (جاری ہے)

خطاب: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ ناقل: مولوی فیصل اشفاق (آخری قسط)

الحاد فی الدین کے طرق

تاریخ: 16/اکتوبر 1992ء مقام: دار بنی ہاشم، ملتان

موجودہ دور میں (دین میں) کیا الحاد ہو رہا ہے؟ سود، پردہ، مکس گیدرنگ (Mix gathering)۔ مکس گیدرنگ جانتے ہیں؟ مخلوط اٹھنا بیٹھنا۔ تعلیم مخلوط، کالج ایسے بنے ہوئے ہیں جہاں لڑکیاں لڑکے اکٹھے پڑھتے ہیں۔ مثلاً نشتر کالج میں لڑکے لڑکیاں اکٹھے پوسٹ مارٹم کرتے ہیں، انسان کے تمام اعضاء کا معائنہ کرتے ہیں۔ عورتیں مردوں کے اعضاء کا، مرد عورتوں کے اعضاء کا معائنہ کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق یہ قطعاً جائز نہیں۔ ہاں سرجری کے لیے میڈیکل اپروچ کے لیے بہت ضروری ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق قطعاً حرام ہے۔ مردہ عورت یا مردہ مرد اس کا ستر دیکھنا حرام ہے۔ جب زندہ کا حرام ہے تو مردہ کا۔۔۔۔ مردہ تو ہوتا ہی اس قانون سے ماوراء ہے۔ لیکن آپ کی میڈیکل سائنس کی ضروریات، پوسٹ مارٹم اور میڈیکل اپروچ کا تقاضا یہ ہے کہ مُردوں کو پھاڑا جائے، چیرا جائے، دماغ کھولا جائے، آنکھیں کھول کے دیکھی جائیں، زبان، پھیپھڑے کھول کے دیکھے جائیں، اس کا پیٹ چاک کر کے اس کے گردے، اس کے کلیجے، اس کی انتڑیاں وغیرہ وغیرہ سب چیزیں دیکھی جائیں۔ پھر آگے، ستر بھی دیکھا جائے، بیماری تو وہاں بھی ہوتی ہے۔ شرم گاہ پر بھی بیماری ہوتی ہے ناں؟ تو ان بیماریوں کا تجزیہ کرنا بھی ضروری ہوگا، ان کا دیکھنا بھی ضروری ہوگا۔ اب کیا کیا جائے؟ سائنس کو مانا جائے یا دین کو مانا جائے؟ کھری بات، دوٹوک، گول مول نہیں، بتائیے جی؟ دین کو۔ دین کی تعبیر کیا ہے؟ دین کی تعبیر میں تو یہ بات کہیں بھی نہیں آتی کہ اس کو بطور مذاق و مزاح کے دیکھا جائے۔

ہاں ایک گنجائش نکل سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جراح تھے، طبیب تھے۔ وہ جراح انسان کے ہر جوڑ کا علاج کرتے تھے، ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتے تھے۔ ایک علاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتایا ہے، بتایا کہ نہیں؟ سر میں درد ہو تو یہ دعا پڑھو۔ پیٹ میں درد ہو تو یہ دعا پڑھو۔ دل میں درد ہو، آنکھ میں درد ہو، پاؤں میں درد ہو، بیمار ہو، بخار ہو اور جو کچھ بھی ہو۔۔۔۔ وہ ڈاکٹر خالد غزنوی ہیں لاہور کے انہوں نے ''طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس'' کے نام سے دو جلدوں میں کتاب شائع کی ہے۔ طب نبوی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طب، اس میں کچھ کھانے کی چیزیں ہیں، کھجوریں، انجیر اور مختلف چیزیں ہیں۔ اور کھانے کے لیے آپ نے دعائیں

بتائیں، مانگنے کے لیے بتائیں۔ایک علاج یہ ہے۔ایک علاج اس زمانے کے جراحوں کا تھا، تھا ناں؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ طیبہ میں طبیب و جراح نہیں آئے، آئے ناں؟ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ ایک مہینے کے اندر اس طبیب کو کوچ کرنا پڑا۔ وہاں بیمار ہی کوئی نہیں ہوتا۔ پورے مدینہ کی آبادی میں ایک آدمی بھی بیمار نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے تو جو علاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا وہ علاج کر کے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ کیا آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے علاج سے شفا نہیں ہو سکتی؟ یا اللہ بدل گیا؟ یا چیزوں میں تاثیر بدل گئی یا انسان کی بیماریاں بدل گئی ہیں؟ سب کچھ وہی ہے۔

اب فالج ہے، بڑی گندی بیماری ہے، ہے ناں جی؟ کتنی بری بیماری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا علاج بتایا ہے۔ کیا بتایا؟ کہ صبح اور شام ”سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ بِحَمۡدِہٖ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ“ تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ اب تمہاری زبان میں تاثیر نہ ہو، تمہارا یقین نہ ہو، تمہارے ایمان میں یہ بات نہ آئے تو کمزور کیا ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا یا تم؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا تو کمزور نہیں ہے، وہ ناقص نہیں ہے، پُر عیب نہیں۔ تم عیب دار ہو، تم ناقص ہو، تم کمزور ہو، تمہارا یقین، تمہارا اعتبار، تمہارا دین، تمہارا ایمان یہ کمزور ہے۔

میں نے ایک مثال دی ہے۔ آپ کے نزدیک مثالیں اور بھی ہو سکتی ہیں۔ ہاں ترمیم اتنی ہو سکتی ہے کہ جی یورپ نے بڑی ترقی کی ہے۔ ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ ہمیں کچھ تو اجازت دیں، کچھ تو۔ یوں کر لیں کہ عورتوں کے لیے عورتوں کا سلسلہ کر دیں، مردوں کے لیے مردوں کا سلسلہ کر دیں اور وہ بھی اس حد تک جس حد تک جائز ہو، ایسے کیوں نہیں کر لیتے۔

مسلمان محکوم، یورپ حاکم۔ ہم غیر ترقی یافتہ، یورپ ترقی یافتہ۔ اس لیے ہمیں اس کی ہر بات اچھی لگتی ہے۔ اس کا جوتا پہننے کا طریقہ، پینٹ پہننے کا طریقہ، اس کا داڑھی منڈوانے کا طریقہ، سر پر بال رکھنے کا طریقہ، اس کا لباس، اس کی چال ڈھال، اس کی گفتگو کا سٹائل کیونکہ ہم ذہنی طور پر غلام بن چکے ہیں، اس لیے وہ ہمیں پسند ہے۔ مثلاً: کندھے اُچکانا یہ کون اچکاتا ہے؟ یورپین قوموں کے سوا کوئی نہیں اچکاتا۔ I Can't-But I think۔ بندروں والی اس قسم کی حرکتیں کرتا ہے۔ تم بھی کرتے ہو۔ اس نے السلام علیکم کی جگہ ہیلو کہا، تم نے بھی کہا ہیلو۔ صرف اس لیے کہ وہ یورپ کا لفنگا ایسے کرتا ہے، لہٰذا تم نے کرنا ہے۔ اور تو کوئی وجہ نہیں ہے یا تو کوئی وجہ بتا دو تا کہ میں جان لوں۔ جو آدمی روزانہ ڈبل بلیڈ والے ریزر سے شیو کرتا ہے وہ مجھے اس کے حق میں دلیل دے دے کہ اس کی حکمت کیا ہے۔ ورنہ جدید طبی تحقیق یہ ہے کہ شیو کرنے سے قوتِ مردمی میں کمزوری آتی ہے۔ چلو کرو تحقیق۔ یہ بھی تمہارے

یورپ نے تحقیق کی ہے ہم نے نہیں کی۔ ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر اس کو رکھ لیا اور بس۔ اور یہ سب سے بڑی بات ہے۔ تو ہمارے معاشرے میں دین کے نام پر الحاد بہت عام ہو گیا ہے۔ لوگ ملحدانہ روِش اختیار کرتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں یہ دین ہے۔

اسلام۔۔۔ اسلام جی مولویوں کے سپرد کرو، دفع کرو مولویوں کو۔ اسلام تو صوفیا نے پھیلایا ہے، مثلاً: وارث شاہ جس نے ہیر لکھی ہے۔ وارث شاہ نے کون سا دین پھیلایا ہے؟ بھلے شاہ نے کون سا دین پھیلایا ہے؟ ہمیں سمجھاؤ تو صحیح۔ محمد اقبال دائم نے کون سا اسلام پھیلایا ہے، بتا سکتے ہو؟ دائم تو رافضی تھا، اس کی آل اولاد حیات ہے۔ میرے ایک دوست نے دائم کی سات کتابوں پر پی ایچ ڈی کیا ہے وہ (دائم) رافضی ہے۔ وہ سنی ہے؟ جناب وہ دائم نے بہت اسلام پھیلایا ہے۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر (اصل نام: محمد صادق تھا) اس نے پیدا ہو کر کبھی نماز نہیں پڑھی۔ ڈاکٹر، پنجابی کا امام، علامہ۔ اور کون ہے پنجابی کا؟ مولوی عبدالستار، اس کا نام بھی کوئی نہیں لیتا۔ مولوی نور محمد، اس کا نام ہی کوئی نہیں لیتا، یہ صوفی ہیں؟ جس مولوی عبدالستار کا ایک شعر ہے کہ

تن من چیر چراوے کنگھی تاں زلفاں وچ ویہندی

کہ دین پر عمل بہت مشکل ہے، ایک مرتبہ کنگھی کی طرح اپنا آپ چروانا پڑتا ہے۔ مولوی نور محمد جو بہت بڑا صوفی، مواحد، علامہ، عالم، پنجابی کا بہت بڑا شاعر اس کا نام بھی نہیں لیتے، تکلیف دیتا ہے؟ بلھے شاہ بڑا اچھا لگتا ہے جو کہتا ہے کہ

آپے ای دھیاں، آپے ماپے آپے کرے سیاپے

یہ سب کچھ خود بخود ہے۔ گدھے کی شکل میں، گھوڑے کی شکل میں، کتے کی شکل میں، بھیڑ کی شکل میں، نواب کی شکل میں، سبحان اللہ!

اگر اس شکل میں خود بخود وجود میں آ گیا ہے تو یہ میں نہیں مانتا۔ اگر تیری اتنی شکلیں ہیں تو میں نہیں مانتا۔ میں تو اسے مانتا ہوں جس کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اگر میری شکل جیسا تو آپ ہے۔ تو اس شکل پر تو یہ کیا ہے؟ یہ الحاد ہے۔ دین سے گریز۔ میں پھر کہتا ہوں کسی دیوبندی مولوی کی بات نہیں کرتا، کسی بریلوی مولوی صاحب کی بات نہیں کر رہا، کسی اہل حدیث بھائی کی بات نہیں کر رہا، یہ آٹھ سو سال پہلے کا مولوی ہے، اس کی بات کر رہا ہوں، اس نے بھی سیدنا عبداللہ بن عباس، حضرت سلمان فارسی، حضرت قتادہ، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ، ان کا ذکر کر کے، ان کے حوالے سے بات کی ہے۔ وہ اپنی بات نہیں کرتا، کمال یہ ہے۔ تم اپنی بات کر کے کہتے ہو کہ یہ میرا 29 سال کا تجربہ

ہے۔ میری سوچ یہ ہے۔ بھائی تم ہو کیا؟ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے قرآن کریم کی کوئی تعبیر نہیں کی؟ صحابہ کرامؓ کو کچھ نہیں بتایا، یوں چھوڑ کے چلے گئے؟ 23 سال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 23 سال قرآن کی خدمت کی، قرآن کو سکھایا، ’’یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ‘‘ قرآن سکھایا، اس کا ترجمہ معانی وتفسیر وتعبیر سکھائی، وہ کہاں ہے؟ میں تمہاری بات کیوں مانوں؟ صوفیوں کی بات کیوں مانوں؟ تم شاعروں کی بات کیوں مانوں؟ تم ادیبوں کی بات کیوں مانوں؟ تم مستند ہو اور نبی کی بات غیر معتبر و مستند۔ اسی کا نام تو الحاد ہے۔ تم ملحد ہو۔

ہم فتویٰ نہیں لگاتے بلکہ تمہاری ایک صفت تم پر ظاہر کرتے ہیں۔ تم عربی نہیں جانتے۔ عربی کے لفظ کا ترجمہ، مفہوم ہم نے تمہیں بتایا ہے۔ ہمارا یہ قصور ہے۔ جس طرح مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو کسی نے کہا کہ یہ کیا کام ہے کہ آپ سب کو کافر بناتے جاتے ہیں، وہ بھی کافر، وہ بھی کافر، انہوں نے کہا کہ ہم کافر تو نہیں بناتے، ہم تو کافر بتاتے ہیں۔ بس یہ گناہ ہے۔ میرا بھی یہی گناہ ہے۔ میں کسی آدمی کو کافر کہنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ لیکن وہ اگر کافروں والا کام کرے گا تو بتائیں گے کہ اس کام کے کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی نے زنا کیا، اب اس کو کہا جائے کہ یہ زانی ہے، تو زانی ہم نے بنایا ہے؟ نہیں، انصاف سے بتائیں۔ اس نے زنا کیا تو ہم نے کہا کہ یہ زانی ہے۔

اب ایک نیا فلسفہ آ گیا ہے کہ بُرے کو بُرا مت کہو، اللہ میاں نے منع کیا ہے۔ مجھے کوئی دکھا دے اتنے بڑے مجمع میں سے سو روپے انعام دوں گا۔ ایک سال کی مہلت ہے رات دن یہ بکواس سنتا ہوں۔ قرآن (بیٹا، باپ، دادا نے) پڑھا نہیں۔ کسی بات کا پتہ نہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن میں لکھا ہے۔ کہاں لکھا ہے کہ چور کو چور نہ کہو، زانی کو زانی نہ کہو، کافر کو کافر نہ کہو، بت پوجنے والے کو مشرک نہ کہو، کہاں لکھا ہوا ہے؟ ہاں جو بات قرآن میں لکھی ہوئی ہے وہ میں بتاتا ہوں ’’ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ‘‘ (الانعام:108) کہ جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پوجتے ہیں انہیں گالی مت دو۔ کہا بھی یہی گیا ہے۔ اور تم نے بنالیا کچھ اور کہ کافر کو کافر بھی نہ کہو۔ جو اللہ میاں نے کہا ہے کہ ’’ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ‘‘، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تیرہ آدمی ہیں، یہ غلاف کعبہ پکڑ کر، توبہ کریں اور اپنے خون کی معافی مانگیں تو انہیں معاف نہ کرو۔ کیوں کہا؟ ’’یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ، اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ‘‘ (التحریم:۷) کیوں کہا؟ ’’اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا‘‘ (التوبہ:۲۸) مشرک ناپاک ہیں، اس سال (فتح مکہ) کے بعد مسجد حرام کے نزدیک بھی نہ پھٹکیں۔ پاس آنا تو درکنار، اللہ فرماتے ہیں کہ نزدیک بھی مت آنے دو۔ کیوں کہا؟ اگر تمہارا یہ فلسفہ کہ بُرے کو بُرا مت کہو، تو پھر اسے تایا ابا کہو۔ جتنے بھی معاشرے کے بُرے لوگ

ہیں انہیں اپنا ماموں بنالو۔ کبھی کسی شریف آدمی نے کسی کنجر کو بھی چچا کہا ہے؟ یہ دنیا کے اقدار و روپے ہیں۔ آپ اپنے مقرر کیے ہوئے رویّوں میں تبدیلی پیدا نہیں کرنا چاہتے، اللہ تعالیٰ نے جو رویے متعین کر دیے ہیں ان میں تبدیلی کرنے کی آپ کو بڑی خواہش ہے۔ اور پھر اس کا نام کیا ہے؟ دین۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ سود حرام ہے، تم نے کہا کہ اگر سود نہ دیا جائے تو پاکستان تباہ و برباد ہو جائے گا۔ کل کو بیس پچیس ڈاکٹر کہیں کہ اگر یہ آدمی زنا نہ کرے تو یہ مر جائے گا، لہٰذا اس کے لیے زنا کو جائز قرار دے دو، کیا آپ اس کو بھی قبول کر لیں گے؟ شادی کے قابل ہے لیکن اس کی کہیں بھی (نہ رشتہ داروں میں نہ باہر) جوڑی نہیں بن رہی، پھر آپ کہیں کہ جناب! مجبوری میں تو زنا جائز ہے، پھر مفتی بن کے بیٹھ جائیں گے۔ جو زمانہ بھر کا جاہل ہوگا، اس مسئلہ میں مفتی بن کر بیٹھ جائے گا۔ بھائی کہاں لکھا ہوا ہے؟ اپنی بات میں کوئی وزن پیدا کرو۔ کس نے کہا؟ اللہ نے کہا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے کہا، آئمہؒ نے کہا، اولیاءؒ نے کہا، کسی نے کہا؟ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ اگر یہ مقام آ جائے، شادی کا تقاضا بڑھ جائے، تو روزے رکھو۔ ایک مہینے کے نہیں دو مہینے کے، دو مہینے کے نہیں، تین مہینے کے، جس طرح میں کہتا ہوں اس طرح روزہ رکھے پھر دوسرے ہفتے میں دادی نہ یاد آ جائے تو پھر کہنا۔ ذرا وہ میری نگرانی میں رکھے اور پھر افطار بھی میں کراؤں، نمازیں میری نگرانی میں پڑھے، پھر نبی کی بات سچ ثابت نہ ہو تو پھر کہنا۔ تو کھاویں چار پراٹھے، ایک سیر دودھ، اڑھائی سیر دہی، ایک ککڑ، چھے انڈے، فیر تیرا روزہ تینوں خراب نہ کرے تے ہور کی ہوئے گا۔ کہ بھائی میرا پیٹ تو بڑھ گیا ہے۔ پیٹ نہیں بڑھتا اگر آدھی روٹی کھاؤ تو، ایک گلاس پانی پیؤ، کم مرچ مصالحے والا سالن کھاؤ، شام کے وقت پانی، کھجور سے روزہ افطار کرو، اور پھر ایک ہفتے کے بعد مجھے اپنی حالت بتاؤ، میں دیکھتا ہوں کہ کتنا پہلوان ہے تو۔

میں سمجھتا ہوں میرے جیسی جوانی تم میں سے کسی پر نہیں آئی۔ میں خدا کی قسم سات من وزن با آسانی اٹھا لیتا تھا۔ منہ سے کہنا آسان ہے۔ روزہ رکھ کر پورا گٹھہ گھاس کا میں مشین میں کاٹتا تھا۔ خیر المدارس کے پاس سارے جولاہے گواہ ہیں۔ میرا محلے کا آدمی گواہ ہے۔ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے بڑی جوانی کمائی ہے۔ ملی نہیں خالی کمائی ہے۔ میں نے ہزار ہزار ڈنڈ لگائے ہیں۔ سات سات من کا وزن اٹھایا ویٹ لفٹنگ کی ہے۔ جوانی کمائی ہے۔

روزانہ چھے مرتبہ سپارہ پڑھنا، رات کو تراویح میں سننا، اور روٹی واجبی جئی۔ ہماری والدہ مرحومہ مغفورہ، اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائیں، ہمیں کوئی قورمہ نہیں کھلاتی تھیں۔ واجبی سی روٹی، کہ ہمارا دو بجے جلوس نکلا ہوتا تھا۔ سمجھ آ گئی۔ ایسی جوانی کا یہ علاج ہے۔ یہ ہے روزے کی تاثیر کہ دو بجے دن کے بعد مجھ سے اٹھا نہیں جاتا تھا۔ روزانہ بڑے بھائی (سید ابوذر بخاریؒ) سے مار کھاتا تھا کہ مجھ سے اونچی آواز میں منزل نہیں پڑھی جاتی تھی۔ وہ کہتے کہ اونچا

پڑھو، یاد کرو، سناؤ۔ میں کہتا کہ مجھ سے اب نہیں اٹھا جاتا۔ جسم ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔ اور تم جوان بنے پھرتے ہو کہ روزے کی حالت میں بھی ہمیں کچھ نہیں ہوتا۔ روزہ رکھواتا ہوں میں پھر دیکھ کہ دو بجے کے بعد اٹھنے کے قابل بھی رہو تو۔ نہیں اٹھ سکتا۔ سب بدمعاشی نکل جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ رکھو، ڈاکٹر کہتے ہیں، اگر چار پانچ ڈاکٹر مل کر یہ کہیں کہ زنا کرو، کہ جناب مجبوری کے وقت جائز ہے، بھوک لگی ہوئی ہے بہت زیادہ، کہ جی سور کھالو، سور کا گوشت مجبوری کے وقت کھانا جائز ہے۔ اب یہ کسی کو معلوم نہیں۔ لوگوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ انہوں نے دین نہیں پڑھا اور ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہم نے دین پڑھ لیا۔ جاہلوں میں دین پڑھ لینا واقعتاً بدنصیبی ہے۔ قرآن جاننا نہ جاننے والوں میں بدنصیبی ہے۔ اب جس کو بات کہیں گے وہ کہے گا مجھے قرآن آتا ہے، میں مسلمان نہیں؟ میں غلام محمد ولد فلاں فلاں...... کیا ہو تم؟

اب اسلام میں بات یہ ہے کہ اضطرار کے وقت حرام کھانا جائز ہے۔ اضطرار کہتے ہیں کہ اگر چار پانچ دیندار طبیب یا ڈاکٹر کہیں کہ اگر اس کو اس وقت گوشت نہ ملا تو یہ آدمی مر جائے گا۔ خالی مجبوری نہیں، اضطرار کی حالت میں حرام کھانا بھی جائز ہے لیکن کتنا؟ پیٹ بھر کے نہیں، تھوڑا سا۔ اتنا جس سے زندگی بچ جائے۔ مثال کے طور پر اگر شہر میں کہیں بھی حلال جانور (بھیڑ، دنبہ، بکرے، گائے، کٹے، اونٹ) کا گوشت نہیں ملتا تو پھر سور کا گوشت اتنا کھانا جائز ہے، حلال پھر بھی نہیں ہوا۔ کان کھول کر سنو! حلال آخری درجہ ہے۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، جائز۔ جائز آخری درجہ و سٹیج ہے کہ اب یہ کھانا جائز ہے۔ کتنا کھانا؟ اتنا کھانا کہ جس سے موت کا خطرہ ٹل جائے۔

اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ جناب فلاں آدمی کے لیے زنا جائز ہے، یہ کرلے۔ اگر زنا نہیں تو کسب ید کرلے۔ وہ جائز ہے۔ بھائی کیسے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا؟ صحابہؓ نے کہا؟ ائمہ کرامؒ نے کہا؟ کسی ولیؒ نے کہا؟ اگر نہیں تو تم نے کیسے کہہ دیا، تم کون ہو؟ کہے میں مسلمان۔ کلمہ آتا ہے؟ ہاں۔ سناؤ جی ''لا الہ الا اللہ پاک محمد دے نال یا رسول اللہ'' ہے۔ نماز آتی ہے؟ نہیں۔ درود آتا ہے؟ نہیں۔ دعائے قنوت آتی ہے؟ نہیں۔ قرآن پڑھا ہے؟ والدہ مار مار کر بھیجتی تھی لیکن میں پڑھنے نہیں گیا۔ پھر کیا بن گئے؟ میں رکشہ ڈرائیور، کوچوان، گدھا ریڑھی بان، بیل ریڑھی بان، کچھ پتا بھی ہے؟ نہیں! لیکن میں مسائل جانتا ہوں۔ مجھے علم ہے۔ یہ جائز ہے۔ اب بتائیے ایسے آدمی کی بات کا اعتبار کرنا بھی درست ہے؟ ایک آدمی نے پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے لیکن دین کے معاملے میں کورا ہے۔ کلمہ طیبہ؟ ''لا الہ الا اللہ محمدًا رسول اللہ''

وہ طارق علی آیا تھا ناں؟ بھٹو سے پہلے۔ نشتر کالج میں کہا کہ مجھ کو کلمہ آتا ہے۔ میں مسلمان ہوں۔ میرے والد کا نام مظہر علی خان ہے۔ اور لا الہ الا اللہ محمدًا رسول اللہ۔ (محمدًا) اللہ میری توبہ، اس کی بات بھی دین کے معاملے میں

معتبر ہے؟ اور آپ لوگوں کا حال یہ ہے کہ اس قسم کے چار پانچ آدمی اکٹھے ہو کر بات کریں کہ جناب مولوی کو کیا پتہ، یہ ڈاکٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ آپ لوگوں کا حال یہ ہے اگر ہم مولوی بات کریں تو پھر ناراض ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر انہیں ہی بلا لیا کرو ہمیں کیوں بلاتے ہو۔ یا والدہ انتقال کرے تو پھر ایسے لفنگے کو بلایا کرو تا کہ وہ جنازے پڑھائے، مجھے کیوں بلاتے ہو۔ جب نکاح ہوتا ہے تو پھر کہتے ہو کہ مولوی کو بلاؤ، اس وقت اس بے ایمان، منکر، ملحد و زندیق کو بلاؤ اس کو بلاؤ جس کا مسئلہ ٹھیک ہے تیرے ہاں۔

اسلام نے کہا کہ پردہ کرو۔ یہاں اے کے بروہی، لیاقت علی خان، محمد علی جناح، فاطمہ جناح صاحبہ اور محمد علی بوگرا، سہروردی، دولتانہ، ممدوٹ، ''حضرت مولانا'' ذوالفقار علی بھٹو انہوں نے کہا کہ مولوی کو دین کا پتہ نہیں، مولوی نے دین کو بگاڑ دیا ہے۔ مولوی نے دین کو بدنام کر دیا ہے، مولوی کا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں عورتو! باہر نکل آؤ۔

بلوچستان میں کرکٹ کا میچ ہو رہا تھا، ذوالفقار علی بھٹو وہاں تشریف لے گئے اور فتوی دیا کہ میں کہتا ہوں کہ عورتیں باہر نکل آئیں۔ تم نے عورتیں نکالیں کہ نہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ عورت کو چھپاؤ، تم نے نبی کی بات کو کینڈیم کر دیا، رد کر دیا، استغفر اللہ! میں کون ہوں، میری کوئی حیثیت نہیں۔ عطا المحسن ولد عطاء اللہ کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں، ایک ذرہ حقیر، بے مقدار، بے قیمت۔ نبی کی بات کے مقابلے میں تم نے ذوالفقار علی بھٹو جیسے انسان کی بات مانی، جس کو دین کا کچھ بھی پتہ نہیں۔ وہ گریجویٹ ہوگا، لا گریجویٹ ہوگا، بہت بڑا وکیل ہوگا، لیکن دین نہیں جانتا۔ محمد علی جناح بہت بڑا وکیل، بہت بڑا سیاست دان، بہت بڑا لیڈر، دین نہیں جانتا۔

یہاں ایک بہت بڑا کرنل، وہ کہتا ہے کہ لیڈیز اینڈ جینٹلمین، لیڈیز وہاں گئیں کیوں؟ اس لیے کہ کرنل کو لیڈیز کا آنا پسند ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شمپین (فرانسیسی چمکدار شراب) پیو، اس میں ٹکڑیاں ڈالو اور تنکوں سے پیو، ہمارے ساتھ ڈانس کرو۔ یہ درست بات ہے؟ تم چادر نہیں پہنتے، برقعہ پہنتیں ہو اور وہ بھی چست و ٹائٹ جس سے سینہ بھی نظر آتا ہے، پیٹ تو پیٹ، پیٹ کے بل بھی نظر آتے ہیں، کمر نظر آتی ہے۔ یہ پردہ ہے؟ یہ پردہ تو نہیں ہے۔ فقہاء نے تو یہ لکھا ہے کہ پُرکشش لباس پہن کر باہر نکلنا عورت کے لیے حرام ہے۔ کسی بریلوی، دیوبندی، وہابی نے نہیں کہا، 1300 سال پہلے کے فقہاء نے لکھا ہے۔ قرآن کریم کی روشنی میں لکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں لکھا ہے۔۔ تم بھی دروازہ کھٹکھٹاتے ہوں۔ دین نے کیا کہا ہے اور تم کیا کرتے ہو۔ تم دروازہ کھٹکھٹاتے ہو، تا کہ عورت کو پتہ چل جائے کہ نیت خراب ہے۔ قرآن اس کے بارے کی تعلیم دیتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ (احزاب:۵۳)

جب تم ان سے دنیا کی کوئی چیز مانگو تو حجاب سے باہر مانگو۔

ایسی تہذیب پر لعنت۔ یہ تہذیب نہیں بدتہذیبی ہے۔ تہذیب تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو دروازہ کھٹکھٹا کے ایک طرف کھڑے ہو جاؤ اور تین دفعہ اونچی آواز سے کہو السلام علیکم! تا کہ اندر خاتون تمہاری آواز پہچان لے کہ یہ کون ہے۔ یہ ہے تہذیب۔ اس کو کہتے ہیں کلچر، ثقافت۔ تم بدتہذیب ہو۔ نبی کی تہذیب کے مقابلے میں تہذیب لے کر آئے ہو۔ تم ذلیل ہو گئے ہو۔ مسلمان پوری دنیا میں ذلیل ہو گیا ہے۔ بیوی، بیٹی، ماں کو بے پردہ کیا اور کہا۔ It's my culture ۔ It's not your culture۔ یہ تمہاری ثقافت نہیں ہے۔ تمہارا کلچر نہیں۔ یہ مسٹر جانسن ،مسٹر بُش اور ملکۂ انگلستان الزبتھ کا کلچر ہے، تمہارا کلچر نہیں ہے۔ سیدات فاطمہ، عائشہ، خدیجہ سلام اللہ علیھن اجمعین کا کلچر نہیں ہے۔ ڈرو اللہ سے! یہ الحاد ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تم ملحد ہو۔ یعنی دین میں اپنی خواہشات کی ملاوٹ کرتے ہو، اسے دین کہتے ہو یا سرے سے دین کا انکار کرتے ہو۔ پھر کہتے ہو کہ مولوی فتوی لگاتا ہے۔

یہ روزنامہ امروز، مشرق، جنگ، خبریں، صحافت اور یہ پاکستان وغیرہ یہ تمام کے تمام ملحد ہیں۔ پاکستان کے سیاست دان ملحد ہیں۔ پاکستان کے تمام حکمران یہ ملحد ہیں۔ اوپر سے لے کر نیچے تک سارے ملحد ہیں۔ ان کی کوئی بات ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ میں جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔ ایک مولوی جھونپڑی پوش جنگل میں بیٹھا ہوا، ایئر کنڈیشن میں بیٹھے مولوی سے اور جو ثقافت کی نمائندگی کرتا ہو کلچرائزڈ مولوی، سولائزڈ مولوی، اس سے وہ جنگل کا مولوی بہتر ہے۔ کان کھول کے سن لو۔ میرے پاس کوئی رعایت و رخصت نہیں ہے۔ میں مر جاؤں، اکیلا رہ جاؤں، کوئی میرے ساتھ نہ آئے، مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔ ہاں! اس بات کی پروا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ نہ جائے۔ قیامت کے دن ہم مولویوں نے کسی کو نہیں بخشوانا۔ کوئی مولوی کسی کو نہیں بخشوائے گا۔ کوئی پیر نہیں بخشوائے گا۔ کیا دعا مانگتے ہیں؟ ''لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' پھر کیوں دنیادار مولویوں کے پیچھے بھاگتے ہو؟ کلچرائزڈ مولوی ہمارے لیے قابل قبول نہیں۔ کیا کہوں میں، سرکار، دربار کے چیلے مولوی، یہ ہماری دینی زندگی پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ بدنما داغ ہیں۔ ہمارے بزرگ مغربی تہذیب میں لتھڑے ہوئے حکمرانوں کے دروازے پر نہیں گئے۔ کان کھول کے سن لو۔ امراء کے دروازے پر جانا یہ الحاد ہے۔ مولوی کی ذلت ہے۔ پیر کی ذلت ہے۔ صوفی کی ذلت ہے۔ ولی کے لیے مر جانے کا مقام ہے۔ اللہ تعالی تمہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہو۔ اللہ تعالی ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رکھیں۔ اللہ تعالی ہمیں اس موجودہ تہذیب کا بدترین دشمن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ کا بہترین ساتھی بنائے، آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مولانا محمد مغیرہ (ناظمِ اعلیٰ مجلس احرارِ اسلام پاکستان) (قسط نمبر:15)

محاذِ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں

قارئین گرامی! ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کریں تو کہیں نبوت کا دعویٰ اور اسکے دلائل ملتے ہیں، کہیں امام مہدی ہونے کا دعویٰ اور دلائل، اور کسی جگہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور دلائل ملیں گے۔ مرزا قادیانی نے اگر نبوت کا دعوی لوگوں کو پیش کیا ہے تو قرآن کے نام سے حدیث کے نام سے مہدی کا دعوی تو دلائل قرآن وحدیث کے نام پر ایسے ہی مسیح موعود کا دعوی تو قرآن وحدیث کا نام لے کر۔ اب عام لوگوں کے پاس اتنا علم ہوتا نہیں کہ جب بھی کوئی کسی بات پر دلیل قرآن وحدیث سے پیش کرے تو وہ اس دلیل کو قرآن وحدیث سے دیکھ سکیں۔ قرآن و حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے جب بھی کسی کے سامنے قرآن وحدیث کا نام لے کر کوئی بات پیش کی جاتی ہے تو لوگ اس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے قبول کر لیتے ہیں کہ قرآن کا نام آ گیا حضور کی حدیث کا نام آ گیا لہٰذا یہ بات جو قرآن وحدیث کے نام سے پیش کی جا رہی ہے یہ واجب الاتباع ہے اور بس۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے اسی اعتماد کو نشانہ بنا کر جو امت کو قرآن وحدیث پر ہے، مسلمانوں کے ساتھ قرآن وحدیث کے نام پر دھوکہ کیا۔ ان دلائل کی صورت حال ایسی ہی ہے جیسی ہم نے اس مثال میں ذکر کی۔ اب ذرا ایک اور مثال ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دھرم کا آغاز 80-1870 کے درمیان ہوا اور 1908 میں مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مرزا قادیانی کی بھاگ دوڑ کا زمانہ وہ ہے جس میں ہجری تقویم کے اعتبار سے تیرھویں صدی ختم اور چودھویں صدی شروع ہو رہی تھی۔ مرزا صاحب نے اس وقت کی تبدیلی کو بھی اپنی نام نہاد مسیحیت ومہدویت ونبوت ورسالت کی دلیل کے طور پر استعمال کرنے کے بارے میں سوچا۔ انھیں شاید یہ لگا ہوگا کہ خوش قسمتی سے میں ایک صدی کے آغاز پر موجود ہوں تو اس لمحے کو بھی اپنے کام میں لاؤں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی مسیحیت کے دعوی پر قرآن وحدیث کا نام لے کر ایک دلیل جڑ دی۔ حالانکہ مرزا صاحب کی اس دلیل کا تعلق نہ قرآن سے ہے اور نہ ہی حدیث سے۔ مگر ملاحظہ فرمایئے کہ کس دلیری کے ساتھ قرآن وحدیث کا نام استعمال کیا۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہوگا (ر/خ، ج ۵ ص ۳۴۰)

اور اس طرح ایک اور جگہ تحریر ہے:

چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس قدر حدیثوں سے، قرآن سے اور اولیاء کے مکاشفات سے پایۂ ثبوت کو پہنچا تاہے حاجت بیان نہیں (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۶۵)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھوی صدی کا مجدد ہوگا۔

(ر/خ، ج21 ص359)

معزز قارئین! مرزا قادیانی کا اپنی مسیحیت پر دلیل دیتے ہوئے کہنا کہ مسیح موعود کا تیرھویں صدی کے بعد ظہور اور چودھویں صدی کے سر پر آنا اور پھر قرآن وحدیث کا نام لے کر اس بات کو پیش کرنا، ایسا صریح جھوٹ ہے کہ اس کو نصاب کی کتابوں میں جھوٹ کی مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہم ہمیشہ قادیانی دوستوں سے اس اقتباس کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ یہ بات قرآن مجید کے 30 پاروں میں سے کس پارے اور کس سورت کی کون سی آیت میں ہے اور حدیث کی کس کتاب میں یہ مرقوم ہے؟۔

کوئی پڑھا لکھا قادیانی دوست مرزا قادیانی کی اس بات کو قرآن مجید یا حدیث کی کسی کتاب میں لکھا ہوا دکھا سکتا ہے تو ہمت کرے اور اگر نہیں دکھا سکتے ہیں اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو پھر آپ خود فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی قرآن وحدیث کے نام پر اس دھوکہ دہی کو آپ کیا کہیں گے؟ سچ یا جھوٹ؟ ہم آپ سے ہمدردی کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ آپ خوب دیکھ لیں، بذات خود مطالعہ کریں یا کسی بڑے سے پوچھ لیں مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ یہ بات قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر آپ کو جب نہیں ملے گی تو آپ کو دلی طور پر یہی فیصلہ دینا پڑے گا کہ مرزا صاحب کی یہ بات بے شک وشبہ جھوٹ ہی ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب پوری صراحت ووضاحت سے لکھتے ہیں:

قرآن شریف میں بلکہ اکثر پہلی کتابوں میں بھی نوشتہ موجود ہے کہ آخری مرسل جو آدم کی صورت میں آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا ضرور ہے کہ وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا۔ (ر/خ، ج20 ص185)

یہ ساری بات یعنی آخری مرسل جو آدم کی صورت میں آئے گا وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا اور یہ بات ضرور ہوگی۔ ہمارا سوال بس اتنا ہے کہ یہ بات قرآن شریف کے کس پارے کی کس سورہ میں ہے اور پھر کون سی پہلی کتابوں میں یہ بات موجود ہے، کوئی قادیانی اس کا حوالہ بتا سکتا ہے۔ ہم تحقیق کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہرگز یہ حوالہ نہیں دستیاب ہوسکتا۔ کیونکہ یہ مرزا قادیانی کا خانہ ساز افتراء ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی کو جھوٹ کہتے ہیں۔

ایسے مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

کتب سابقہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام ہوگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ (ر/خ، ج13، ص475)

ہم پھر وہی سوال کریں گے کہ یہ ارشاد کون سی سابقہ کتب میں ہے۔ چلیں سابقہ کتب تو ہمارے پاس عام طور پر نہیں ہوتیں، احادیث نبویہ کے مجموعے تو مسلمانوں کے پاس موجود ہیں۔ کسی حدیث ہی کا حوالہ دے دیا جائے۔ لیکن ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ نہ ہو سکے گا۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ قادیانی دوست اس صریح کذب بیانی کو بھی مرزا جی کا خود ساختہ جھوٹ کہنے سے کترائیں گے۔

مرزا صاحب کے جھوٹ کی ایک اور شاہکار مثال دیکھیے۔ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا: **کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا**، یعنی ہندوستان میں بھی ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کیسے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں کلام فارسی زبان میں بھی اترا ہے جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے: **ایں مشت خاک را گرنہ بخشم چہ کنم** (ر/خ، ج۲۳، ص۳۸۲)

مرزا قادیانی کے اس فرمان میں دو باتیں ہیں ایک ہندوستان میں کالے رنگ کے نبی کا آنا اور اس کا نام کاہن یعنی کنھیا ہونا اور دوسرا فارسی میں اللہ کا کلام یہ دونوں باتیں سراسر جھوٹ پر مبنی ہیں اور حضور علیہ السلام پر افترا ہے۔ چودہ صدیوں کی کسی معتبر کتاب میں اس کا سراغ نہیں ہے۔ پس لامحالہ یہ بھی مرزا قادیانی کا خانہ ساز جھوٹ ہے۔

ایک اور صریح جھوٹ کی مثال دیکھیے۔ یہاں تو جھوٹ کا درجہ اتنا واضح اور بیّن ہے کہ تاویل کی کوئی صورت سرے سے نہیں ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

قرآن شریف فرماتا ہے کہ دونوں مسیحی اسرائیلی ومحمدی ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو دوسرے مسیح کا مثیل ٹھہرایا ہے نہ عین۔ پس محمدی مسیح موعود کو دوسرے مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔ (ر/خ، ج17، صفحہ193)

قارین اس مذکورہ عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں بلکہ اسلام کے مسیح دوسرے مسیح کے مثیل ہیں۔ نیز یہ بات قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

ہم اردو خوان پڑھے لکھے قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے پیشوا غلام احمد قادیانی کی اس بات کو تفسیر صغیر میں یا مرزا طاہر کے کیے ہوئے اردو ترجمہ میں ہی دیکھ لیں۔ مرزا جی جس چیز کو خدا تعالی کا فرمان بتا رہے ہیں وہ قرآن مجید کے کس پارے میں ہے؟ اگر قادیانی ہماری عرض سنیں تو ہم یقین سے کہتے ہیں کہ یہ بات بھی قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی مرزا قادیانی کی گھریلو صنعت کی فیکٹری کا عمدہ اور کھرا بنا ہوا جھوٹ ہے۔ اگر کسی جگہ صاف اور جھوٹ کی کسی کو تلاش ہو تو مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز فیکٹری سے نکلے ہوئے جھوٹ اول نمبر پر آتے دیکھیں گے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہوں گے کہ مرزا صاحب ابتدائی زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے مگر بعد میں انھوں نے کہنا شروع کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس ایک جھوٹ کو بچانے کے لیے مرزا قادیانی کو کئی مزید جھوٹ بھی گھڑنے پڑے۔ مثلاً یہ بھی کہہ دیا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی قبر شریف کشمیر کے شہر سری نگر میں موجود ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

> جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ کنز العمال میں ہے یعنی یہ کہ عیسی علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر ایک سرد ملک کی طرف بھاگ گئے تھے یعنی کشمیر جس کے شہر سری نگر میں ان کی قبر موجود ہے۔ (ر/خ، ج ۱۵، ص ۵۴۰)

حضرات محترم! کنز العمال ایک کتاب کا نام ہے جو حدیث کا مشہور مجموعہ ہے جیسے بخاری شریف، مسلم شریف ایسے ہی احادیث کا کچھ ذخیرہ کنز العمال کے نام سے امت کے ہر قابلِ ذکر کتب خانے میں موجود ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کنز العمال کے نام کا یہ مجموعہ احادیث قادیانیوں کے پاس بھی ہوگا۔ پڑھے لکھے قادیانی کسی قریب رہنے والے مربی سے پوچھیں کہ یہ حدیث جس کا تذکرہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کنز العمال کے حوالہ سے کیا ہے وہ حدیث کنز العمال کی کس جلد میں کن الفاظ کے ساتھ موجود ہے اگر قادیانی ہم پر اعتماد کریں تو ہم بارِ دیگر عرض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا یہ فرمان بھی کنز العمال میں نہیں ہے اور نہ ہی اس مفہوم کی کوئی حدیث کسی دوسری کتاب میں ذخیر احادیث میں ہے۔ بلکہ یہ بھی مرزا قادیانی کی خانہ ساز فیکٹری سے نکلے ہوئے کھرے اور صاف جھوٹوں میں ملے گا اور اگر قادیانی حضرات ہم پر اعتماد نہ کریں تو کھلے عام آپ کو دعوت ہے کہ غلام احمد قادیانی کا یہ فرمان کسی حدیث کی کتاب میں دکھا دیں مگر ہمیں یقین ہے کوئی قادیانی نہیں دکھا سکے گا۔

قارئین محترم! مرزا صاحب کے قرآن و حدیث کے بارے میں کاذبانہ دعوؤں کا ذکر چل رہا ہے تو میرے ذہن میں ایک نہایت عجیب و غریب مثال آ رہی ہے۔ ویسے تو مرزا صاحب نے کئی مقامات پر نہایت انوکھی باتیں کہہ رکھی ہیں کہ ہمارے پنجاب کے دیہات میں اگر کوئی شخص اس طرح کی باتیں کرے تو سننے والے اسے افیون کی

خوراک کم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔مگر یہ مثال خود مرزا صاحب کے لیول پر بھی انتہائی حیرت ناک ہے۔آپ بھی پڑھیے آپ کا دماغ اس بارے میں کیا فیصلہ دیتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک فاطمی اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں اور احادیث اور آثار دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخر الزمان کے متعلق یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی۔(ر/خ، ج17 ص118)

مرزا غلام احمد قادیانی مرکب الوجود ہیں ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی۔اس مرکب الوجود ہونے کی ہمیں سمجھ نہیں آسکی۔مطلب ان کا سر اسرائیلی تھا اور دھڑ نان اسرائیلی؟ یا اس کا برعکس؟ کوئی قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے مرکب الوجود ہونے کی وضاحت کر دے کہ ایک حصہ اسرائیلی اور ایک حصہ غیر اسرائیلی کا کیا مطلب ہے؟ اس ترکیب کی کیا صورت ہوسکتی ہے کیا یہ ترکیب صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ خاص ہے یا کسی اور قادیانی میں بھی یہ ترکیب ہوسکتی ہے اور اس ترکیب کا کوئی اور قادیانی اگر کہیں ہو تو پتہ بتا دیا جائے تا کہ اس کو دیکھ کر سمجھ آسکے کہ مرکب الوجود ہونا اس کو کہتے ہیں۔

البتہ اتنی بات تو تحقیق کے بعد ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسے آدھے ادھورے مکس مشکّل اور مرکب مہدی کا ذخیرہ احادیث میں کہیں کوئی ذکر نہیں ہے مگر کیا کہیں اس قسم کی افترائی خلاف واقعہ باتیں مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی زیب دیتی ہیں اور یہی ان کا طرہ امتیاز ہے۔تعجب تو ماننے والوں پر ہے کہ مرزا صاحب اس طرح کی حیرت ناک تعجب خیز باتیں کرتے ہیں۔اس کے باوجود وہ نبی بھی ہیں مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی ہیں، اور ماننے والے مانتے ہیں۔

یہ تو وہ مثالیں تھیں جن میں مرزا صاحب قرآن وحدیث کے متعلق جھوٹ بول رہے تھے۔اب ایک مثال دیکھیے جس میں مرزا قادیانی واضح طور پر قرآن شریف کے فرمان کے برعکس اپنی الٹی سیدھی ہانک رہے ہیں۔مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

یہودی خود یقیناً یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا ہے(ر/خ، ج21 ص128)

قارئین محترم ہمیں سمجھ نہیں آرہی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی ہے کہ ان پر وحی آتی ہے اور وحی کے نزول کے دعوی ہونے کے باوجود ایسے بے لگام قول کرتے جارہے ہیں اور وحی کا فرشتہ ان کو متوجہ بھی نہیں کرتا کہ قرآن مجید جیسی لاریب اور سچی کتاب پہلے کہہ چکی ہے کہ یہودیوں کا اعتقاد اور دعوی ہے کہ ہم یہودیوں نے عیسی مسیح ابن مریم کو قتل کیا ہے قرآن کے چھٹے پارہ میں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۵۷، کے الفاظ یوں ہیں **وقولهم انا قتلنا المسيح** (اللہ

تعالی نے یہودیوں پر جن باتوں کی وجہ سے لعنت فرمائی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم نے مسیح کو قتل کیا ہے)۔

اب ہم قرآن مجید کے اس واضح فرمان کے ہوتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کی بات کو کیسے سچا مان لیں، کوئی پڑھا لکھا قادیانی اس عقدہ کو حل کرسکتا ہے کہ قرآن مجید تو فرمار ہا ہے کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ یہود کا مسیح کے قتل کرنے کا اعتقاد ہی نہیں قرآن مجید کے واضح فرمان کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے فرمان کو کیسے سچا کہیں؟ اب اگر سچا نہیں کہہ سکتے تو پھر کیا کہیں؟ اس پر کچھ تو فرمائیں آپ کو اس پر کچھ تو کہنا پڑے گا علمائے اسلام کے خلاف ہر وقت چلنے والی زبان پر کیوں خاموشی ہے۔

قارئین محترم مرزا قادیانی کی کتب کے مجموعہ روحانی خزائن کے مختلف جگہوں سے چند باتیں ان کو جھوٹ کہیں افترا کہیں دھوکہ دہی فریب اور ناحق کہیں خلاف واقعہ کہیں ہم نے انہیں محض پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پکی ہوئی دیگ کے چند چاولوں سے پتہ چل جاتا ہے کہ دیگ کیسی پکی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی کی کتب میں بیسیوں ایسے جھوٹ پر مبنی جواہر پارے ملتے ہیں۔ پھر یہ کہ مرزا قادیانی نے خود ایک بڑی عمدہ بات لکھی ہے کہ

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا (ر/ خ ج ۲۳ ص ۲۳۱)

ہم نے نمبر لگائے بغیر مرزا قادیانی کی چند عبارتیں یا یوں کہیے کہ مرزا قادیانی کے اپنے دعوی کے حق میں قرآن وحدیث کا نام لے کر دھوکا دہی پر مبنی دلائل پیش کیے جبکہ وہ دلائل نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں جن کو آپ پڑھ چکے ہیں پیش کیے ہیں جن کو بقول خود مرزا غلام احمد قادیانی کے کہ اگر کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا تو پھر ان کی نبوت ظلی ہو یا بروزی مسیحیت ومہدویت ان کے بارے میں آپ کو فیصلہ کرنا انتہائی آسان ہوگیا۔ کیا فرماتے ہیں قادیانی سلسلہ کے مربی اس مسئلہ کے بارے میں۔

★......★......★

حافظ عبید اللہ (تیسری و آخری قسط)

قادیانیت کیا ہے؟ کیا ’’قادیانیوں‘‘ (احمدیوں) کے عقائد کفریہ نہیں؟

مسلمانوں کے بارے میں قادیانی مذہب کا فتویٰ

ایک قادیانی واویلا اور اس کا جواب

دیکھا گیا ہے کہ جماعت قادیانیہ اکثر یہ واویلا کرتی ہے کہ ہم تو مسلمان ہیں ہمیں زبردستی غیر مسلم قرار دیا گیا، لیکن وہ عوام کو یہ کبھی نہیں بتاتے کہ ان کے گُرو مرزا قادیانی اور اُن کے بڑے ان تمام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کے دعووں کو قبول نہیں کیا۔

اسی طرح کچھ ایسے لوگ جو بظاہر قادیانی تو نہیں لیکن وہ جانے انجانے میں اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو ’’غیر مسلم‘‘ قرار دینا درست نہیں اور بڑی شد و مد کے ساتھ وہ اس بات کا واویلا کرتے ہیں کہ ’’جو اپنے آپ کو مسلمان کہے اسے غیر مسلم کہنے کا حق کسی کو نہیں‘‘۔ تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پہلو سے بھی نقاب اٹھایا جائے تاکہ دنیا کو عام طور پر اور ان مسلمانوں کو خاص طور پر جو قادیانیوں کے بارے میں ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں معلوم ہو جائے کہ قادیانی خود ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں جو مرزا قادیانی کے دعووں کو نہیں مانتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلمانوں کے بارے میں فتوے

’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے‘‘۔ (تذکرہ، صفحہ 519، طبع چہارم)

اپنے اس نام نہاد الہام میں مرزا قادیانی نے اپنے خدا کی طرف سے یہ فتویٰ جاری کیا ہے کہ جس نے مرزا کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس طرح ساری امت اسلامیہ جس نے مرزا کو نبی یا مہدی یا مسیح تسلیم نہیں کیا وہ اس فتوے کی رو سے اسلام سے باہر نکل گئی، اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو مرزا قادیانی کو تو نہیں مانتے لیکن ان کو غیر مسلم کہنے پر اپنی ناخوشی کا اظہار کرتے ہیں، وہ غور کریں قادیانیوں کی نظر میں وہ کہاں کھڑے ہیں؟

ایک اور جگہ مرزا نے لکھا:۔

’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا

امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے‘‘۔

(رسالہ دعوت قوم، رخ 11، صفحہ 62 حاشیہ)

ایک اور مقام پر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والے اور اپنے آپ (یعنی مرزا قادیانی) کو نہ ماننے والے دونوں کو یکساں کافر قرار دیتا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:۔

’’اور کفر دو قسم پر ہے۔ (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو (یعنی مرزا کے بقول اسے۔ ناقل) نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہی (ہے۔ ناقل) کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، رخ 22، صفحہ 185)

اس تحریر میں مرزا نے اس شخص کو جو اسے سچا نہیں مانتا اسی طرح کا کافر قرار دیا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا، واضح رہے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت میں مسیح موعود کے انکار کے الفاظ لکھے ہیں اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مرزا اور اس کی جماعت کے نزدیک مسیح موعود سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے، ہم یہاں مرزا کے اس جھوٹ پر کہ خدا اور رسول نے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں غلام احمد قادیانی کو ماننے اور اسے سچا جاننے کی تاکید کی گئی ہے صرف یہ کہتے ہیں کہ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ایک اور جگہ مرزا نے یہ کہا کہ اس کے خدا نے اسے بتایا ہے کہ:۔

’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے‘‘۔ (تذکرہ، صفحہ 280)

یعنی وہ تمام مسلمان جنھوں نے مرزا کی پیروی نہیں کی اور اس کی بیعت نہیں کی وہ سب جہنمی ہوئے، ان کے سمیت جو آج قادیانیوں کی وکالت کا فریضہ دے رہے ہیں۔

اپنی جماعت کو مسلمانوں سے الگ رہنے کی تاکید

’’اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ذکر تھا، فرمایا: صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن مُنہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اُس میں ترقی ہوتی ہے‘‘۔

(الحکم۔قادیان، نمبر 29 جلد 5، 10 / اگست 1901، صفحہ 3)

میرے مخالف یہودی، عیسائی اور مشرک

''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا''۔(نزول المسیح، رخ 18، صفحہ 382)

اپنے نہ ماننے والوں کو مرزا قادیانی کی گالیاں

مرزا قادیانی نے نہ صرف ان سب مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہا جنہوں نے اس کے جھوٹے دعوؤں کو نہیں مانا بلکہ انہیں گالیاں بھی دیں، چنانچہ ایک جگہ مرزا اپنی تصنیف کردہ کتابوں ''براہین احمدیہ، ازالہ اوہام، فتح الاسلام اور دافع الوساوس وغیرہ'' کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

''تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبة والمودّة وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدّق دعوتی الا ذریّة البغایا الذین ختم الله علی قلوبھم فھم لا یقبلون''

(ترجمہ از ناقل) ان کتابوں کو ہر مسلمان پیار اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے نفع حاصل کرتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے، مگر بدکار اور بازاری عورتوں کی اولاد جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے (وہ قبول نہیں کرتے)۔(آئینہ کمالات اسلام، رخ 5، صفحات 547، 548)

وہ تمام مسلمان جو اپنے آپ کو ''روشن خیال'' سمجھتے ہیں لیکن وہ مرزا قادیانی کو نبی یا مسیح نہیں مانتے اور ان کا یہ کہنا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے، انہیں مرزا قادیانی کی اس تحریر پر غور کرنا چاہیے کیونکہ اس میں وہ بھی داخل ہیں۔

ایک قادیانی دھوکہ اور اس کا ازالہ

عام طور پر مرزا قادیانی کی اس تحریر کے بارے میں مرزائی مربی یہ کہتے ہیں کہ مولویوں نے لفظ ''البغایا'' کا ترجمہ ''بدکار یا بازاری عورتیں'' غلط کیا ہے اور وہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اس لفظ کا یہ ترجمہ نہیں۔تو بجائے اس کے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں کیوں نہ خود مرزا قادیانی سے ہی پوچھ لیا جائے کہ اس لفظ کا کیا ترجمہ ہے؟، تو آیئے اُسی سے پوچھتے ہیں:۔

مرزا نے اپنی کتاب (نور الحق، رخ 8، صفحہ 163) پر یہی لفظ ''ذریۃ البغایا'' لکھا ہے اور اس کا اردو ترجمہ کیا ہے ''خراب عورتوں کی نسل''۔

اپنی کتاب (لجۃ النور) میں مختلف مقامات پر لفظ ''البغایا'' لکھا ہے، اور ایک جگہ اس کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے ''زنہائے زانیہ'' یعنی زانی عورتیں (رخ 16، صفحہ 371)، ایک دوسری جگہ اس کا ترجمہ کیا ہے ''زنان فاسقہ'' یعنی فاسق عورتیں (رخ 16، صفحہ 426)، اور اسی کتاب میں ایک جگہ ''البغایا'' کا واحد ''البغی'' لکھا ہے اور اس کا ترجمہ کیا ہے ''زن فاحشہ'' یعنی فاحشہ عورت (رخ 16، صفحہ 428)۔

اسی طرح مرزا قادیانی نے ایک جگہ ''البغایا'' کا ترجمہ کیا ہے ''زنان بازاری'' یعنی بازاری عورتیں (خطبہ الہامیہ، رخ16، صفحہ49)۔

ایک جگہ مرزا قادیانی نے لفظ ''ابن بغاء'' لکھا اور اس کا فارسی میں ترجمہ کیا ''اے نسلِ بدکاران'' یعنی بدکاروں کی نسل (مکتوب احمد، رخ11، صفحہ282)۔

ثابت ہوا کہ ''ذریۃ البغایا'' کا مطلب مرزا کی تحریروں میں زانی، فاسق، بازاری اور فاحشہ عورتوں کی اولاد کے سوا کچھ نہیں۔

مرد خنزیر اور عورتیں کتیاں

مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے بارے میں لکھا:۔

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔ (نجم الہدیٰ، رخ14، صفحہ53)

اور ظاہر ہے جس نے بھی مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت و نبوت اور ظلی بروزی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کو نہیں قبول کیا وہ سب اس کے دشمن اور مخالف ہیں کیونکہ وہ اسے جھوٹا مدعی نبوت اور گستاخ رسول سمجھتے ہیں۔

یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین اور خاص طور پر مسلمانوں کے علماء کے بارے میں دل کھول کر بدزبانی کی ہے، شاید ہی کوئی ایسی ''گالی'' ہو جو مرزا قادیانی نے نہ دی ہو، مثال کے طور پر مرزا قادیانی کی ''خوش اخلاقی اور شیریں زبان'' کے چند نمونے یہ ہیں (اے مردار خور مولویو، اے بدذات، اے خبیث، اے بدذات فرقہ مولویاں، انسانوں سے بدتر اور پلید تر، بدبخت، پلید دل، خبیث طبع، مردار خور، ذلیل، دنیا کے کتے، رئیس الدجالین، رئیس المعتدین، رئیس المتکبرین، سلطان المتکبرین، سفیہوں کا نطفہ، شیخ احمقاں، شیخ الضال، شیخ چالباز، کمینہ، گندی روحو، منحوس، یہودی صفت، یہودی، اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون، سربراہ گمراہاں : اور اس طرح کی سینکڑوں گالیاں)،

مرزا کے بیٹے اور دوسرے مرزائی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے فتوے

اوپر آپ نے مرزا قادیانی کی تحریرات پڑھیں جن میں وہ ان سب مسلمانوں کو جس نے اس کے دعووں کو قبول نہیں کیا صریح طور پر اسلام سے خارج اور جہنمی بتا رہا ہے، اب آئیں، مرزا قادیانی کے بیٹے اور مرزائی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے فتوے پڑھیں، مرزا محمود کے مخالفین نے اس پر الزام لگایا کہ وہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے والوں اور اس کی بیعت نہ کرنے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتا، تو اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ناقل) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ناقل) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں''۔ (آئینہ صداقت، انوار العلوم، جلد6، صفحہ110)

ایک اور جگہ یہ فتویٰ جاری کیا:۔

’’ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اوران کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا کوئی اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے‘‘۔

(انوار خلافت، انوار العلوم، جلد 3، صفحہ 148)

پہلی تحریر کے الفاظ تو کسی تشریح یا وضاحت کے محتاج نہیں، دوسری تحریر میں مرزا محمود نے ایک بڑی اہم بات کی ہے، وہ یہ کہ وہ تمام لوگ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں تسلیم کرتے وہ اس لئے کافر ہیں کیونکہ وہ اللہ کے ایک نبی کے منکر ہیں، اب میں اپنے ان سادے اور بھولے مسلمان دوستوں سے عرض کرتا ہوں جن کا یہ کہنا ہے کہ ان کے بہت سے جاننے والے مرزائی ایسے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہرگز کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے کہ وہ یہ بات کرنے والے اپنے قادیانی دوستوں سے پوچھیں کہ اللہ کے کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے یا نہیں؟ اگر کفر ہے تو پھر تم مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو، تو اس کا انکار کرنے والا کافر کیوں نہیں؟، اگر تو تمہارے نزدیک مرزا قادیانی واقعی نبی ہے تو پھر اس کا انکار ضرور کفر ہوگا، لہٰذا تمہارا صرف مرزا کو نبی ماننا ہی ان تمام مسلمانوں کو کافر کہنا ہے جو مرزا کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ تمہارا عقیدہ تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دیتا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مرزا محمود نے یہ بیان دیا:۔

’’اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (یعنی غیر قادیانی۔ ناقل) تو حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کا مکفّر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے، پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ نہیں بھی نہیں پڑھنا چاہیے‘‘۔

(انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3، صفحہ 150)

آپ نے دیکھا کہ غیر قادیانیوں کو کیسے ہندوؤں اور عیسائیوں اور دوسرے کافروں کے ساتھ ملایا جا رہا ہے۔

پھر ایک جگہ اپنا عقیدہ یوں بیان کیا:۔

’’اور چونکہ میرے نزدیک ایسی وحی جس کا ماننا تمام بنی نوع انسان پر فرض کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود (یعنی نقلی اور جعلی مسیح مرزا قادیانی۔ ناقل) پر ہوئی ہے اس لئے میرے نزدیک بموجب تعلیم قرآن کریم کے ان کے نہ ماننے والے کافر ہیں خواہ وہ باقی سب صداقتوں کو مانتے ہوں‘‘۔ (آئینہ صداقت، انوار العلوم، جلد 6، صفحہ 112)

یعنی ان سب مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جو مرزا کی وحی پر ایمان نہیں لاتے۔

حافظ عتیق الرحمان گورچانی (مدیر جامعہ اصحاب صفہ ڈیرہ غازیخان)

محبِ احرار شیخ عبدالجلیل گوریجہ رحمہ اللہ، کی کچھ یادیں

کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جوتن تنہا انجمن بن کر زندگی بسر کرتی ہیں۔ انہیں میں سے راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے شیخ عبدالجلیلؒ بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عہد طفولیت سے ہی گھریلو زندگی میں دینی ماحول سے بہرہ ور فرمایا۔ شیخ صاحبؒ 26مارچ 1948ء میں شیخ محمد عبداللہ گوریجہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور چچا شیخ محمد شفیع نے تحریک ختم نبوت 1953ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی تحریک کے دوران چچا کو قید کی صعوبت سے دوچار ہونا پڑا۔

شیخ عبدالجلیلؒ دینی مجالس ومحافل اور تقریبات میں نا صرف شرکت کا اہتمام کیا کرتے تھے بلکہ خود بھی دینی تقریبات کا انعقاد کرانے کا انتظام کرنے میں سبقت لیتے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد اور چچا کو تحریک ختم نبوت کے جملہ قائدین بالخصوص حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ سے خصوصی قرب وتعلق اور محبت کا ذوق ملا تھا۔ اسی طرح شیخ عبدالجلیل صاحب کا تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور شجاع آباد کی روحانی وبزرگ شخصیت خواجہ عبداللہ بہلویؒ کے خانوادے سے بھی تھا۔ شیخ صاحبؒ کا مولانا غلام اللہ خان کے کاشانہ میں آنا جانا معمول تھا۔ جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علیؒ (جن کا حال ہی میں انتقال ہوا) سے شیخ صاحبؒ کا بچپن سے ہی دوستانہ وبرادرانہ تعلق تھا یہی وجہ ہے کہ کاروبار کے سلسلہ میں جب شیخ عبدالجلیلؒ راولپنڈی سے فیصل آباد منتقل ہوئے تو وہاں مختلف دینی تقریبات کا اہتمام کیا کرتے۔ ایک بار حضرت شیخ القرآن کو بطور مہمان دعوت دی تو حضرت شیخ القرآنؒ نے شیخ عبدالجلیل کے سالے سے کہا کہ تم نے مجھ سے میرا بیٹا دور کر دیا ہے۔ شیخ القرآن کی اسیری کے دوران بھی شیخ صاحبؒ ملاقات کے لئے دریا خان حاضر ہوئے۔

مفسر قرآن مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خانوادے، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ اور مولانا اجمل قادری سے بھی شیخ عبدالجلیلؒ کا تعلق محبت ومودت پر مبنی تھا۔ چار حج کیے دو مرتبہ خدام حجاج کے طور پر حاضری دی اور اسی دوران بیت اللہ (خانہ کعبہ) کے اندرونی حصہ میں حاضری اور نوافل ادا کرنے کی بھی سعادت میسر آئی

شیخ عبدالجلیلؒ دینی محافل میں شرکت کا جہاں ذوق رکھتے تھے وہیں پر وہ جب کبھی ملتان جاتے تو ضرور بالضرور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مرقد پر حاضر ہوتے، اس بات کا تذکرہ جب انہوں نے

ابنائے امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری یا حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ سے ایک ملاقات میں کیا کہ بندہ جب کبھی ملتان آتا ہے تو روحانی والد حضرت امیر شریعت کے مزار پر ضرور حاضر ہوتا ہے، اس پر حضرات ابنائے امیر شریعتؒ نے فرمایا کہ آپ مردوں کے پاس حاضر ہوتے ہیں مگر دار بنی ہاشم میں زندہ افراد موجود ہیں ان سے ملاقات نہیں کرتے۔ اس بات کا شیخ عبدالجلیلؒ پر اس قدر اثر ہوا کہ مرتے دم تک خانوادہ امیر شریعتؒ کے دوش بدوش رہے۔

گذشتہ برس مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے زیر انتظام حضرت امیر شریعت سیمینار منعقد ہوا جس میں جید علماء کرام اور خانوادہ امیر شریعت کے اکابر نے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس سیمینار میں شیخ عبدالجلیلؒ کو پہلی بار دیکھا کہ لاٹھی کا سہارا لیے خوش اخلاق وملنسار نواسہ امیر شریعت حضرت سید محمد کفیل بخاری (مرکزی امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)، نبیرہ امیر شریعت سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) کے بیان کو مکمل انہماک سے سماعت کرتے نظر آئے جبکہ تقریب کے بعد ملاقات کے لئے وارفتگی وفدائیت کے جذبہ کے ساتھ تیزی سے بڑھے کہ ان کے قدم لڑکھڑا گئے، قریب موجود احباب نے سہارا دے کر انہیں اسٹیج تک پہنچایا۔

ابنائے امیر شریعتؒ کی بات کا اس قدر اثر ہوا کہ صرف خانوادہ امیر شریعت سے محبت وعقیدت کے ساتھ مجلس احرار اسلام کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے مبلغ مولانا ثانی اثنین الحق کو مساجد ومدارس میں بیانات کے لئے خود ہی مطلع کرتے کہ فلاں مقام پر آج درس ودعوت دینی ہے۔ راقم نے ان کے ساتھ گزشتہ برس چناب نگر میں گولڈن جوبلی کانفرنس جو فتح ربوہ کی یاد میں منعقد ہوئی۔ میں شرکت کے لیے راولپنڈی سے چناب نگر کا سفر کیا۔

شیخ عبدالجلیل رحمہ اللہ کی وفات سے قریباً ایک ہفتہ قبل 5 مئی کو نواسہ امیر شریعت حضرت سید محمد کفیل بخاری اور نبیرہ امیر شریعت سید عطاء المنان بخاری اپنے رفقاء حضرت مولانا مفتی تنویر الحسن احرار اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری کے ہمراہ شہداء بالاکوٹ (حضرت سید احمد شہیدؒ، حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ) کی یاد میں منعقدہ تقریب میں شرکت کے لئے سفر بالاکوٹ کے دوران راولپنڈی اسلام آباد میں کچھ وقت کے لئے ٹھہرے۔ اس دوران جڑواں شہروں کے محبین احرار سے ملاقات کے لئے اسلام آباد کے جید عالم دین حضرت مولانا عبدالخالق ہزاروی کے ہاں گئے اور جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علیؒ کی رحلت پر تعزیت کی غرض سے تعلیم القرآن راجہ بازار تشریف لے گئے تو شیخ صاحب یہاں پر موجود تھے، اُن کی خواہش تھی کہ وہ بھی خانوادہ امیر شریعت کی معیت میں شہداء بالاکوٹ کو سلام

عقیدت پیش کرنے حاضر ہوں مگر سفر کی کلفت اور گاڑی میں جگہ میسر نہ ہونے پر حضرت سید عطاء المنان بخاری نے شیخ صاحب سے معذرت کے ساتھ وعدہ کیا کہ دوبارہ جب کبھی سفر بالاکوٹ پیش آیا تو آپ کو ضرور ساتھ لے جائیں گے۔ کسے تھا کہ معلوم شیخ عبدالجلیلؒ کی یہ خواہش حسرت ہی بنی رہ جائے گی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں منتقل ہو جانا ہے۔

یہ شیخ عبدالجلیلؒ کی خانوادہ حضرت امیر شریعت سے آخری ملاقات تھی۔ وہ 12 مئی 2026ء پیر کی رات سوئے تو منگل کی صبح نماز کے لئے نہ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگئے۔ ان کی نماز جنازہ مرکزی عیدگاہ راولپنڈی میں سید عطاء اللہ ثالث بخاری، شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا تنویر عالم فاروقی، مولانا عبدالرحمان معاویہ، راقم الحروف (حافظ عتیق الرحمان گورچانی)، سید محمد شاہد شاہ، مولانا سید طاہر شاہ سمیت سینکڑوں علماء وحفاظ نے شیخ صاحبؒ کے بیٹے مولانا طیب قاسمی کی اقتدا میں ادا کی۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم نشر واشاعت مفتی تنویر الحسن احرار کی قیادت میں راقم الحروف جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے صدر مدرس مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے سرگرم ارکان قاری امیر محمد اور قاری محمد سلیم نے شیخ عبدالجلیل کے صاحبزادے اور دیگر پسماندگان اعزہ واقارب سے اظہار تعزیت کے لئے حاضری دی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید محمد کفیل شاہ بخاری اور مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے بھی بذریعہ ٹیلی فون مولانا طیب قاسمی سے اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

★......★......★

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

رپورٹ: میاں محمود الحسن بالاکوٹ

شہداء بالاکوٹ کانفرنس

بالاکوٹ شہداء کا مدفن ہے۔ دہلی کے شہزادوں نے اپنے خون سے ایمان ویقین کی جس فصل کی آبیاری کی اُس کے پھل سے ایک عالم منور ہو رہا ہے۔

اُنیسویں صدی کے اوائل میں پنجاب میں رنجیت سنگھ نے سفاکیت و بربریت کی انتہا کر دی۔ امیر المجاہدین سید الطائفہ حضرت سید احمد شہیدؒ نے پنجاب کے مسلمانوں کو اس کے ظلم وستم سے نجات دلانے کے لیے مجاہدین کا ایک لشکر جرار تیار کیا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس لشکر میں حضرات صحابہ کرامؓ کا عکس نظر آتا تھا۔ یہ لوگ دن کو میدان کارزار میں اور رات کو مصلیٰ پر ہوتے تھے۔ اس لشکر میں ایک بڑی تعداد علماء وقراء کی تھی۔ یہ لشکر ۱۸۲۶ کو دِلی سے روانہ ہوا۔ اور سکھوں سے لڑتے بھڑتے ۱۸۳۱ کو بالاکوٹ پہنچے یہاں معرکۂ حق بپا ہوا۔ چار سو کے قریب مجاہدین شہید ہوئے۔ ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ سکھ واصل جہنم ہوئے۔ حضرت شاہ اسماعیل شہید کے حوالے سے ایک روایت سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے آخری دن جب معرکہ گرم تھا۔ شاہ صاحب کے سامنے ایک بدبخت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، شاہ صاحب نے جلال میں قسم کھائی کہ اس بدبخت کو واصل جہنم کیے بغیر نہ مروں گا۔ اسی دوران ایک خالصے (سکھ) نے شاہ صاحب کی پیٹھ پیچھے سے آپ کی گردن پر وار کیا۔ آدھی گردن کٹ گئی۔ شاہ صاحب کٹی گردن کے ساتھ اس گستاخ کے تعاقب میں ایک فرلانگ چل کر گئے اور اُسے اپنے ہاتھوں سے واصل جہنم کیا اور ساتھ خود بھی واصل بحق ہوئے۔ امیر المجاہدین سید احمد شہید کا مزار بالاکوٹ بازار کے وسط میں اور حضرت شاہ اسماعیل شہید کا مزار بالاکوٹ شہر سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہنگرائی روڈ پر واقع ہے۔

ایک عرصے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ نوجوان نسل کو اس مقدس تحریک اور شہداء کے مشن سے آشنا کیا جائے۔ چنانچہ بالاکوٹ کے چند نوجوان علماء نے بزم سید احمد شہید اور بزم شہداء بالاکوٹ کے نام سے کام کا آغاز ۲۰۲۱ میں کیا۔ اس تحریک کے روح رواں مفتی اخلاق حسین، میاں محمود الحسن بالاکوٹی، مفتی طیب قاسمی، مفتی محمد نواز بالاکوٹی، مفتی توفیق احمد اور سہیل الرحمٰن تھے۔ اور اس بزم اور تحریک کی سرپرستی بالاکوٹ کے علماء کے سرخیل مولانا قاضی خلیل احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے رہے، اب شیخ الحدیث مفکر اسلام مولانا زاہد الراشدی زید مجدہ کر رہے ہیں۔ امسال اس پروگرام کی میزبانی مجلس احرار اسلام پاکستان کے حصے میں آئی، جس کے لیے قائدین احرار مفتی تنویر الحسن

احرار اور مولانا سید عطاء المنان بخاری بزمِ شہداء کے ذمہ داران مفتی اخلاق حسین اور میاں محمود الحسن بالاکوٹی سے رابطہ میں رہے۔ بالاکوٹ مردم خیز مٹی ہے۔ ہزارہ بھر میں اسے اہلِ حق کی چھاؤنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بالاکوٹ میں مجلس احرار اسلام کے رہنما اور کارکن آسودۂ خاک ہیں جن میں مولانا قاضی اسرائیلؒ، مولانا قاضی محمد یونسؒ، مولانا عبدالحنان جریدی، مولانا غلام ربانی، مولانا میاں، ان سب میں نمایاں نام لاہور کے ممتاز عالمِ دین سیف الاسلام مولانا حاجی محمد ابراہیمؒ کا تھا جو تحریک ختم نبوت کے دونوں ادوار میں صفِ اوّلین کے قائدین میں سے تھے۔ انارکلی لاہور میں اُن کی مسجد ''تلوار والی'' تحریک کا مرکز اور بیس کیمپ تھی۔ حاجی صاحب کے دیگر کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ بھی تھا کہ انھوں نے خانوادۂ بخاری کے ماتھے کا جھومر جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ کی تحریک پر ۱۹۶۱ء میں یوم سیدنا معاویہؓ منایا۔ جس کی پاداش میں ایک ماہ کے لیے ضلع بدر ہوئے۔ اس پس منظر میں مجلس احرار اسلام بجا طور پر اس کی مستحق تھی کہ وہ تحریک جہاد کے ان شہداء کی یاد میں منعقد ہونے والے پروگرام کی میزبانی کرتی۔ پروگرام کے لیے مزار حضرت شاہ اسماعیل شہید کے پڑوس میں واقع جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰؓ (مدرسہ خلفاء راشدین) کا انتخاب ہوا۔ جو اہل سنت والجماعت بالاکوٹ کا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے۔

یہ پروگرام 05 مئی 2026ء کو ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی قائد احرار، نواسۂ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری تھے۔ ان کے علاوہ سید عطاء المنان بخاری، مفتی تنویر الحسن احرار بھی شاہ جی کے ہمراہ مدعو تھے۔ یہ حضرات ایک روز قبل 4 مئی کو ہی راولپنڈی، اسلام آباد پہنچے جہاں جامع مسجد سلمان فارسی آئی 10 اسلام آباد میں مولانا عبدالخالق ہزاروی صاحب اور ان کے رفقاء سے ملاقات کی، جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں جانشین شیخ القرآن حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے مولانا ولی اللہ، نبیرہ شیخ القرآن مولانا عطاء الحق، نواسہ شیخ القرآن آغا راشد محمود اور دیگر احباب سے مولانا کے انتقال پر تعزیت کی اور بعد ازاں انجمن تاجران کے مختلف ذمہ داران سے ملاقات ہوئی۔ راولپنڈی سے واہ کینٹ گئے جہاں جامع مسجد سیدہ زینب شاداب کالونی میں مبلغین احرار مولانا ثانی اثنین الحق، قاری محمد سلیم کو کوشش سے ایک پُر وقار تحفظ ختم نبوت و علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جہاں ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے حوالے سے بات ہوئی اور حضرت امیر شریعت کی جماعت مجلس احرار کی خدمات کا ذکر ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمد بشارت حسین صاحب مولانا آفاق احمد قریشی صاحب مولانا خالد محمود صاحب مولانا عبداللہ صاحب اور عوام الناس بھی شریک ہوئے۔ بعد ازاں خانقاہ دارالعرفان براہمہ واہ کینٹ مولانا پیر احسان الحق قریشی نقشبندی سے ملاقات کی جہاں حضرت مولانا مفتی تاج الدین ربانی اور ملک شاہد محمود صاحب بھی ہمراہ تھے۔

5 مئی 2026 کو شاہ جی اپنے رفقاء کے ہمراہ گڑھی حبیب اللہ کی طرف سے ہوتے ہوئے اجتماع گاہ جامع مسجد سیدنا علی المرتضٰی بالاکوٹ پہنچے جہاں ان کا استقبال کیا گیا۔ اس اجتماع میں مقامی علماء کرام کی بھی ایک بڑی تعداد شریک تھی جن میں مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا میاں عبدالجبار، مولانا شاہ زمان شاکر، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے نواسہ مولانا پروفیسر سعید احمد، مولانا سعید ہزاروی، ڈاکٹر سید ذوالفقار شاہ، مفتی شکیل احمد، مولانا عتیق الرحمٰن، مفتی محمد طیب قاسمی، مفتی انعام الحسن جمالی، مفتی عبدالواجد بالاکوٹی، مولانا میاں عبدالقادر، مولانا ذاکر قاسمی، مولانا قاری میاں محمد عظیم، مولانا محمد رفاقت قریشی، مولانا سید برکات احمد شاہ، مولانا مفتی محمد شعیب، سینئر صحافی رجب علی آزاد و دیگر شامل تھے۔ نقابت کے فرائض مفتی میاں انعام الحسن جمالی نے انجام دیے جو مولانا حاجی ابراہیم مرحوم کے نواسے ہیں۔

سامعین نے معزز مہمانان گرامی کے پر مغز مدلل بیانات کو نہایت پسند کیا۔ بعد ازاں جامعہ خیر المدارس ملتان کی شاخ اور تبلیغی مدرسہ عبداللہ بن عباس میں طلباء اور اساتذہ سے قائد احرار نے خطاب کیا۔ اس سفر میں بعد نماز مغرب گڑھی حبیب اللہ میں بھی علماء کنونشن سے معزز مہمانان گرامی مخاطب ہوئے اور مجلس احرار اسلام بالاکوٹ کے باقاعدہ قیام کا اعلان ہوا۔ نوجوان عالم دین صحافی اور ابھرتے ہوئے خطیب مولانا نذیر احمد معاویہ کو مجلس احرار اسلام بالاکوٹ کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔ برادر رمیض یونس تنظیمی معاملات میں مولانا نذیر احمد معاویہ کے معاون ہونگے۔ نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے سامعین کو چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دعوت اور پیغام دیا۔

گڑھی حبیب اللہ سے رات گئے ایبٹ آباد کے لیے روانہ ہو کر خانقاہ مدنیہ میں حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتھم کے یہاں قیام کیا۔ جہاں حضرت کے فرزندان مولانا قاضی احمد الحسینی اور مولانا عبدالارحم حسینی سے ملاقات ہوئی۔ 6 مئی 2026 کو خانقاہ مدنیہ میں ہی دانتہ مانسہرہ کی مذہبی و علمی شخصیت جناب سید شجاعت علی شاہ صاحب تشریف لائے اور قائد احرار سے تفصیلی ملاقات ہوئی جس میں باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت ہوئی۔ بعد ازاں قائد احرار نے خانقاہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور اساتذہ کرام سے گفتگو کی اور شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس ترنگزئی کی تعزیت کے لیے روانہ ہوئے راستہ میں حضرو کے قریب حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے نواسے مولانا پیر عزیز الرحمٰن رحمانی سے ان کی رہائش گاہ میں ملاقات کی اور چارسدہ میں مولانا محمد ادریس رحمہ اللہ کے فرزند اور برادر گرامی سے تعزیت کی اور سیمینار سے تعزیتی خطاب بھی کیا۔ اس موقع پر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بھی تشریف لائے جن سے قائد احرار نے ملاقات اور تعزیت کا اظہار کیا۔

★......★......★

ابومروان

من الظلمات الی النور

دولت ایمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے جو انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتی ہے۔ راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو اللہ کی راہ دکھانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا انسانیت کی سب سے بڑی بھلائی ہے۔ خوش نصیب وخوش بخت ہیں وہ لوگ جن کے دامن اسلام کے پھولوں سے سجے، دماغ معطّر ہوئے اور دل نورِ ہدایت سے منور ہوئے۔

الحمدللہ! 29رمئی 2026ء ملتان میں ایک پیدائشی قادیانی نوجوان نے خوب تحقیق کرنے کے بعد قادیانیت کے کفر کو ترک کر کے مرکز احرار دار بنی ہاشم ملتان میں قائد احرار سید محمد کفیل بخاری مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اور اس موقع پر عہد بھی کیا کہ جب تک زندگی ہے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے رہیں گے جو کہ ظاہری عبادات کی وجہ سے خود کو سچا سمجھتے ہیں جب کہ وہ دین کے نام پر دھوکہ دہی کا شکار ہیں۔

جنت مکین حنیف خان مرحوم:

اسی طرح ملتان شہر سے ہمارے نومسلم بزرگ جناب حنیف خان صاحب مرحوم جن کے پورے خاندان نے سن 1983ء میں قادیانیت قبول کی اور تقریباً 20 سال قادیانی رہے۔ لیکن ہدایت مقدر نہ تھی اور کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں سرگرداں پھرتے ہوئے قادیانیت سے آگے بڑھ کر پوری فیملی نے بہائی مذہب قبول کرلیا۔ (بہائی مذہب مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کے نائب ناظم محترم جناب ڈاکٹر محمد آصف حفظہ اللہ 16 سال ان کے رابطے میں رہے اور دعوت اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ اس دوران مجلس احرار اسلام کی پوری قیادت اس کارخیر میں برابر شریک رہی اور دعوت اسلام پیش کرتی رہی۔ جن میں قائد احرار سید محمد کفیل بخاری، مرکزی ناظم اعلیٰ ومناظر ختم نبوت مولانا محمد مغیرہ، مرکزی ناظم شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام سید عطاء المنان بخاری، مرکزی نائب ناظم نشر واشاعت مفتی تنویر الحسن احرار، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد فیضان اشرفی شامل ہیں۔

بالآخر نور اسلام کی کرنیں ان کے گھر داخل ہوئیں اور کفر کی تاریکی چھٹنے لگی، مرحوم کے بڑے صاحبزادے نے بڑی استقامت کے ساتھ اسلام قبول کیا اور پھر رفتہ رفتہ پوری فیملی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوئی۔ 26راکتوبر 2025ء کو جناب محمد حنیف خان مرحوم نے بھی نواسہ امیر شریعت قائد احرار سید محمد کفیل بخاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ خدا اپنی مخلوق پر کتنا مہربان اور رحیم ہے کہ زندگی کفر کی تاریکیوں، نافرمانیوں میں

گزارنے والے پر بھی کرم دے اور جنت مکیں بنا دے۔ تراسی سال کی عمر قبول اسلام کا شرف ملا اور چند ماہ زندہ رہنے کے بعد 31 مئی 2026ء کو 84 برس کی عمر میں ایمان کی سلامتی کے ساتھ جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ نماز جنازہ قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری کی امامت میں ادا کی گئی۔ جبکہ بہائی مذہب سے وابستہ افراد اس موقع پر آئے اور ان کے نماز جنازہ اور مسلمانوں والے اعزاز و اکرم پر معترض ہوئے جس پر ان کی اولاد اور خاندان کے دیگر افراد سمیت احرار رہنماؤں نے حوصلے اور تحمل کے ساتھ بات کی اور ان کے قبول اسلام کے ثبوت دکھا کر ماحول کو خراب ہونے سے بچایا۔

★......★......★

اخبار الاحرار

رپورٹ ماہانہ میڈیکل و آئی کیمپ 2 مئی 2026 مسلم ہسپتال چناب نگر ضلع چنیوٹ

133 جنرل او پی ڈی 36 آئی پیشنٹ 9 شوگر ٹیسٹ 1 ای سی جی 179 کل مریض

الحمدللہ یہ سب اللہ کی توفیق، اس کے فضل سے اور آپ حضرات کے تعاون سے ممکن ہوتا ہے۔

اس کارِ خیر میں شریک ہونے کے لیے رابطہ 03017181267

قربانی فی سبیل اللہ، تحفظ ایمان اور دعوت اسلام کا ذریعہ

☆......مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام چناب نگر (ربوہ) میں ابن امیر شریعت قائد احرار حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ نے تقریبا گزشتہ (30) تیس سال قبل کمزور مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور قادیانی شر اور فریب سے بچانے کے لیے عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر سب سے پہلے فی سبیل اللہ قربانی کا اہتمام شروع کیا۔

الحمدللہ اس سال 1447/2026 میں بھی چناب نگر میں فی سبیل اللہ قربانی کا اہتمام کیا گیا جس کی سرپرستی مجلس احرار کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ اور مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کی اور اس شعبہ کی مکمل نگرانی مولانا محمد طیب چنیوٹی کے سپرد تھی۔ جبکہ گزشتہ ایک سال سے کے پی کے اور سندھ کے پسماندہ علاقوں میں بھی قربانی کا اہتمام

کر کے فتنوں میں گھرے ہوئے اور ارضی وسماوی آفات سے متاثر افراد تک قربانی کا گوشت باعزت طریقے سے پہنچایا جاتا ہے۔

چناب نگر اور کے پی کے میں 18 جانوروں کے 96 حصوں پر مشتمل گوشت 800 سے زائد گھرانوں کے تقریباً 2500 سے زائد افراد تک پہنچایا گیا۔ علاوہ ازیں قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری کی سرپرستی میں مجلس احرار اسلام ملتان و مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم کے زیر اہتمام اجتماعی قربانی کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے نگران مولانا سید عطاء المحسن بخاری تھے، ملتان اور اس کے گردونواح میں احرار ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت 300 سے زائد مستحقین اور کئی نومسلم گھرانوں تک بھی قربانی کا گوشت پہنچایا۔ جبکہ چیچہ وطنی، لاہور، گجرات، ناگڑیاں، تلہ گنگ اور دیگر علاقوں میں بھی اجتماعی و وقف قربانی کا اہتمام کیا گیا جس سے سیکڑوں افراد تک عید کے پرمسرت موقع پر گوشت پہنچایا گیا۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت ''مسلم ہسپتال'' چناب نگر میں ماہانہ میڈیکل و آئی کیمپس، سالانہ آئی کیمپ، ایمرجنسی حالات میں دیگر سرگرمیاں بھی جاری رہتی ہیں۔ یہ سب اللہ کی توفیق، فضل اور آپ کے تعاون سے ممکن ہوتا ہے۔

چوک اعظم لیہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں اور حکومتی سرپرستی

(رپورٹ: سید عدنان شاہ) چوک اعظم ضلع لیہ میں قادیانی جماعت کی سرگرمیاں کچھ عرصہ سے بڑھ رہی ہیں جس پر علاقہ بھر کے مسلمانوں کو تشویش ہے۔ گزشتہ برس 2025 مارچ کے مہینہ میں قادیانیوں نے وارڈ نمبر 6 کے رہائشی راؤ عزیز قادیانی کے گھر نماز جمعہ کا اہتمام شروع کیا جس پر مقامی علماء کرام اور اہل علاقہ نے حکومت سے درخواست کر کے قادیانیوں کی آئین شکن سرگرمیوں کو ختم کروایا۔ جبکہ اس سال 27 مئی 2026 عیدالاضحیٰ کے موقع پر اسی جگہ قادیانیوں نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی اور 29 مئی کو جمعہ بھی پڑھا جس پر وہاں کے رہائشیوں نے احتجاج کیا اور حکومت سے اس خلاف آئین و قانون سرگرمیوں کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ اس حوالے سے مقامی علماء کرام اور مذہبی حلقوں میں تشویش پیدا ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالکریم اور مجلس احرار اسلام کے مولانا سمیع اللہ ربانی اور دیگر جماعتوں و مسالک کے علماء کرام نے مشاورت کے بعد وفد تشکیل دیا جس نے ڈپٹی کمشنر لیہ سے ملاقات کی اور امن وامان کی صورت حال کو برقرار رکھنے اور قادیانی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کی درخواست کی۔

ملائیشیا میں جماعتِ احمدیہ قادیانیہ کے 300 افراد گرفتار، 32 واں جلسہ سالانہ روک دیا گیا

نامہ نگار لندن خصوصی: سہیل باوا، (لندن، 1 جون 2026ء) ملائیشیا کے صوبہ صباح کے شہر لیکاس میں

جماعتِ احمدیہ قادیانیہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے 32 ویں جلسہ سالانہ کے دوران تقریباً 300 افراد کو حراست میں لے لیا گیا، جن میں 12 مرکزی قائدین اور منتظمین بھی شامل ہیں۔

بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ کارروائی صباح اسلامی مذہبی امور کے محکمہ (JHEAINS) اور مقامی پولیس نے مشترکہ طور پر عوامی شکایات موصول ہونے کے بعد انجام دی۔ اطلاعات کے مطابق دو روزہ اجتماع ایک اسکول کے ہال میں منعقد کیا جا رہا تھا جہاں جماعتِ احمدیہ قادیانیہ سے وابستہ افراد جمع تھے۔

قائم مقام کوٹا کنابالو پولیس چیف سید لوط سید عبد الرحمٰن کے مطابق تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ اجتماع ''32 واں جلسہ سالانہ صباح'' کے عنوان سے منعقد کیا جا رہا تھا اور اس کا تعلق جماعتِ احمدیہ قادیانیہ سے تھا، جسے 2007 میں صباح فتویٰ کونسل کمیٹی نے اسلامی تعلیمات کے منافی اور گمراہ کن قرار دیا تھا۔

پولیس حکام کے مطابق اس پروگرام میں جماعت احمدیہ مسلم ملائیشیا (JAMM) کے اعلیٰ عہدیداران سمیت صباح کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے تھے۔

کارروائی کے دوران حکام نے 24 بینرز، جن پر جماعت کے بانی اور دیگر قائدین کی تصاویر موجود تھیں، ضبط کر لیے۔ اس کے علاوہ تقریباً 200 کتابیں، مذہبی لٹریچر، پروگرام دستاویزات، حاضری ریکارڈ، مطبوعات اور دیگر متعلقہ مواد بھی تحویل میں لے لیا گیا۔

پولیس کے مطابق مقدمہ صباح شریعہ فوجداری جرائم ایکٹ 1995 کی دفعات 52(1)، 52A اور 102 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ تمام افراد کو ابتدائی تفتیش اور قانونی کارروائی کے لیے ضلعی پولیس ہیڈکوارٹر منتقل کیا گیا، بعد ازاں انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

یہ واقعہ ملائیشیا میں جماعتِ احمدیہ قادیانیہ کی سرگرمیوں کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے اور مقامی میڈیا میں اسے نمایاں کوریج حاصل ہوئی۔

★......★......★

ادارہ

مسافرانِ آخرت

★......دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے مدرس جناب حافظ محمد ارشاد کے بڑے بھائی جناب عبدالغفار صاحب مرحوم انتقال: یکم مئی 2026ء

★......مجلس احرار اسلام بستی میرک ضلع رحیم یار خان کے معاون جناب محمد یٰسین صاحب کی 5 سالہ معصومہ بیٹی انتقال: 4 مئی 2026ء

★...... ہمارے قدیمی مہربان وشفیق محترم جناب پروفیسر حفیظ الرحمان خان صاحب مرحوم (سابق صدر شعبہ اردو ایمرسن کالج ملتان) انتقال: 4 مئی 2026

★......قدیم احرار کارکن اور نقیب ختم نبوت کے قاری محترم جناب سید محمد ارشد بخاری (ایڈووکیٹ، احمد پور شرقیہ) کے بھائی سید محمد اسلم شاہ بخاری 75 برس کی عمر میں 18 ذیقعد 1447ھ/مطابق 5 مئی 2026ء کو انتقال فرما گئے۔

★......جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس 5 مئی 2026ء کو شہید ہو گئے۔ مولانا ادریس اسلام اور وطن سے محبت کا درس دینے والی شخصیت تھے۔ انہوں نے تمام عمر علوم نبوی کے چراغ روشن کیے، جہالت کی تاریکیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی اور اپنے علم وعمل سے قوم کی بہترین رہنمائی اور خدمت کی۔ ایسی شخصیت کا قتل ملک وملت سے غداری اور کھلی دہشت گردی ہے۔ مولانا کے قاتل اسلام اور وطن کے دشمن ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ مستقل دہشت گردوں کے نشانے پر ہے۔ علماء حقانیہ کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ حکومت مولانا کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دے۔ ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کر کے عوام کو جان ومال کا تحفظ فراہم کیا جائے۔ (راقم: سید محمد کفیل بخاری)

★...... ہمارے کرم فرما جناب سید شجاعت علی شاہ صاحب (داتہ مانسہرہ) کی ہمشیر مرحوم، انتقال: 7 مئی 2026ء

★......مولانا محمد اکمل احرار (امیر مجلس احرار اسلام ملتان) کے خالہ زاد بھائی میاں الطاف ملانہ (سابق چیئرمین UC علی واہ، میلسی) انتقال: 10 مئی 2026ء

★......مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے رہنما جناب شیخ عبدالجلیل مرحوم سوہان والے انتقال: 12 مئی 2026ء

★......مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے قدیم کارکن جناب خادم حسین تاج صاحب کی اہلیہ اور محمد معاویہ خادم صاحب (ٹھیکیدار) کی والدہ ماجدہ انتقال: 12 مئی 2026ء

★......مجلس احرار اسلام احمد پور سیال کے رہنما مولانا عطاء المحسن صدیقی کے والد گرامی انتقال 14 مئی 2026ء

★......انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نائب امیر مولانا قاری شبیر احمد عثمانی کی ہمشیر انتقال: 17 مئی 2026ء

★......مجلس احرار اسلام خانیوال کے مبلغ مولانا عثمان ممتاز کی خالہ مرحومہ انتقال: 21 مئی 2026ء۔

★......ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے کمپوزر احمد علی کے ماموں محمد موسیٰ مرحوم، انتقال: 24 مئی 2026ء

مجلس احرار اسلام بورے والا کے صدر صوفی عبدالشکور کے چچا زاد بھائی 30 مئی کو انتقال کر گئے۔

مجلس احرار اسلام سلانوالی کے ناظم محمد ذیشان کے برادر نسبتی گزشتہ ماہ روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے۔

مولانا سلطان محمود ضیاء رحمہ اللہ:

ممتاز خطیب و مبلغ مولانا سلطان محمود ضیاء 9/ذوالحجہ 1447ھ/26 مئی 2026ء کو ملتان میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوم عرفہ کو فجر کی نماز کے لیے وضو بنایا اور نماز سے پہلے ہی روح پرواز کر گئی۔ مولانا مرحوم 2/مئی 1956ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد صوفی محمد سرور رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام کے پر جوش کارکن رہے۔ بعد میں جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہو گئے۔ مولانا سلطان محمود ضیاء جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل اور مولانا محمد حنیف جالندھری کے ہم درس تھے۔1980ء میں تعلیم مکمل کی زمانۂ طالب علمی سے ہی وعظ و تقریر سے وابستہ ہو گئے۔ 1985ء میں سپاہ صحابہ سے منسلک ہوئے، مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ کی رفاقت میں دفاع صحابہ کی جدوجہد میں شریک رہے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ابناء امیر شریعت سے محبت اُنہیں اپنے والد مرحوم سے ورثے میں ملی، ملتان میں جامعہ خلفاء راشدین قائم کیا تو اس کا سنگ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے رکھوایا۔ جب کبھی اداس ہوتے، مجھے ایک فون کرتے، آپ گھر پر ہیں؟ مجھے کوئی کام نہیں بس آپ سے ملنے آرہا ہوں۔ وہ آتے، حال دل بیان کرتے اور پھر لوٹ جاتے۔ اب وہ وہاں چلے گئے جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائیں۔ آمین (سید محمد کفیل بخاری)

حضرت مولانا عبدالوحید قاسمی:

★......تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر مولانا قاری عبدالوحید قاسمی 10 ذوالحجہ 1447ھ/27 مئی 2026ء بروز عید الاضحیٰ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا عبدالوحید قاسمی تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما تھے۔ اُن کا دل عشق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور تھا۔ تمام عمر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں بسر کر دی وہ کئی برس علماء اسلام آباد کے وفد کے ہمراہ 11،12 ربیع الاوّل کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مسجد احرار چناب نگر میں منعقد ہونے والی احرار ختم نبوت کانفرنس میں بڑے اہتمام کے ساتھ باقاعدگی سے شریک ہوتے رہے۔ آج وہ اسلام آباد میں آسودۂ خاک ہو گئے لیکن اُن کا مشن جاری ہے جو اُن کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالوحید قاسمی کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام فرمائے۔ (آمین) (راقم: سید محمد کفیل بخاری)

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائیں، قارئین دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں

مسلمانو! پرچم ختمِ نبوت گرنے نہ پائے اور عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آئے (حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری)
بمقام
جامع مسجد احرار
چناب نگر ضلع چنیوٹ
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
ختم نبوت کانفرنس
49 ویں
سالانہ
عظیم الشان
پُر وقار
رُوح پرور
تمام اہل اسلام سے جوق در جوق شرکت کی اپیل ہے
عارف باللہ
پیر طریقت رہبر شریعت، محبوب العلماء والصلحاء
حضرت مولانا
حافظ پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب
نقشبندی مجددی
مرکزی امیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پاکستان
پیر طریقت
مخدوم العلماء، فرزند خواجہ خواجگان
حضرت مولانا رہبر شریعت
خواجہ عزیز احمد صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پاکستان
آل نبی اولاد علی
نواسہ امیر شریعت
قائد احرار
حضرت مولانا حافظ
سید محمد کفیل بخاری صاحب
امیر مجلس احرار اسلام
پاکستان
جلوس دعوت اسلام
11
12
ربیع الاول
1448
ان شاء اللہ
نامور علمائے کرام، مشائخ عظام، مذہبی، سیاسی، سماجی رہنما، صحافی رہنما، دانشور، زعمائے احرار
عقیدہ ختم نبوت ﷺ
حیات عیسیٰ علیہ السلام
مقام صحابہ رضی اللہ عنہم
عظمت اہلبیت رضی اللہ عنہم
قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کو دعوت اسلام، احرار اور محاسبہ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر خطاب فرمائیں گے
شعبہ نشر و اشاعت
مجلس احرار اسلام پاکستان
رحیم یار خان 0301-7660168
چناب نگر 0301-3138803
گجرات 0301-6221750
آزاد کشمیر 0301-5310385
ملتان 0300-6385277
چیچہ وطنی 0315-6381977
کراچی 0308-5838395
لاہور 0300-4037315
تلہ گنگ 0300-5780390
راولپنڈی 0300-9793093
ڈسکہ 0303-4611460
سیالکوٹ 0307-6101608
عابد ندیم اینڈ سنز ملتان 0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

’’الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔‘‘ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہوگیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

’’اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔‘‘ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY
کیئر فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!
فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس